



یہ اضافہ العیب ازالہ الريب کا ترویجی رسالہ ہے اس میں تین سو اسی عبارت کتب متبرکہ کا حوالہ ہے
اس کے اہلسنت و الجماعت کا بول بالا ہے اس کے ذمہ داریہ بندیہ کا موندہ کالا ہے

یہ مولف منیر الدین ہے

اس کا مولف شمیم الدین ہے

یہ ثبت تعلق علم الرسول باکان و مایکون ہے یہ نجدی رہم کویت کریمین نمونہ تلقفت یا انکون
اس کے منیرین بنگلور مدراس حیدر آباد کانپور علیگڑہ دہلی احمد آباد
سورت ممبئی ہالیون بریلی مکہ معظمہ مدینہ منورہ کراچی دہلی جگر سوز فتویٰ ہین

اس کا پہلا حصہ بار اول ۱۵۰۰ جلد بتاریخ ۱۲۵۶۱ھ ۱۳۱۸ھ

مطبع گلزار حسنی واقع ممبئی میں طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله والمنة

که این کتاب فصل الخطاب مادی شاهراه حق و صواب
نزول شهبات منکری و قتل عثرات مخالفین رفیع نظام او نام مریدین و افق استقام قسام با بین

اعنی
منیر الدین

اثبات علم جمیع الاشياء لسیّد الانبیاء و خاتم المرسلین

بحسن اهتمام تاجران ذی همت و شعور و همی جلیل سنیان و هواداری و جیت پور

بمطبع گلزار حسنی بمطبع محکمی



الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وما توفيتني الا بالله عليه توكلت
والليه انيب

اما بعد کترین انا م مدعوہ محمد بشیر الدین برائے نام خدمات بابرکات اہل اسلام میں
میں ہر سلام مسنون ابراز مرام و اظہار مضمون بدین گوئی کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام ہمسار
منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لیسہ الافیاء و خاتم المرسلین جو ملکی
ساتھ اضافۃ العیب الی ازالۃ الریب فی اثبات علم النیب کے متوی ہو ایک مقدمہ اور دو
باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس دو منقسم ہو چند فائدوں پر
فائدہ اولی مشعر ہوا اس امر کا کہ معلومات الہی کی نہایت نہیں اور اس کی مقدمات
کی کوئی غایت نہیں پھر ان غیر متساویں کا جب باہم تقابل ہو تو معلومات بالاضافہ
الی المقدمات نہ آئے ہیں اور مقدمات بالنسبتہ الی المعلومات کہ علامہ نقضانی شرح عقاید
تہمین تحریر فرماتے ہیں معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدمہ راقہ مع لاساھہ ہائیکہ

شرح مواقف کے موقف ثانی میں ہوا علم ان معلومات اللہ تعالیٰ اکثر من مقدّمات
مع ان کل واحد منها غیر متناہیۃ۔ انتہی مولوی مسعود صاحب نے فرمایا کہ
معلومات اللہ تعالیٰ زائدہ علی مقدّماتہ اذ مدار المقدّمیۃ علی الامکان بخلاف
مدار المعلومات فانها غیر اثرہ علیہ بل ہی شاملة للمفہومات باسرها فکل ما هو
ممکن معلوم اللہ تعالیٰ من غیر عکس کلی انتہی ۛ

فائدہ ثانیہ اس امر کا مثبت ہے کہ عالم خالق الہیہ کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے
فی الجملہ وہ نسبت بہتے ہیں جو آفتاب و درخشان کے مقابل میں ذرات یا بحرہ خوار کے
قطرات بخاری شریف میں ہے و وقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ
البحر فقال لخصم لوسی ما علمک و علی علم الخلاق فی علم اللہ تعالیٰ الامقدار ما
غمس هذا العصفور و منقارہ الحدیث علامہ خواجه حواشی بیضاوی میں طبی
سے نقل فرماتے ہیں ان معلومات اللہ تعالیٰ لا فہایۃ لها و غیب السموات والارض
و ما یبد و نہ و ما یکتمونہ قطرۃ منها انتہی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کیمیای سعادت
میں تحریر فرماتے ہیں و شیخ سلیم دل نبود کہ این قدر اندک عالم شنگان و آدمیان و جنب علم حق
ما چیز است و ہمہ را گفتہ کہ و ما او تیتیم من العلم الاقلیلا انتہی ۛ

فائدہ ثالثہ اس امر کا مخبر ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل
التحیات کو علم اللہ تعالیٰ سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہو جس کے و نور فیضان سے آپ ماکان
و ما یکون کو جان گئے ہیں۔ روح البیان میں ہو و قد قال صلی اللہ علیہ وسلم البیت
المعالج قطرت فی خلقی قطرة علمت ماکان و ما سیکون انتہی تفسیر حسینی میں
ہو۔ و را حارث معراجیہ آمدہ بہت کہ وزیر عرش قطرہ در خلق من ریختہ فعلت ماکان

وما سيكون انتهى *

فائدة رابعة اس امر کا نتیجہ ہو کہ یہی قطرہ جب موج زین ہوتا ہو تو بجائے خود ایک دریائے ناپید کنار ہو جاتا ہو جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک میں خیر اکثر اسے تعبیر کرتا ہو **تفسیر مدارک التتمیل** میں ہوان جی بن اخطب قال فی کتابکم ومن یوقی الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا ثم تقرؤن وما اوتیت من العلم الا قليلا فتزلت قل لو کان البحر مائدا لکلمات ربی لایة یعنی ان ذلک خیر کثیر ولکنہ قطرة من بحر کلمات اللہ تعالیٰ انتہی *

فائدة خامسة اس امر کا موجب ہو کہ علم مخلوقات جناب سر و کائنات میں باقی تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے علم کے برابر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تو کیا اگر آپ کا عدیل بھی عدم روح البیان میں ہے قال شیخنا العلامة ابقاہ اللہ بالسلامة فی الرسالة الرحمانية فی بیان الکلمة العرفانية علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلة قطرة من سبعة اجرو علم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہذا المتلة وعلم نبینا من علم الحق سبحانه ہذا المتلة انتھی القصیدۃ البیہوتیہ وکلہم من رسول اللہ ملتس غرقا من البحر اور شفا من الدیم من نقطۃ العلم او من شکلة الحكم وواقفون لدیہ عند حدہم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبة الی علم اللہ تعالیٰ بمنزلة نقطة او شکلة و مشربہا بحر روحانیتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول ونبی وولی اخذ من بقدر القابلیۃ والاستعداد مالدیہ ولبس الاحد ان یحذہ او یتقدم علیہ انتہی *

ولعلک یجمل فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التفکر وان الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ قال ہذا لک ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالجواب ان مثل هذا لا يتصور تقوله سيما من مثل الغزالي بعد انفقوا الاجماع على كون
 آدم عليه السلام اعلم جميع الملائكة فضلا عن جبريل عليه السلام وقد مر انفا علمية
 صلى الله عليه وسلم من جميع الانبياء فضلا عن آدم عليه السلام فهو صلى الله عليه وسلم
 وسلم اعلم من آدم وادم اعلم من جبريل فكيف يكون جبريل اعلم منه صلى الله عليه وسلم
 فلا يبعد كون مثل هذه العبارات من المدرسوسات كيف وقد نقل صاحب مجلس
 اسرار الحقائق في مث فقال وقد سئل الولي الاشر سیدی عبدالعزیز کما فی الاثر
 ۲۶۲ عن كلام صاحب الاحياء في كتاب التفكير حيث قال ان سيدنا جبريل اعلم
 من سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فقال رضي الله عنه لو عاش جبريل مائة الف
 عام الى مائة الف عام الى ما لا نهاية لما ادرك ربعا من معرفة النبي صلى الله عليه وسلم
 وسلم ولا من علمه بربه تعالى وكيف يمكن ان يكون سيدنا جبريل اعلم وهو انما خلق
 من نوره صلى الله عليه وسلم الخ وقد كان الحبيب صلى الله عليه وسلم مع حبيب
 عنه جل حيث لا جبريل ولا غيره واستمد صلى الله عليه وسلم من ربه تعالى اذ
 ذاك ما يليق بعبودية الكريم وجلاله وعظمته مع حبيب صلى الله عليه وسلم الى اخر
 ما افاد واجاد فليتنظر ثمة من اراد

حضرت عارف رباني امام شعراني رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب در الغواص
 عن فتاویٰ علی الخواص کے مت پر ایک خاص تقریر کے ضمن میں مقول اپنے شیخ
 کا تحریر فرماتے ہیں قال ولما لقن رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابن ابي طالب رضي الله
 عنه وخلق عليه ذلك صاد يقول عندي من العلم الذي آتاه الى رسول الله صلى
 عليه وسلم ما ليس عند جبريل ولا ميكائيل فقال له ابن عباس كيف ذلك يا امير المؤمنين

نقل ان جبریل علیہ السلام تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاسراء
وقال سلمنا الاله مقام معلوم فلا يدري ما وقع بعد ذلك لو رسول الله صلى الله عليه
وسلم انتهى اور تفسیر نیشاپوری میں آیت قاوچی الی عبدہ ما وچی کے نیچے ہے
والظواهر انما السرا وحقائق ومعارف لا یعلمها الا الله ورسوله انتهى فزبد الکلام
وعدة المرام ان علمه صلى الله عليه وسلم قليل من علم خالق السموات وكثير من علم
جميع المخلوقات ولنعلم ما قاله الشاه عبد العزيز الدهلوي رحمه الله في سورة الفرقان
من تفسيره فتح العزيز

من وجهك المنير لقد نور القمر
بعد از خدا بزرگ توئی فقط مختصر

يا صاحب الجبال ويا سيد البشر
لا يكن الشئ اكان مقدر

الباب الاول في بيان كون الانبياء علما بجميع الاشياء

بر چند علمائے متبرین سے شیخ ابواسحاق شیرازی جنکی جلال علمی کی شان تاریخ
ابن خلکان وغیرہ سے موجب اطمینان ہو سکتی ہو اس طرف کو گئے ہیں کہ حضرت رسالت
پناہی کو تمام معلومات الہی عنایت ہوئے ہیں چنانچہ وہ خود کے رسالہ فوائد التفسیر میں
تحریر فرماتے ہیں وكل واحد من قوله تعالى وعلمك ما لم تكن تعلم وقوله ما كان الله
ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء فيطلعهم على الغيب والغيب
اسم الجنس فهو يفيد العموم كما تقدم في اصول الفقه وحينئذ يكون معناه فيطلعهم
على جميع الغيوب وقوله صلى الله عليه وسلم علمت ما كان وما سيكون في ما رواه
البخاري وقوله صلى الله عليه وسلم فيما رواه احمد الترمذي وصححه البخاري

انی تمت من اللیل فتوضات وصلیت ماشاء الله فنعتت فی صلاتی فاستقلت
 فاذا اناب ربی تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملائ الا علی قلت لا ادری قالها
 ثلاثا قلت لا ادری فایتیه وضع کفه بین یمینی حتی وجدت برءا نامله بین یمینی
 فقبل لی کل شیء وعرفت خاص من حیث شفع النبی صلی الله علیه وسلم عام حیث
 المعلوم نان المعلوم فی الآیة الاولى جمیع المعلومات فی الآیة الثانی جمیع الغیوب
 فی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات فی الحدیث الثانی جمیع الاشیا
 ای جمیع المعلومات وكل واحد من هذه المعلومات الاربعة اعم من الغیوب
 الخمسة وغیرها ونحن بعون الله وحسن توفیقه وتايد اشتنا بسبعة دلائل
 نعلق علمه صلی الله علیه وسلم بجمیع المعلومات فضلا عن هذه الغیوب الخمسة
 فی کتابنا المدلول بالمنقول والمعقول فی بیان شمول علم الرسول وهو کتاب
 صنفناه فی هذا الشأن انتهى - محقق ولہوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مدارج النبوة جلد
 ۱ میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلی از اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضی از عرفا کتابی
 نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمامہ علوم الہی معلوم ساختہ بودند انتہی - بعید نہیں کہ
 یہ کتاب وہی کتاب المدلول ابو اسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور
 کتاب +

اما شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو باوجود معتقد ہونے علم کل شیء کے حصول کے واسطے رسول
 مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں قائل ہو جو وہ میں ساتھ ہی فرمادیا کہ واثق سخن بظاہر
 مخالف بسیاری از اولیاء ہست اما قائل آن چہ قصد کردہ باشد انتہی - امام محمد الدین نووی
 رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے فتاویٰ میں شاہ صاحب کے ہم صغیر میں جو فرمایا ہو مسئلہ ما معنی

قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يعلم ما في غدا الا الله واشباه هذا من القرآن والحديث مع انه وقع علم ما في غدا في محجزة النبي صلى الله عليه وسلم وكرامات الاولياء الجواب معناه لا يعلم ذلك استقلالاً ولا وعلم احاطة بكل المعلومات انتهى اوراسی طرح سے شیخ ابراہیم محوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت مانا لوازمات مماثلت مساوات کے قراءت میں ملاحظہ ہو تحفہ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص ۱۹ پر جو فرمایا ہو وہ بخروج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اطلعه على جميع ما ائتمه عنه من الروح وغيره مما يمكن علم البشرية لا على جميع معلوماته تعالى والا لزم مساوات الحادث للقديم وما خالف ذلك بخلاف اعلم الغيب محمول على انه كان قبل ان يكشف له عن ذلك انتهى ۛ

پھر شیخ ابوالحق رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لزوم تامل و تساوی کو تو اتنا جمیع اوصاف کا ضروری ہو جو یہاں پر مفقود ہو انتقاد و صف واحد سے لزوم مماثلت کا خیال مردود ہو فقہارانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد ص ۳۳ پر ولا يشبه شيء في شرح من بعد ايك تقرير مفيد کے تحریر فرماتے ہیں فتصح بان المماثلة عندنا انما تثبت بالاشتراك في جميع الاوصاف حتى لو اختلف في وصف واحد انتفت المماثلة انتهى جب یہاں پر دعویٰ استقلال اور قدامت علم کا نہیں مگر معطلی اور حادث کہا جاتا ہو تو اب مساوات کا شائبہ تلک بھی رہیگا کہ ان کے خارج میں تطبیق بھی موجود ہو ۛ

قناوی سر اجیہ ص ۲۱ میں ہو مسئلہ لو سئل سائل ان الله تعالى هل يعلم عدد انفس اهل الجنة يقال له ان الله تعالى يعلم انه لا عدد لانفا سہم النعم

اسی مسئلہ کو جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نصاب بدو السافر
 فی امور الآخرہ ص ۱۲۱ میں کسی قدر ربط سے یوں تحریر فرمایا ہو قال النسخی فی بحر الکلام
 مسئل قوم هل يعلم الله تعالى عدد وانفاس اهل الجنة والنار ام لا فان قلتم لا
 وصفتم الله تعالى بالجهل وان قلتم نعم لزم ان اهل الجنة والنار يفنون قال
 والجواب ان تقول ان الله تعالى يعلم ان انفاس اهل الجنة والنار ليست بمعدودة
 ولا متقطع قال فان قيل اذا قلتم بانهم لا يقنون فقد سويتهم وبين الله
 تعالى قلنا لا لان الله تعالى اول قديم بلا ابتداء بلا انتهاء واهل الجنة والنار
 محدثون وانما يقنون ولا يفنون بابقاء الله تعالى اياهم والله تعالى باق لا يابى
 احد فلا يكون تسوية بين الخالق والمخلوق انتهى قلت فكما لا يلزم التسوية
 ههنا بين الخالق والمخلوق لا بد ان لا يلزم التماثل هناك ايضا بين الحادث
 والقديم والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم ۛ

علامہ شیرازی کی تقریر تو محض اربعین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہو گئی اسے جانے
 دیجئے مگر اندمال زخم میں چند ان تاخیر کیجئے اور زرد فام عذابا فوق العذاب بما كانوا
 يفسدون کی تفسیر سن لیجئے موجودہ و مابہ خذلہم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات
 قنوجی جی اپنے کتبہ مرادات شوکانی داس سے نقل کرتا ہو جسے فخر رازی کے
 شگون بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کافی پھر اسکے کا سہ لیس نے خوشی سے اسکی تو کس ذائقہ
 سے چائی ملاحظہ فرمائے اسکی تفسیر فتح البیان طابع مصر کی دسویں جلد ص ۱۲۱ میں
 جو کہا ہو قال محمد بن علی الشوکانی ما قوله (رازی) اذ لا صیغۃ عموم فی غیبہ
 فباطل فان اضافة للصدر واسم الجنس من صیغ العموم کما صرح بدائمة الاصول

وغیرہم انتہی طامی قنوجی اور شوکان کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر نمایین
راضی ہیں تو دونوں نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیکر منکرین کا نسخہ کالا اور مقدمہ
طو کر ڈالا ہے ۴

علی قاری رحمہ البای مسیح الازہر شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں ۵ یعلم
انہ المعدم فی حال عدمہ معادہ انتہی اور قصیدہ امالی کے قول
ومما المعدم مریا وشیئا لفقد لاح فی بین الملال

سے معدوم کا شے بننا ثابت ہوتی ہے ہمارے بیان بنا تصریح بیضاوی مث میں
والشی یختص بالوجود اور ایسے ہی کہا فقہ تازی نے شرح عقائد مث میں
کہ والشی عندنا هو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور
معدوم ہر دو کا عموماً عالم ہے جو فرمایا کہ عالم الغیب نور الانوار ۶ میں ہو اللام
للاستغراق عند عدم دلالة العهد انتہی اور اس غیب پر من ایتضی من رسول
کو واقف کرتا ہے ساتھ ہی فلا یظهر علی غیب احد الا من ارقتی من رسول شاو
ہو محال الس الابراہیم ۷ میں ہوا ان الاصفانہ کاللام قد تكون للاستغراق انتہی
اب مخالفین کو چون دچرا کی جائے باقی نہیں ہو فقط تعین و تحقیق رسول و کارہو
وہ مطالعہ تفسیر حسینی سے حاصل جو فرمایا ہو کہ مراد ازین رسول محمد بہت علیہ السلام
انتہی وہو المقصود من سوق الکلام آئندہ علامت ۸ میں سوا کا حالت قبول
اسلام میں کاملہ فاشہدان اللہ لارب غیرہ وانک مامون علی کل فائت بھی
اسی مطلب کے پہلو پہ پہلو ہے اور مخالفین کو بلا معاندت دلیل کے تاویل کی مجال نہیں
ہو بلکہ غلط ہو آئندہ میں روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶ تا ۲۱۰ تو شبہہ دور اور

شک کا فور ہو جائیگا۔

علامہ محمد اویسی کی تکفیری تجارت کا ایجنٹ مسامحیت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام میں حرف اول کے عدد ۹۰ سے صرف ایک صفحہ ساقط کر کے باقی عدد ۹ کا حرف ط لکھے تو خاصہ لفظ طاح پیدا ہوتا ہے اگر قاضی شوکانی کی تقریر سے اعراض کرے اور ملائے قنوجی کی تحریر سے منہ پھیرے تو چند ان قباحت نہیں ہوتی قاضی قاضی سے خوش اور ملائے راضی نہیں ہوتا یہ مشہور ہو کر بڑو وہ والا نائب جناب خان بہادر فوتا ب بھانڈ صاحب تراج ملک چرمی سرائیدہ وطنپورہ اوچہ سرائیدہ کا مضمون ہو گیا بناؤ علیہ اب سے لازم کہ اپنے معمولی مال سر کو چھوڑے اور اپنا تار شوکانی وطنپورہ سے جوڑے اپنی ہرزہ سرائی سے اسی کی کارروائی پسند کرے اور قنوی معنوی کی حکایت پر کار بند رہے جو فرمایا ہو۔

آن کی نالی کہ خوش فی من ز دست	ناگہان از مقدس باری بخت
نای را بر کون بناد او کہ ز من	اگر تو بہتر میزنی بستان بزن

جب خود کچھ الپ رہا تھا اور وطنپورہ سے جدا گانہ سر نکلا تو اسے اپنا مقصد صدق مان کر اور کعبہ مراوات کیا قبلہ حاجات جان کرا سی سے دھن لگائے اور سر ملائے رہے۔
افسوس صد افسوس کہ نجدیہ ضد یہ ضد ہم شد باخذ لان السرمیہ بزرگان دین اور صاحبان یقین کے کتبے مستفیض و مستفید ہونے سے تو محروم رہے مگر اپنے مجدد دین اور مشیخائے مجتہدین کے فرمودہ پر بھی غور و فکر کرنے سے کم نصیب و قسمت رہے والی اللہ بیشکی کہ بجزائے حبك الشیء یعنی و یصم ہزار و ہزار شامل حمیدہ اور بیشمار فضائل سپیدہ میں سے جو کتب مستندہ میں سید الانبیاء والمرسلین کیلئے مبین اور متعین ہیں ان سفینہٴ نوح کے سے اندھے چوہوں کو بجز نکتہ چینی اور نقص مینی کے اور کچھ بھی دکھتا نہیں مولینا

رحمہ اللہ تعالیٰ متنوی معنوی میں سچ فرماتے ہیں۔

گاوڑ و رہند او آید ناگہان
از ہمہ بخش خوشیہا و مزہ
وید احمد را ابو جہل بگفت
گفت احمد مراوراکہ راستی
وید صدقش بگفت ای آفتاب
گفت اورا راست گفتمی ای عزیز
حاضران گفتند کای صد الوری
گفت من آئینہ ام منقول دست
تا تو می بینی عزیزان را بشہ
اگر نہ فرزند طبعی ای عنید

یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ محمد بن القاسم اور دیگر ناکہ نشین لوگوں کی تفسیر ہے۔

بگندہ و ازین سران تا آن سران
اونہ بیند غیر قشر خربزہ
زشت نقش کزنی با شتم شکست
راست گفتمی گرچہ کار از راستی
فی ز شرقی فی ز غربی خوش تباب
ای یہیدہ نوز و نیای بچیز
صان کو گفتمی دو دھندہ چہا
ترک بند و در من آن میند کہ بست
و انکہ میراث طبعیست آن نظر
پس تو میراث آن سگ چون رسید

یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ محمد بن القاسم اور دیگر ناکہ نشین لوگوں کی تفسیر ہے۔

معالم التشریح فی تفسیر سورۃ بنی اسرائیل میں و شارکہم فی الاموال الاولاد کے نیچے ہر
و تروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یعقد علی ذکر الرجل ذکروہ اذا لم یقل بسم اللہ
اصاب معہ امراتہ و انزل فی فوجہا فی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قیل من
المغربین قال الذی یشارك فیہم الجن انتہی جب حالت ابتداء سے مجامعت میں تسمیہ
ترک کرنے کی شومی سے نظر انسان میں نقطہ شیطان ابواجان مغلط ہو کر کمپرین جاتا ہو تو اس کے
پیداشعہ مردہ و عزیزوں کو قتل و قمار سے و کھیتا ہو اور ان کے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہو
مولینا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہے کہ۔

پس تو میراث آن سگ چون رسید

اگر نہ فرزند طبعی اسے عنید

از نبی بر خوان که دیو و قوم او
از ره کائنات از آن آگاه نیست
چون شیطین با غلیظیهای خویش
پس چرا جانهای روشن و چنان
در سرایت کمتر از دیوان شدند
دیو و زوانه سوسه گردون رود
آن ز رشک روحهای دلیپند
تو اگر شلی و رنگ و کور و کر
شرم دار و لاف کم زن جان کند
این طیبیان بدن وانشوراند
تا ز قاروره همی بعین حال
هم ز نبض و هم ز رنگ و هم ز دم
پس طیبیان الهی و چنان
هم ز نبض و هم ز چشم و هم ز رنگ
توان و فعل آن بول رنجوران بود
و آن طیب روح در جانش بود
هست پیش سر هر اندیشه
حاجتش نبود بفعل و قول خوب
این طیبیان نوا موزند خود

می برند از حال انسان خفیه بو
زانکه زین محسوس و زین شهادت
واقعند از سر ما و فکر و گیش
ببخر باشند از حال نهسان
روحها که خیمه برگرون زدند
از شهاب او محرق و مطمون شود
از فلک شان سرگون می افکند
این گمان بر روحهای مهبر
که بسی جاسوس هست از سوی تن
بر مقام تو ز تو واقف تر اند
که ندانی توان روان اعتدال
بوبرند از تو بصد گونه قسم
چون دانند از تو اسرار نهان
صد قسم بپند از تو بید رنگ
که طیب جسم را برهان بود
وزره جان اندر ایمانش رود
چون چراغی در درون شیشه
احذر و هم هم جوایس القلوب
که بدین آیات شان حاجت بود

کاملان از دور مامت بشنوند	تا بقدر تار پودت در روند
بلکه پیش از زادن توسا لها	ویده باشندت بچندین حالها
حال تو داند یک یک موبو	ز آنکه پرستند از اسما و هو
وید پیغمبر کی جوق اسیر	که ہی بروند و ایشان در فقیر
آن یکی گفت ارچنان هست آن فرید	چون بخندید او که مار بسته وید
این بمنگیه ندور زیر زبان	آن اسیران با هم اند بحث آن
تا موکل نشنود بر ما چید	خود سخن در گوش آن سلطان بند
گرچه شنید آن موکل این سخن	رفت در گوش که بد از من لدن
پس رسول آن گفت شاز افهم کرد	گفت آن خنده بودم از خبر و
آنکه کاز او بودید و کمین	من شاز بسته میدیدم چنین
من شاز وقت ذرات است	ویده ام پابسته دنگوس و پست
من شاز سرنگون می ویده ام	پیش از آن کاز آب گل با دیده ام
مزنه دیدم تا کنم شادی بدان	این ہی دیدم در آن اقبال تان
بگرم سر عالمی بسیم نهان	آدم و حواء رسته از جهان
از حدوث آسمان بے عمد	آنچه دانسته بودم افزون نشد
تغش تن را تا فتاد از بام طشت	پیش چشم کل آت آت گشت

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

خلاصہ تقریر و کلام اور نتیجہ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علماء نے آپ کے لئے حصول علم
تمام معلومات کا مانا ہوا اور جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ ملامت میں اس علم کو کسی قید

کے ساتھ متقدم گردانا ہوا مابا فضل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہو وجہ یہ کہ ابنائے زمان تو فاضل
 باجری جو ازشت اور دیار سے بحث کر رہے ہیں درملاحظہ ہو علامہ محمد کار سالہ ازالۃ الريب
 مطبوع مطبع انتظامی کانپور میں اسکا جواب درکار ہو اس پہلو پر نظر ڈال کر باب کا عنوان کل معلومات
 سے نہیں کیا بلکہ جمیع شیاؤں سے کیا ہو جسکا اطلاق صاویجہ و یوجہ پر ہو کرتا ہو آئندہ علامت
 میں ملاحظہ کیجئے گا جو فرمایا ہو واقوای الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فالہا لم یجب عنہا شیء من العالم الخ ولذا ما بقی من العوالم و لیس فی ہذا
 مزاحمتہ للعلم القدیم الذی لا ہایتہ لمعلوماتہ و ذلک لان ما فی العلم القدیم لا یحصر
 فی ہذا العلم فان اسرار الربوبیتہ و اوصاف اللوہیتہ اللتی لا ہایتہ لہا لیست من
 ہذا العالم فی شیء انتہی اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور نور محمد بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کل شیء کے عالم میں آپ کے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ و پنهان نہیں ہو زیادت
 توضیح کی غرض سے اولاً اسکی تہید شد و دہم تقریب مقصود ملاحظہ فرمائے و باللہ التوفیق
 و منہ الوصول الی ذرۃ التحقيق *

قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب و انتہہ پوشیدہ است لا یعرب و ورفش و عنہ از علم او
 یا پوشیدہ مگر و از و مشقال ذرۃ ہم سنگ مورچہ خورد یا بوزن فہ از ذرات ہوا فی السموات
 و آسمانہا و لانی الارض و زور زمین و لا اصغر و نیست خورد تر من ذلک از مشقال ذرۃ
 و لا اکبر و نہ بزرگ تر از ان لانی کتاب مگر اگر کتب است و در کتاب مبین روشن بینے و در لوح محفوظ
 مجموع اینہا ثبت کردہ است ہی **ترجمہ سیمین** *

وقال اللہ تعالیٰ و ما من غائبۃ ای حلتہ غائبۃ من مکوم سر و خفی امر و شیء
 غائب فی السماء و الارض لانی کتاب مبین ای اللوح المحفوظ (معالم التبریل)

قال النسخي رحمه الله تعالى كأنه قال ما من شيء شدد به الغيوبية الا وقد علمه الله
واحاط به واشته في اللوح المحفوظ والمبين الظاهر البين لمن ينظر فيه من الملكة
انتهى (مدارك التتميل) *

وقال تعالى وكل صغير وكبير من الاعمال ومن كل ما هو كائن مستطر مطو
في اللوح المحفوظ (مدارك التتميل) *

وقال تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء يعني اللوح المحفوظ فانه مشتمل
على ما يجري في العالم من جليل ودقيق لم يزل فيه من حيوان ولا جماد - وقال تعالى
وكل شيء احصينه في امام مبين يعني اللوح المحفوظ (النوار التتميل) *

وقال تعالى وعندنا مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في الهمز والبحر وما تسقط
من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب
مبين - يعني ان الكل في اللوح المحفوظ (معالم التتميل) قال الحدادي

الرطب واليابس عبارة عن جميع الاشياء التي تكون في السموات والارض لانها
لا تخلو من احدى هاتين الصفتين انتهى (روح البيان) قال القنوجي

الرطب واليابس قد شمل وصف الرطوبة واليبوسة جميع الموجودات فلا رجة
لتخصيصها بنوع دون نوع الا في كتاب مبين هو اللوح المحفوظ فتح البيان

جلد ٣ ص ١٤ *

وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الله مقادير
الخلائق جمع مقدار وهو الشيء الذي يعرف به قدر الشيء وكميته كما لمكان الميزان
وقد يستعمل بمعنى القدر نفسه وهو الكمية والكيفية - قبل ان يخلق السموات

والارض ۛ ومعنى كتب الله اجرى الله القلم على اللوح المحفوظ بايجاد ما بينهما من
التعلق واثبت فيه مقادير الخلق ما كان وما هو كائن الى الابد على وفق ما تعلق
به ارادته اذ لا كتابات الكاتب ما في ذهنه بقلمه على لوحه (الحديث رواه مسلم)
وعن عمران بن حصين قال اني كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه
قوم من بني تميم الخ وكتب في الذكر كل شئ الحديث رواه البخاري قال القاسمي
رحمه الباري وكتب اي اثبت في الذكر اي في اللوح المحفوظ كل شئ جميع ما هو كائن
انتهى ملخصا من (مرقاة المفاتيح جلد ۱ ص ۳۰۰ و جلد ۲ ص ۳۰۰) وعن عباد بن الصامت
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال اكتب قال
ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي
(مشکوٰۃ المصابيح) ۛ

مذکورۃ الصدر چھ آیتیں اور یہ تین حدیثیں پوری نو دلیلیں (نادیری نوٹس یعنی تسنن
مہط کے اشکال تسو کو) خوب ثابت کرے دیتی ہیں کہ ہر ایک شے (خواہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو
(جیسا کہ علامہ سید مین امام الشکرین غلام محمد کے بیان کردہ قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے)
خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر ہو یا کم و بیش خفی اور ہو یا پوشیدہ بحید حیوان ہو یا جماد خشکی پر
ہو یا تری میں بڑی ہو یا چھوٹی باریک ہو یا موٹی ہو چکی ہو یا آئندہ قیامت تک ہونے والی
ہو سب کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ میں مکتوب ۛ

ہر چند یہ تمام اشیاء لوح محفوظ میں ہونے کا فائدہ اوپر علامہ سید مین الظاہر البین
لمن ینظر فیہ من الملئکۃ بتکایا ہو اور ایسی ہی علی قاری نے بھی مرقاۃ المفاتیح جلد ۱
ص ۳۰۰ میں بتکایا ہو کہ وحکمۃ ذلک اطلاع الملئکۃ علی ما سیتقع لیزادوا بوقوعہ ایمانا

و قصد بقا و بعلوا من يستحق المدح والذم فيعرفوا الكل مرتبة انتهى لیکن شیخ
 اسماعیل افندی اس وجہ کو ناپسند کر کے اپنی تفسیر روح البیان میں تحریر فرماتے ہیں
 فان قيل ما الفائدة في كون ذلك في اللوح مع ان الله تعالى لا يخفى عليه شيء وكان
 عالما بذلك قبل ان يخلقه ويكتبه قيل فائدة ان الحوادث اذا حدثت موافقة لما مكتوب
 ان رادت الملكة بذلك علما و يقينا بعظيم صفات الله تعالى يقول الفقير الى الملكة
 ليست من اهل المرتقى والتترزل فنصر الفائدة على ذلك مما لا معنى له بل نقول
 ان اللوح قلب هذا التعيين كقلب الانسان قد انقش فيه ما كان وما سيكون
 وهو من مراتب التراتل فقد ضبط الله فيه جميع المقدرات الكونية لفوائدها ترجع
 الى العباد يعرفها العلماء بالله تعالى انتهى

اب معنی یہ غور و نگاہ کہ یہ سب کچھ جو لوح میں مکتوب ہے اور بڑے اہتمام سے قلم سے
 تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہیں گیا ہے یہ تمام نبی عالم کے خزانہ علم سے چند نام
 بعد از تامل و تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ حاصل تو وہی ہو گا جسکی علامہ پو صیری
 رحمہ اللہ نے بروۃ المدیح میں تشریح فرمائی کہ۔

يا اكرم الخلق مالى من التوذه	سواك عند حلول الحوادث العمر
ولن يضيق رسول الله جاهك	اذا الكبريم تجلى باسم منتقم
فان من جودك الدنيا وضرتها	او من علو سلك علم اللوح والقلم

مصرعہ اخیر کا ترجمہ مولوی فواد الفقار علی دیرینہی عطر البور وہ فی تشرح البرہ
 صفحہ ۱۰۳ میں یوں فرماتے ہیں اور منبر آپ کے سامم و معارف کے عالم موج و قلم پر سید
 صادق علی رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ رخصیہ نما و قیہ شہ پر انکار مجہد کر

بین و از بعضی معلومات تو علم لوح و قلم است حاصل از علم تو محیط است بحسب شیء آنچه بر صفحه لوح محفوظ
 از زبان قلم رسیده است شیخ خال از بهری حاشیه شرح برویه من تحریر فرماتے ہیں و معنی الی
 الثلاثة الخ و علی اللوح و القلم من علمك و انت الحقیق بذلك انت علی علم شیخ ابراہیم
 یحوری رحمه الله شرح برویه من نقل کرتے ہیں فان قيل اذا كان علم اللوح و القلم بعض
 علومه صلی الله علیه وسلم فما البعض الآخر اجیب بان البعض الآخر هو ما اخبر الله
 عنه من احوال الآخرة لان القلم انما کتبت فی اللوح ما هو کائن الی یوم القيامة فقط
 انتهى ملا علی قاری رحمه الباری حل العقدة شرح البرویه من تطبیق کرتے ہیں و کون
 علومهما من علومه صلی الله علیه وسلم ان علومه تنوع الی کلیات و الجزئیات حقاً
 و عوارف و معارف تتعلق بالذات و الصفات و علمها یكون لها من بحور علمه حروفا
 من سطور علمه انتهى کتاب الا بریزمت^{۵۲} من یو بعلم صلی الله علیه وسلم من الشر
 الی الفرش و یطلع علی جمیع ما فیها و هذا العلوم کلها بالنسبة الیه صلی الله علیه
 کما لف من ستین حزبا التي هی المقار العزیز انتهى تصنیف من یو در بحر احقاق
 آورده کہ کلمہ نون اشارت است بعلم اجمالی مندرج در احدیت ذاتیہ جمعیہ و قلم مشیر است بعلم تفصیلی
 مندرج در وحدانیت اسمائیه پس حق سبحانه قسم یاد کرده بعلم اجمالی کائن و احدیت و بعلم
 تفصیلی ثابت فرمود در وحدیت با آنچه قلم کریم مدوات قدیم نوشتہ معنی حروف البیہ مجرد غلو یہ
 و کلمات ربانیه مرکبہ غلیہ جو شش اینکہ تو نسبت پروردگار خود مستور نیستی یعنی بر تونہ پوشیدہ اند
 اسرار ازل و ابد را انتہی *

ملا علی رحمه الباری مرقاة المفاتیح جلد ۵^{۵۳} من تحریر فرماتے ہیں ان الغیب
 مبادی و لواحق فمبارکها لا یطیع علیه منک مقرب لانی مرسل و اما الواحق

فهو ما اظهره الله تعالى على بعض احبابه لوحة علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق
 وصار غيباً اضافياً وذلك اذا توارت الروح القدسية وازاد نورانيته وامتزاجها
 بالاعراض عن ظلمة عالم الحس وتبطلية القلب عن صدى الطبيعة والمواظبة على العلم
 والعمل فيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور وينبسط في فضاء قلبه وتنعكس فيه
 النفوس المقيمة في اللوح المحفوظ ويطلع على المعانيات ويتصرف في عالم السفلى بل
 يتجلى حينئذ النياض الاقدس بمعرفة التي هي اشرف العطايا فكيف بغية انتهى امام رزقاني
شرح مواهب قسطاني جلد ١ من تحرير فرستة من قال في لطائف المنن
 اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور منه بدليل خبر اتقوا فراسة المؤمن فانه
 ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى كنت بصو الذي يبصر به فمن كان الحق بصير
 فاطلاعه على غيب الله لا يستغرب انتهى - وقال الشيخ محمد بن يحيى التاد في الخبلة
 في من من كتابه **قلائد الجواهر** قال الشيخ ابو محمد الشنكي كنت آتي الشيخ
 (ابوبكر بن هواره رضي الله تعالى عنه) وهو في البطيحة جالس في الماء بين الشجر
 وحده والاسد محدقة به فكان اذا خرج من الماء يترغم بعضها على قدميه ورأيت
 يوماً من يدي اسدا عظيماً يعرفه في التراب على هيئة الخاطب له والشيخ كان
 يرو عليه جواباً ثم اضرب الاسد فقلت له بالذي انعم عليك ما قال الاسد وما
 قلت له فقال يا شنكي قال لي ثلثة ايام لم اذق فيها طعاماً وقد اضربني الجوع
 فاستغثت الله تعالى في الحرف فليل في رزقك بقرة في قرية الهامية ففترسها على سوء
 نبالك واني خائف من ذلك السوء فقلت جراحة تصيبك في جنبك الايمن تتالم
 منها اسبوعاً ثم يزول المهلواني رأيت في اللوح المحفوظ ان البقرة من رزقه واذا

افتوسہا یخرج الیہ من الہمامیۃ احد عشر رجلاً فیتناولونہ فیخرج منهم ثلث نفر یموت
 احدہم قبل الآخر بساعۃ یموت ثالثہا بعد ثانیہا بسبع ساعات ویصیب الاسد
 جراحۃ فی جنبہ الایمن من احدہم ویبرء بعد اسبوع قال الشنفکی رحمہ اللہ فاسر
 الی الہمامیۃ فان الاسد سبقنی الیہا وکان کما ذکرہ الشیخ ثم اتیتہ بعد اسبوع فزیت
 الاسد بعینہ بین یدییہ وقد برأت جراحۃ انتہی شیخ عبد الحق دہلوی زبدۃ الاسرا
 میں حضرت محبوب جانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ وروحہ واوصل العیار پرہ وفتوحہ کا اثر
 نقل کرتے ہیں قال رضی اللہ عنہما ابطل یا اطفال ہلموا وخذوا عن البصر الذی
 لا ساحل لہ وغنا ربی ان السعداء والاشقیاء لیرضون علی وان یؤیوء عینی فی
 اللوح المحفوظ انا غائض فی بحار علم اللہ الخ وانا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 انتہی جب نابان رسالت مآب کے آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں رہے تو پھر رسول خدا کا تو پر چنا
 ہی کیا ہو۔ جلال الدین رومی مثنوی میں ارشاد فرماتے ہیں

لوح محفوظ است پیش اولیا	از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
انی بنجوم است ودر مل است مین خواب	دجی حق واللہ علم بالصواب

آیات و روایات مذکورہ بالا سے ہر متامل و ریافت کر سکیگا کہ ہر ایک شے کی حقیقت لوح
 محفوظ میں تحریر ہو اور لوح محفوظ باوجود ملحوظ ہونے نظر رسالت مآب کے آپ کے علمی و فہم کا
 محض ایک ہی حرف ہو چسپ اولیائے کاملین کی بھی نظر صرف ہر اب خاص زمین اور دنیا کی
 اکی نسبت جو آپ کا فرمودہ ہو وہ قابل غور ہو اور آپ کے ذریعہ سے آپ کے عمائد امر سے
 جو استعداد حاصل کی اسکا تو عجیب طور مسلم اپنی صحیح میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت فرماتے ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی

الارض فرأيت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها الحدیث
 علی قاری رحمہ الباری مرقاة من تحریر فرماتے ہیں قال التوریشتی ذویت المشی جمعتہ
 قبضتہ یرید بہ تقرب البعید منها حتی یطلع علیہ اطلاعہ علی القرب وحاصلہ
 انہ طوی لہ الارض وجعلها بمجموعة کثیثة کف فیہ مرآة ینظرہ الخ ومعناه ان الارض
 زویت لی جملة ما مرء واحدة فرأيت مشارقها ومغاربها ثم فی تفتح لامتی جزء فجزء حتی
 یصل ملک امتی الی کل اجزائها انتہی پھر ہی علی قاری شرح شفا میں اسکی شرح
 میں فرماتے ہیں آی جمعہا حتی اطلعت علی ما فیہا جمیعہ انتقام مام زرقانی مواہب قسطلا فی
 کی شرح جلد ۱ ص ۲۳۳ میں فرات مشارقها ومغاربها کی شرح میں فرماتے ہیں کثایة عن جمیعہا
 کما فی قولہ رب المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع امر جناب پشت وپاہ
 بیان نواب قطب الدین خان نے اسی حدیث کا ترجمہ مظاہر الحق میں کیا خوب
 فرمایا ہے۔ ^{۲۳۳} یعنی اوسکو در زمین کو سمیٹ کر کے مثال قبلی کے کر دکھایا انتہی ۴
 فتوحات احمدیہ اور مواہب اللدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما ایک حدیث ہر جگہ پاک بول یہ میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان الله تعالى قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة
 کما نما انظر الی کفی ہذا علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلا فی جلد ۱ ص ۲۳۳
 یہ ترجمہ فرماتے ہیں ان الله قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة
 ما فیہا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة کما انظر الی کفی ہذا
 اشارہ الی انہ نظر حقیقتہ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر العلم ولا یرد انہ اخبار
 عن مشاہدہ فاذا یلاقی الترجمة لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب من الناس

قد يعلم باعتبار صدقہ و وجوب اعتقاد ما يقول ان كل ما علمه الناس بعد من
جملہ مآراء و حین رفعت له الدنيا صلى الله عليه وسلم انتہی ۛ

حضرت عارف جامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نفحات الانس فی حضرت القدر
کے ۲۴مین تحریر فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت
عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتند کہ زمین و در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست و ما میگویم کہ چون
روی ناخن است بیچ چیز از نظرا ایشان غائب نیست انتہی سیدنا محی الدین حبیبیانی قدس سرہ کا
فرمودہ آپ کے قصیدہ میں مشہور ہے۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا | الخور لہ علی حکم اتصال

جسکا ترجمہ ہندی میں کسی نے یہ کیا ہے۔

و تو عالم مجھ نظر ایسا دکھانا | گو یا ہوتا تھ میں رائی کا دانہ

امام شہرانی طائف المسن من ارشاد فرماتے ہیں و کان الاشیاء یقولون اعظم
الاولیاء فی عصرنا هذا قدرا الشیخ احمد بن الرفاعی الی ان قالوا کان قطبا لا قطاب فی
الارض ثم انتقل الی قطبۃ السموات ثم صارت السموات السبع فی رجلہ کالحیال الخ لا علم لنا
بعد ذلک لما ذاصل انتہی۔ علی قاری رحمہ الباری مرقاة المفاتیح جلد ۱۵ میں
تحریر فرماتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرة فی زاویۃ من
زاویا قلب العارف ما احس بہ انتہی ۛ

خواجہ عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سمٹ کر مثل ہیلی کے
ہو گئی آپ کا علم اوس میں کے تمام شہیاں پر محیط اور حاوی ہو گیا آپ کے نیاز مندوں میں سے بعض
کو زمین مثال سفرہ دکھائی اور بعض کی نگاہ میں مانند ناخن کے آئی اور بعض کے لئے ہر عالم

مثل رائی کے ہو گئے اور بعض کے پانوں میں ساتوں آسمان ایک ادنیٰ سے پازیب بن گئے
 پھر انصاف پسند خود ہی جان لین کہ رسول مقبول کی نظر رفیع سے کہاں کیا چھپ رہا ہو گا
 اور آپ کے علم وسیع سے کیا پوشیدہ ہو گا صاحب کتاب ابریز مشق^۲ میں اپنے شیخ عارف عبد الغنی
 سے نقل فرماتے ہیں ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انہ شاهد المخلوقات
 الناطقة والصامتة والوحوش والحشرات والسموات ونجومها والارضین وما
 فیہما ذکرة العالم بانه ما تتمد منه ویجمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة ویعد
 کل واحد بما یتحاجه ویعطیه ما یصلحه من غیر ان یشغله هذا عن هذا بل
 اعلی العالم واسفله بمنزلة من هو فی حین واحد عندہ ثم یرحم هذا الولی فی نظر
 فیری مددہ من غیورہ وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مدد النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم من الحق بجمانہ فیر الکل منہ تعالیٰ انتہی

معالم التشریح^{۲۳} میں خلق الانسان علیہ البیان کی تفسیر یہ بھی کی ہو قال ابن
 کبیر ان خلق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علیہ البیان یعنی بیان ماکان
 وما سیکون انتہی تفسیر سلیمی میں ہر یا بوجہ اور محمد علیہ السلام اور یا سوزائیدہ
 بیان آنچے بود و بست و باشد انتہی۔ تفسیر روفی میں ہر یا پیر صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر میں
 لاکر بیان اس چیز کا کہ تمہی احمد ہو گی عنایت کیا انتہی۔ ولنعم ما قیل۔

نبت جز انسان کسی شایستہ ارضان تھا || شاہمی بخشہ بنما صان جائے پوشیدہ را

مشکوۃ المصابیح باب المبرای فصل ثانی من ہر عن ابی ہریرۃ قال جاء فوب
 لی راعی غنم فآخذ منها شاة فطلبہ الراعی حتی انترعها منه قال فصعد الذئب
 علی تل فاقعی واستشفز قال قد عمدت الی ذنق ورنقنیہ اللہ فآخذتہ ثم انترعته

منى فقال الرجل تالله ان رايت كاليوم ذيب يتكلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل
 في الخلوات بين الحرتين يخبركم بما مضى وما هو كائن بعدكم قال فكان الرجل
 يهوديا فاجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره واسلم فصدقه النبي صلى الله عليه
 وسلم الحديث رواه في شرح السنة - **على قارى في مرقاة المفاتيح جلد ٥**
 من يخبركم بما مضى وما هو كائن في شرحه كي يخبركم بما مضى اى بما سبق من خبر
 الاولين من قبلكم وما هو كائن بعدكم اى من نبى الآخرين في الدنيا ومن احوال
 الاجمعين في العقبي **النتقى** - **كمال الدين وميرى حيات الحيوان من تحريره**
 فرماتى من قال ابن عبد البر ان اهبان بن اوس كان في غنم له فشد الذئب على
 شاة منها فصاح به اهبان فاقبى الذئب وقال اترغ منى رزقا وزقينا الله تعالى
 فقال اهبان ما سمعت ولا رايت اعجب من هذا ذئب يتكلم فقال الذئب اعجب
 من هذا ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين هذه الخلوات واوحى بيده الى
 المدينة يحدث بما كان وما يكون ويدعو الناس الى الله تعالى والى عبادته
 وهم لا يجيبون قال اهبان فحجت النبي صلى الله عليه وسلم واخبرته بالقصة
 واسلمت فقال لي حدث به الناس انتقى - **مولانا وكيل احمد صاحب**
وسيلة جليله من تحريره فرماتى من علم ما كان وما يكون ايسا عاوى جلد ٥ من
 كوفى شرفا راج بهنن هو سكتى انتقى +

تفسير الس البیان من هو تلك من انباء الغيب نوحها اليك
 الكشف والانباء على مرتبتين الاولى للارواح قبل الاشباح في ديوان الغيب
 رأت بنور الغيب اسوار المكثوم والاخرى بعد كونه في الاشباح فتري وتسمع ما را

وسمعت في الغيب قبل دخولها في الاشباح تجد يد العهد المكاشفة وتذكيرا
لعقود المشاهدة وما قال سبحانه ما كنت تعلمها اى قبل كون روحك واما بعد كون
روحك علمت ما كان وما سيكون انتهى صاحب كتاب الابريز ص ٢٢٠ من اية
شيخ عارف عبد العزيز قدس سره نقل فراسة من الثالث التمييز وهو نور في الروح
يتميز بها الاشياء على ما هي عليه في نفس الامر تمييزا كاملا ومع ذلك فلا يحتاج
فيه الى تعلم بل بمجرد رؤية الشئ او سماع لفظة تميزه وتميز احواله ومبداه ومنتهاه
والى اين يصير المبدأ خلق ثم الارواح مختلفة في هذا التمييز على قدر الاطلاع فمن
الارواح من هو قوى في الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح في ذلك
روح صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهي مطلعة على
عرشه وعلوه وسفله ودينه وآخرته وناره وجنة لان جميع ذلك خلق لاجله
صلى الله عليه وسلم فتميزه عليه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فناء
تميز في اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلت ولم خلقت والى اين يصير
في جرم كل سماء وعنده تميز في ملائكة كل سماء واين خلقوا ومتى خلقوا
والى اين يصيرون وتميز باختلاف مراتبهم ومنتهى درجاتهم وعنده عليه السلام
تميز في الحجب السبعين وملائكة كل حجاب على الصفة السابقة وعنده عليه السلام
تميز في الاجرام النيرة التي في العالم العلوى مثل النجوم والشمس والقمر والوحي والقلم
والبرق والارواح التي فيه على الوصف السابق وكذا عنده عليه السلام تميز
في الارضين السبع وفي مخلوقات كل ارض وما في البر والبحر من ذلك فتميز
جميع ذلك على الصفة السابقة وكذا عنده عليه الصلوة والسلام تميز في

الجنان ودرجاتها وعدة سكانها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقي من العوالم وليس
 في هذا من اجماع العلم القديم الا الى الذي لا نهاية لمعلوماته وذلك لان
 ما في العلم القديم لم ينحصر في هذا العالم فان اسرار الربوبية واصناف الالهية
 التي لا نهاية لها ليست من هذا العالم في شئ ثم الروح اذا احبت الذات مدتها
 بهذا التميز فلذلك كانت ذاتها الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
 التميز السابق وتتحرق به العوالم كلها فيحان من شرفها وكرمها واقدارها
 على ذلك - الرابع البصيرة وهي عبارة عن سريان الفهم في سائر اجزاء الروح
 كما يدرى في جميعها ايضا سائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
 واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قائم بجميعها والذوق
 قائم بجميعها واللمس قائم بجميعها حتى انه ما من جوهر من جواهر الارض قائم
 به علم وسمع وبصر وشم وذوق ولمس فبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
 الحواس فاذا احبت الروح الذات وزال الحجاب الذي بينهما امدتها بهذه
 البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجوهرها
 كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالجمله فما كان للروح بصيرة الذات وقد
 زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملائكة صدره
 الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير ففي ذلك الوقت وقع الالتقاء
 والاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
 ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
 من خلفه كما يرى من امامه قال صلى الله عليه وسلم لا صحابة برضى الله تعالى

عنهم اقيموا ركوعكم وسجودكم فان اراد من خلفي كما راكم من ماضي فهذا سر الحديث
 والله تعالى اعلم - الخامس عدم الغفلة وهو عبارة عن امتلاء اوصاف الجهل
 واصداء العلم عن القدر الذي ينبغي اليه علمها ويصل اليه نظرهما فلا يلحقها سهو
 ولا غفلة ولا انسيان عن معلوم اى معلوم من القارة الذي وصلت اليه وليس
 حصول المعلومات لديها على التدرج بل يحصل ذلك بنظرها دفعة واحدة ^{فليس}
 في علمها اذا توجهت الى شئ غفلت عن غيره بل اذا توجهت اليه حصل غيره
 معه بل لا يحتاج الى توجه لان العلوم فطرية فيها نفى اول نظرتها حصلت لها
 علوم دفعة واحدة فدام لها ما رامت ذاتها هذا هو المراد بعدم الغفلة و
 هو ثابت لكل روح وانما تختلف في قدر المعلوم فمنها من علومه كثيرة ومنها
 من علومه قليلة واعظم الارواح علما واقومها نظر ارواحه عليه الصلوة والسلام
 لانها يسوب الارواح فهي مطلعة على جميع ماضي العوالم كما سبق دفعة واحدة
 من غير ترتيب ولا تدرج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة صلى الله
 عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعة على جميع ماضي العالم
 مع عدم لحوق الغفلة لها في ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلع
 الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل التدرج والترتيب
 بمعنى انها من شئ تتوجه اليه في العالم الا وتعلمه اكن علمه لا يحصل الا بالتوجه
 فانما توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتي على ماضي العالم فلها تسلط في
 العلم على ماضي العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطبق الذات ما تطيقه الروح
 من حصول ذلك في دفعة واحدة وكذا يختلفان في عدم الغفلة فانه في الروح

علیٰ خصوصاً سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی توجہها بمعنی انہا اذا
 توجہت الی شئی لا یفوقها ولا یلحقها فی توجہها الیہ سہو ولا غفلة ولا نسیان
 واما اذا لم تتوجہ الیہ فالف قد تغفل من موقع لها فیہ السہو والنسیان و
 لهذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون
 فاذا نسیت فذکرونی قال ذلک حین رقع لہ السہو ولم ینبجہوہ قلت
 ففہ درء من امام فاند قد اعطی للحق حقه حقہا واعطی للشریعة حقہا انتقی
 عارف جامی قدس اللہ سرہ السامی نقد النصوص شرح الفصوص
 من تحریر فراتے من وذلك لان حقيقة الحیرة التي فی صورة الاسم الجامع
 الالہی ہی التي ترب صور العالم کلہا بآداب الظاہر فیہا فلا بد لها من الاقتصار
 بصفات الالہیة کلہا من العلم الشامل والقدرة الكاملة وغیرہا یتصرف
 فی اعیان العالم علی حسب استعدادہا ولکن ذلک انما هو من جهة حقیقتہا
 لا من جهة بشریتہا انتقی

مولانا وکیل احمد صاحب وسیلہ حبیبہ شہین تحریر فرماتے ہیں شاہ
 ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ الطاف القدس من تحریر فراتے من چون رفتہ
 رفتہ سخن بجائے غامضہ اقوال وازان حالت نیز رزمی باید گفت چون اب از سر گذشت چہ یک
 نیزہ و چہ یک مشت کمال عارف از حیرت بالاتر میرود و نفس کلیتہ بجائے حسب عارف
 میشود ذات بخت بجائے روح او ہمہ عالم را بہتعالیٰ بعلم حضوری و در خود بنیداس سے برہم کر
 کیا ہو گا یہ ایسا امر ہے جسے لسان شرع کھل کر بیان نہیں کرتی حضرت شاہ صاحب کا حوصلہ
 تھا کہ آخر نہ رہ سکے اور کیفیت واقعیہ کو صاف بیان فرمایا جب ذات بخت بجائے روح

کے ہوئی تو کوئی شہادہ پر مخفی نہیں رہ سکتی اتنی علی قاری رحمہ الباری مرقاة المفاتیح
 جلد ۲ میں تحریر فرماتے ہیں قال القاضي النجاشی الزکیة القدسیة اذا تجردت
 عن العلائق البدنیة عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولہو یق لها حجاب فتروی
 الكل کالشاهد بنفسها او باخبار الملک لھا وفيہ سر یطلع علیہ من یتبرک النجاشی
 اور مناوی نے تیسرے شرح جامع صغیر میں فتویٰ و تتمع الكل بیان کیا ہے
 علامہ ^{رحمہ اللہ} کی عبارات صوفیہ صافیہ کے طور پر چمکے مذاق سے ذریعہ نجات
 پیغمبر میں پھر اسکے قبول کرنے میں گونا گوں شبہات ظاہر کئے بغیر رہنے کے نہیں باہر خیال اب
 کسی قدر احادیث میں کئے جاتے ہیں شاید گراہان تیر ضلالت بر سر راہ ہدایت آجائیں
 محی السبعوی معالم التبریل میں اور ابن خازن لباب التأویل میں
 ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں قال اوتی نبیکم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب
 انتہی۔ حافظ عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۲
 ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں مردی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال اوتی نبیکم
 صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب انتہی سیرۃ الاحمدیہ میں ہے
 وعن ابن مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شیء غیر الخمس ان اللہ عندہ علم الساعة
 رواہ احمد ابو یعلیٰ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اوتیت مفاتیح کل شیء الا الخمس ان اللہ عندہ علم الساعة الا یہ رواہ احمد
 والطبرانی بسند صحیح انتہی۔ ان احادیث کا شمس فی کبہ الساعات کے کہ
 ما دئی پانچ مفاتیح کے باقی سب کو آپ کو عنایت ہو چکا تھا اب اتنا ہی ہو گا رہو کہ ان پانچ کا
 علم بھی آپ کو تھا یا نہیں جب یہ ثابت ہو جاوے کہ ان کا علم بھی آپ کو تھا تو پھر تمام اشعار کا

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے میں کوئی حرج نہ ہو گا لہذا اب ضرور ہو کہ ہم دریافت کر لیں
کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہو بعد از متبع کتب وغیرہ و اسفار یقینیہ
جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل میں درج کرے دیتا ہوں :

تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہو ^{۹۲} **وَلَا تَقُولُ** ان علم هذه الخمسة
وان كان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبة واوليائه
بقرینة قوله ان الله عليم خبير على ان يكون الخبير بمعنى المخبر انتهى علامہ شبنواری
رحمہ اللہ تعالیٰ جمع النہایہ فی بدو الخیر والغایہ میں تحریر فرماتے ہیں **لَا يَعْلَمُ** متى تقوم
الساعة الا الله فلا يعلم ذلك ملك مقرب ولا نبي مرسل قال بعض المفسرين
لا يعلم هذه الخمس على الدنيا ذاتها بل واسطة الا الله فالعلم بهذه الصفة مما
اختص الله تعالى بها واما بواسطة فلا يختص به تعالى انتهى محدث وطلوی
اشعة السموات ترجمہ مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں **وَمَا أَدْرَاكَ** کہ بی تعلیم الہی بحساب عقل
بیچ کس اینہار اندازد آہنا از امور غیب اند کہ جز خدا کسی آزا نداند مگر انکہ وی تعالیٰ از خود
کسی نہ بچی والہام بداند انتہی علامہ شیخ ابراہیم بجوری رحمہ اللہ تعالیٰ شرح قصیدہ
بروہ میں تحریر فرماتے ہیں **وَلَمْ يَخْرُجْ** صلى الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان
اعلم الله تعالى بهذه الامور الخمسة انتهى پر وہی شبنواری ادبی جمع النہایہ میں تحریر
فرماتے ہیں **وَهَذَا** الحصر ثانی ان بعض الاولیاء لہ الكشف واجب بان هذا الحصر
بالنسبة للعلمة لا للخاصة وقد ورد ان الله تعالى لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم
من الدنيا حتى اطلعہ على كل شيء انتهى۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح
بخاری جلد ۱۳ میں فرمایا ہو قال القطبی لا مطمع لاحد فی علم شیء من هذه

الأمور الخمسة لهذا الحديث. وقد فسّر النبي صلى الله عليه وسلم قوله تعالى وعند
مفاتيح الغيب بهذه الخمس قال فمن ادعى علم شيء منها غير مسند إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان كاذباً في دعواه انتهى۔ امام شافعی رحمہ اللہ
روض النضر شرح جامع الصغیر میں تحریر فرماتے ہیں فاما قوله لا يعلمها الا
هو ففسر بان لا يعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو لكن قد تعلم باعلام الله تعالى
فان ثمة من يعلمها وقد وجدنا ذلك لغير واحد كما رأينا جماعة علما حتى يموتون
وعلموا ما في الارحام حال حمل المرأة وقبله انتهى۔

برخیزان روایات سے قلب سلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہو گیا ہو گا کہ
علوم خمسہ یعنی مفاتیح الغیب کی تعلیم اور یاد کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہیں بعض کو بعض کا ان پانچ
میں سے اعلام وقوع میں بھی آیا ہو پھر نبی برگزیدہ کے واسطے تو اس کی تجویز میں کلام ہی کیا ہو
باخصوص جب ذکر قیام ساعت کے سوائے باقی چاروں کا لوح محفوظ میں مذکور ہونا بالاتفاق
مانا گیا ہو پھر لوح محفوظ آپ کے دفتر علمی کا ایک حرف ہو گئی آپ کو اس سے اطلاع نہ ہو یہ جائے
کامل نہیں تو اور کیا ہو۔ تاہم چونکہ علحدہ صحیح اشارات اور صریح روایات سرور و پیش
تظہیرون تو اور کتابیان بھی غالی از فائدہ نہیں ہو بناؤ علیہ ہر پانچ کا ثبوت جداگانہ درج
ذیل کیا جاتا ہے۔

اول بنزل الغیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان و مکان و مقدار نزول کبیشہ
و کیفیت و تا کوئی جانتا نہیں تو تو مسلم ہو مگر اس کا کوئی مدعی نہیں کہ ذاتاً بخود خداوند پاک کے کوئی
جانتا ہو مگر یہ مرادلی ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو یہ علم بتاتا نہیں اور بتانے سے جانا جاتا نہیں
تو بلکہ اس سبق انفاً لا نسلم موجب یہ کہ آیہ کل شیء احصینہ فی امام صبین میں

داخل ہو اور معلومات امام مبین کو علم نبوی شامل بختیر سے فرشتوں کو معلوم ہو تو پھر نبی
 برگزیدہ اس کے علم سے کیوں محروم ہیں جو پرانی تفسیر میں وما نزلنا الا بقدر معلوم کے
 نیچے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہیں بلغنا ان الله تعالى ينزل مع المطر اكثر من
 عدد ولد ابليس وولد آدم يحصون كل قطرة حيث تقع وما تنبت اثمى - اور
 ابن عساکر تاریخ دمشق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں ان جبریل حدثنا قال كل قطرة مطر تنزل من السماء موكل بها
 ملك من الملكة يضعها موضعها انتهى - شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ صراط
 مستقیم شرح سفر السعادت میں تحریر فرماتے ہیں بالجملہ نوبی ہستی میگرد
 ابولبابہ بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ ہوا اور برخواست وقت یا رسول اللہ فرما در مرتبت
 اہر و رآب باران خراب گویا شد بر غم ابی ببابہ فرمود اللهم استنحق بقوم ابولبابہ عننا
 فيسد ثعلب مرهباً باز اہ فامطرت فاجتمعوا الى ابی لبابة فقالوا الهان ثقلع
 حتى تقوم عينا فاستد مرهبا بازارك كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ففعل فاستهلت السماء انتهى -

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اس کے استتعال میں کسی کے
 ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہیں حاصل ہوتی تو محض بوالہوسی اور خام خیالی ہے
 سیرۃ احمدیہ ص ۱۱۱ میں مواہب لدنیہ کے منقول ہے عن جلمہ بن عرفہ قال قدمت
 مكة وقريش في قحط فتائل منهم يقول اعتمدوا اللات والعزى وقائل منهم
 يقول اعتمدوا منات الثلاثة الاخوى فقال شيخ وسيم حسن الوجه جيد الراء
 اني توفكون اي كيف تصرفون عن الحق فيكم باقية ابراهيم وسلافة اسمعيل قالوا

كانت عنيت ايا طالب فقال ايها فتاموا باجرهم وقمت معهم فدرقتنا باب
 فخرج الينارجل حسن الوجه عليه ازار قد اتشح به فقاموا اليه وقالوا يا ابا طالب
 اقمط الوادي واجذب العيال فقمنا مستقي لنا فخرج ابو طالب ومعه غلام
 كانه شمس دجته اي ظلمة وحوله اخيلة فاخذ ابو طالب فالتصق ظهره
 بالكعبة ولازى طاف وباصبعه الغلام وما في السماء قطعة من سحاب
 فاقبل من ههنا وههنا واغدق اي كثر مطره وانجلى الوادي واخصب النادي
 والبادي وفي ذلك يقول ابو طالب مازحاً للنبي عليه الصلوة والسلام وايضاً يستقي
 الغمام بوجهه شمال اليتامى عصمة للارامل اخرج به ابن عساكر انتهى منهاج الاحباب
في معرقة الآل والاصحاب كه من يزد ذكر في المعنى في تفسير قوله المجيد
 وكلامه المجيد اذا استسقى موسى لقومه انه روى ان اعراسا جاء الى رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يشكو الجدة بت فقال يا رسول الله ما النابع يا ط ولا صبي يصبح وانثله يقول

وقد شغلت ام الصبي عن الطفل

من الجوع هو نالا يمر للاهل

سوى المقلل العامي والفيل

وابن فرار الناس الا الى المرسل

اتيناك والعزاء تدمى لبائنا

والقى بكفيه الفتى لاستكانته

ولا شئ مما ياكل الناس عندها

وليس لنا الا اليك فرارنا

فقام النبي صلى الله عليه وسلم وهو يجرد رداءه فصعد المنبر ثم رفع رأسه الى السماء وبكى

حتى ابتلت لحيتة فقال اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غدا

مفدقاً طعاماً مؤنقلاً قاديماً وابلاً سائلاً عاجلاً غير راثت نافعاً غير ضار غيثاً

مؤنقلاً قاديماً راراً وابلاً سائلاً عاجلاً غير راثت نافعاً غير ضار

تملاً به الضرع وتنبت به الزرع وتحیی به البلاد وتغیت به العباد وتجعله بلاغاً
 للحاضر والباد وتحیی به الارض بعد موتها وكذلك تخرجون قال والله ما ریده
 الى اخره حتى لتفت السماء بارادتها وابلغت باوراقها فطر اسبعاً فلما كانت
 الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر فدخل الاعرابي وقال
 يا رسول الله الغرق الغرق هلكت المواشي واهدمت السيل واهدمت البنيان
 فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواحيه فقال اللهم على رؤس الجبال
 والآكام بطون الودية وعلى منبت الزرع والاشجار فاجابت السحابة فاحدقت
 باندية كالأكليل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لله دترابي طالب لو كان
 حيا لمرت عيناه بي من ينشد قوله فقام على رضى الله تعالى عنه فقال يا
 رسول الله اردت - بجوف

ثم اليتامى عصمة للأرامل
 وهم عنده في نعمة وفواضل
 وأنا لقاتل دونه ونناضل
 ونذهل عن انبائنا وحلائل

وابيض يستقى الغمام بوجهه
 يلوذ به الملاك من آل هاشم
 كذبتم وببيت الله يرفع احمدا
 ونسلمه حتى نصرع حولهم

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انتهى مشكوة المصابيح
 من هو عن ابى الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطاً شديداً فشكوا الى عائشة
 رضى الله تعالى عنها فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا
 منه كوى الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف فطر وامطرا حتى
 نبت العشب وسميت الابل حتى تفتت من الشحم فسمى عام الفتى رواه

الدارمي انتهى - سید مہر وی جوابہ العقیدین میں اور ابن حجر علی صواعق المحرقة
 میں اور محمد ابن مبارک منہاج الاحباب میں تحریر کرتے ہیں ان الحسن العسکری
 لما حبس بسر من رای فخط الناس قحطاً شدیداً فامر الخليفة المعتد بن المتوکل
 بالخروج للاستقاء ثلثة ايام فخرجوا ولویقوا فخرج النصاری ومعهم راهب
 کلم مدیده الی السماء هطلت ثم فی اليوم الثانی كذلك فثک بعض الجملۃ وارتد
 بعضهم فثق ذلك علی الخليفة فامر باحضار الحسن وقال ادرک امة جددک
 قبل ان یهلكوا فقال الحسن یخرجون غدا واذیل الشک انشاء الله تعالی وکلم
 الخليفة فی اطلاق اصحابه من السجن فاطلقتهم فلما خرج النصاری للاستقاء
 ورفع الراهب یدہ مع النصاری غیبت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدہ فاذا
 فیہ عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس
 بیضاء ففجب الناس من ذلك فقال الخليفة للحسن ما هذا یا ابا محمد فقال هذا عظم
 نبی ففربه هذا الراهب من بعض قبور الانبیاء وما کشف عن عظم نبی
 تحت السماء الا هطلت بالمطر فاستحوذوا ذلك العظم فكان کما قال وزالت الشبهة
 عن الناس فرجع الحسن الی داره واقام عزیزاً مکرماً وصلت الخليفة تصل الیه
 انتهى مشکوة المصابیح میں برو عن انس ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا
 استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا کنا نتوسل الیک ببیننا فتبینا
 وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاستقنا قال فیستقون رواه البخاری انتهى - اشأوا الی
 شرح صحیح بخاری میں برو قال ابو علی الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن القنبر
 قدم علینا بلنیسة عام اربعة وستین واربعمائة قال قحط المطر عندنا بمرو فند

فی بعض الاعوام فاستسقی الناس ما را نلم یسقوا فانی رجل صالح معروف بالصالح
 الی قاضی سمرقند وقال له انی رایت رایا اعرضه علیک قال وما هو قال اری ان تخرج
 وتخرج الناس معک الی قبر الامام محمد بن اسمعیل البخاری وتستسقی عنده نفسی
 الله ان یسقینا فقال القاضی نعم ما را یت فخرج القاضی ومعه الناس استسقی
 بهم وبکی عند القبر وتشفعوا بصاحبه فارسل الله تعالی السماء بماء عظیم غزیر
 اقام الناس من اجله فخرتک سبعة ايام او نحوها ولا یتطیع احد الوصول الی
 سمرقند من كثرة المطر وغزارته وین سمرقند فخرتک ثلاثة ايام انتهی مشکوة
 النصایح من یرو عن شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل العنهم
 یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا بدال
 یتکونون بالشام وهم اربعون رجلا کما مات رجل ابدل الله مکانه رجلا یتقی بهم
 الغیث وینتصر بهم علی الاعلاء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب واه احمل انت
 مذکورہ بالا روایات میں ابو طاب کا توسل جناب سید الرسل سے اعرابی کی شکایت خود بدولت
 سے عرضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توسل حضرت عباس سے اور اہل سمرقند کا توسل قبر بخاری سے تو
 دریافت ہوا ہر گاہ مگر متنوی شریف دفتر دوم میں حاجیوں اور ایک باد یہ نشین کی
 حکایت بھی قابل غور ہو۔

زاد ہی بد در میان باد یہ	در عبادت غرق چون عباد یہ
حاجیان آنجا رسیدند از بلا و	ویدہ شان ہر زاد خشک و قنار
جای زاد خشک بود او تر مزاج	از سموم باد یہ بودش علاج
حاجیان حیران شدند از وحشتش	وان سلامت در میان فتنش

در نماز استاده بد بر روی یک
 گفته سرست بر سبزه و گلست
 یا که پایش بر حریر و حریر است
 استاده مانده روی اندر نماز
 با صیب خوشنیتن میگفت راز
 پس بماندند آن جماعت باینجا
 چون استغراق باز آمد فقیر
 دید کایش میچکد از دست و رو
 پس پرسیدش که آیت از کجاست
 گفت هرگاه بیک خواهی میرسد
 مشکل ماحل کن ای سلطان دین
 و انما سری بهار اسرار ما
 چشم را بکشود سوسه آسمان
 رزق جوئی را ز بالا خود گرم
 ای نموده تو مکان از لامکان
 در میان این مناجات از خوش
 همچو مشک از بار بارین گرفت
 ای می بارید چون مشک مشکها
 یک جانب و ریابان رو نمود

ریگ که نقشش بچو شد آب و یک
 یا سواره بر براق و دلدل است
 یا سموم او را به از باد صبا است
 با خضوع و با خشوع و با سباز
 مانده بد استاده با فکر و راز
 تا شود در ویش فارغ از نماز
 زان جماعت زنده روشنفخیر
 جامه اش تر بود ز آثار وضو
 دست را برداشت کز سوی سماست
 یا گهی باشد اجابت گاه رود
 تا به بخشد حال تو ما را یقین
 تا به بریم از میان زنا و دنا
 که اجابت کن دعای حاجیان
 تو ز بالا بر کشودستی درم
 فی السماء رزقکم کرده عیان
 زود پیدا شد چو پیل آبکش
 در گو و در غار با مسکن گرفت
 حاجیان جلد کشاده مشکها
 از چون مشک دهن را بر کشود

یک جماعت زنان عجائب کار نما	می بریدند از میان زنان نما
قوم دیگر ایتقین دراز و یاد	زین عجب و الله اعلم بالرشاد
قوم دیگر ناپذیر از ترشش و خام	ما نقصان سردی تم الکلام

تمانی بعلم مافی الاحرام یہاں بھی بدستور اگر یہ کہا جائے کہ بلا اعلان الہی کسی کو جنین کی کیفیت معلوم نہیں ہو تو مسلم مگر اس سے مافی الاحرام کا اللہ پاک کے اعلان سے جانتا مفتی نہیں ہوتا پس کافی ہو اس بارہ میں ملاحظہ گذشتہ علامت کا اور محتاج بیان نہیں کہ فیضان ہجو علوم کا اس عبارت میں کی جماعت پر بذریعہ فوات باریکات منبوی علیہ الصلوٰۃ والتیمات ہی ہو پھر علم نبوی میں تردد کیوں کیا جاوے صاحب کتاب الاہریر ص ۵۸ میں اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر و لیدیر کی ضمن میں یوں قلمبند کرتے ہیں قلت للشیخ رضی اللہ عنہ فان علم الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل کان یعلم الخمس المذكورات فی قوله تعالیٰ ان الله عنده علم الساعة الآية فقال کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصرف من امتہ الشریفیۃ لا یمکن التصرف الا بمعرفة هذه الخمس انتھی۔ بالخصوص جب روایات ذیل بھی

مؤید مقصود و موجود ہوں تو خیالات ابنائے زمان سرے سے مردود ہو۔
 امام قسطلانی مواہب اللدنیہ میں اور مولانا کرامت علی سیرۃ الاحمدیہ
 میں نقل کرتے ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتني ام الفضل قالت
 مررت بالنبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فان اولادہ فاتیخی بہ
 قالت یا رسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال هو

ما أخبرتك قالت فلما ولدته اتيتہ فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسر والمصاہ
من ريقہ وسماه عبد اللہ وقال اذہبی بابی الخلفاء فاحبرت العباس فأتاہ فذکر
لہ فقال ہو ما أخبرتما ہذا ابو الخلفاء حتی یكون منہم الصفاح حتی یكون منہم
المہدی رواہ الخطیب وابونعیم انتہی۔ یہ علم مافی الارحام کے باب میں صرف حالت
حمل کی ہی نظیر نہیں ہو بلکہ سفاح اور مہدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تعبیر ہو پھر علمدہ
روایتیں ملاحظہ فرما کر اطمینان حاصل کر لیجئے ۔

خطیب تبریزی مشکوٰۃ المصابیح من نقل کرتے ہیں وعن ام الفضل بنت
الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی
رائت حلماً منکر اللیلۃ قال وما ہو قالت انہ شدید قال وما ہو قالت رایت کاً
قطعة من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رائت خیر اقل فاطمہ انشاء اللہ غلاما یكون فی حجرک فولدت فاطمہ الحسین
فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث رواہ البیہقی
فی دلائل النبوة انتہی ۔

یہاں پر دخل ہوا کہ دفعہ عہد کتاب الا بریزم ۱۵۵۱ سے ہو جائیگا جو فرمایا ہے
وسألہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قولہ تعالیٰ وما یكون لنا ان نعور فیہا الا انشاء اللہ
ربنا ما ہذا الاستثناء من شعیب علیہ السلام فان الاستثناء یقتضی الشک
وعدم الثبوت علی الحالة التي ہو علیہا فقال الاستثناء محض رجوع الی اللہ تعالیٰ
وذلك ہو محض الايمان لان اهل الفتح والاستیاء الرسل علیہم السلام یشاہد
فعل اللہ فیہم وانہ لا حول لهم ولا قوۃ وان الفعل الذي یظهر علی ذواتہم انما ہو

من الله تعالى فاذا استثنى صاحب هذا الحالة فقد غرق في بحر العرفان واتي
 باعلى درجة الايمان انتهى ۛ

پھر منکرین کو یہ طور ناپسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہیں تو بفضلہ تعالیٰ اور روایات
 کتب مستندہ میں نظر سے دور نہیں۔ علامہ ابن حجر علی نے صواعق المحرقہ میں پھر
 محمد بن مبارک نے منہاج الاحباب میں ضمن قصہ نکاح فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا
 میں نسائی سے دعا کے بول یہ بیان کئے ہیں کہ جناب رسالت مآب نے ہر دو مصداق
 قرآن السعدین یا بقول امامیہ مضمون مرج البحرین قطرات ماء قراح کے چھڑک کر فرمایا اللہم بارک فیہما
 وبارک لہما فی سہما و فی روایت فی سہما و فی روایت فی شہما اقبل ہو مصحف فان صح فی الشہل
 ولدا لاسد فیکون ذالک کشفاً واطلا عامنہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لہما تلک الحسنین
 فاطلق علیہما شہلین وہما کذا لک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انتهى ۛ

علامہ شیخ حسین بن محمد بن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تاریخ
 النعمیس فی ذکر النفس النقیس میں تصریح فرماتے ہیں و قد تمع و ہم
 آخر الوفود قد و ما علیہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان قد و ماہم فی نصف المحرم سنۃ
 احدی عشرة فی ماقی رجل فزلوا دار الاضیاف فمر جاؤ الی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مقربین بالاسلام و قد کانوا بایعوا معاذ بن جبل و قال رجل منہم یقال
 لمذاوہ بن عمر یا رسول اللہ انی رأیت فی سفری هذا عجبا قال ما رأیت قال رأیت لثاناً
 ترکتماکا لثا و لدت جدياً اسفع احوی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل
 ترکت مصرۃ علی حمل قال نعم قال فانھا و لدت غلاماً و هو ابنک قال یا رسول اللہ
 فابا لہ اسفع احوی قال اذن منی فدنا منه فقال هل بک من برص تکتمہ

قال والذي بعثك بالحق نبيا ما علم به احد الا اطلع غيبي عليه انتهي - یہ نبی برگزیدہ
 کے علم مافی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسلند اور ناپاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہو چھ مضامین
 کے اصفا کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم مافی الارحام کا بھی اولاً ایک شمع حوالہ بیان
 ہو پھر ثانیاً کا بن شام کا ذکر اور اوپا کرام کے اظہار شان ہو +

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۵ میں ارقام فرماتے
 ہیں وعن عائشة رضي الله تعالى عنها ان ابا بكر فظها جلا وعشرين وسقلمن
 ماله بالغاية فلما حضته الوفاة قال يا بنية والله ما من الناس احد حبا لي غني
 منك ولا اعز علي فترا بعد ي منك واني كنت نخلتك جلا وعشرين وسقلمن
 فلو كنت جلا وعشرين واحترمتك كان لك وامنا هو اليوم مال وارث وامنا هو اخواك
 واختاك فاقتموه على كتاب الله فقالت يا ابي والله لو كان كذا وكذا لتركته امنا
 هي اسماء فمن الاخرى فقال ذو بطن بنت خارجه او لها جارية رواء مالك وفي
 رواية قال ذات بطن ابنة خارجه قد اتقى في روعي انها جارية فاستوص بها
 خيرا فولدت ام كلثوم رواء ابن سعد اتقى - ترجمہ الناظرین صفحہ ۴۵ میں ہے
 فزوجها طلحة بن عبد الله انتهي - سبحان الله صدیق اکبر تو افضل الناس بعد
 الانبیاء تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا حال قابل غور و خیال ہے
 وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہیں ہے +

امام کمال الدین و میری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حیاۃ الکبیر ان میں حوالہ
 بیان کر رہے ہیں وعن ابن ابی شیبۃ عن ابی الاسود عن عروۃ قال فی رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم جلا من اهل البادية وهو متوجه الى بدر لقيه بالروحاء فساله النوم

عن الناس فلم يجبر واعنده خبر فقالوا له سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال انيكم رسول الله فقالوا نعم فجاؤا وسلم عليه ثم قال ان كنت رسول الله فاخبرني
عما في بطن ناتي هذا فقال له سلم بن سلمة بن رفس وكان غلاما حدثا لا تسئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم واقبل علي فانا اخبرك عن ذلك تزوت عليها
ففي بطنها سحلة منك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فحشت الرجل ثم
اعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى فتلوا
واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنوهم فقال سلم يا رسول الله مالذي يصيبك
والله ان رائنا الاعجاز نصلع كالبدن المعتقلة فخرعنا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لكل قوم ذميمة وانما يعرفونها الاشراف رواه الحاكم في المستدرک وقال
هذا صحيح مرسل وحكاه ابن هشام في سيرته انتهى .

مجموعه عارف جامی قدس سره السامی سلسله الذهب ۲۵۵ من تحریر ذوالحجّه

نشت پرباد و منده رابوق	برو نفس نفیر عیوق
شد پی میل خویش کملہ جوی	کرد صحرا و دشت درنگ پوی
اشترے یافت ناگهان ماده	بهر مقصود خویش آمادہ
خواست با او شود بزودی جنت	شتر از کار سر کشید و نخت
چون میرشد تنائیش	بست چربی بعرض بر پائش
پایران جانبا دو پیش خزید	مردہ رنگیش با پنج خواست رسید
شاخ سبز و رخت نمودش	روبان کرد بوسہ پر بودش
بود در کار خود بدان تلبیس	شد مصور بر پیش او ابلیس

گفت کای بدسیر چه کار است این	مایه صد هزار عار است این
هر که بیفتد از شریف و وضع	از تو این صورت رکیک و شنیع
پیش از آن کاندان زند طبع	بر من از جہل میکند لعنت
بخدا تا من از عمت او وجود	زادم و آدمی شدم مرود
هرگز این حیل و ردلم نه خلیه	دین قبات بخاطرم زرسید
خود زنی و در چنین مکاند گام	من بتلقین آن شوم به نام

تسلیم غالباً عادات شریفه نبویه یہ تعین کہ غیر مہذب کارروائی کے بیان سے
آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے اظہار عیب سے اغماض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامت^{۱۱۴}
میں اسکی طرف ایسا بھی ہوا البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رمز و اشارہ سے
ارشاد فرما دیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افعال میں تحریر فرماتے
ہیں حضرت خوات ابن جبیر سوق عکاظ نو جد امراء قد عرضت انحاءا لھا للبیع^{۱۱۵}
ففتح بخیا منھا قظر الیہ وجعل فی احدی یدیہا ثور فتح آخر و نظر الیہ وجعلہ
فی یدیہا الاخری فلما شغل یدیہا بہا رنح رجلیہا و اقبل علی عملہ وہی لا تقدر
ان تدافع حفظا لما فی الخیین فلما قضی شغلہ قام عنہا فقالت لہ لاهنیت فغضب
بہما المثل اشغل من ذات الخیین و اظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر
فی الاستیعاب و فی ہذا القصۃ یقول خوات - فشدت علی الخیین کفی
ضیئۃ - و اعجلتہا و الفتک من فعلاتی - قال الرشاحی فی اقتباس الانوار
و ذکر عمرو ابن شعیبۃ فی کتاب اخبار المدینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای فی بعض غزواتہ خواتا مع نسوة یحدثن عند اراک بم الظہر ان قتال

لہ رسول اللہ مالک باعد اللہ قال التمس طلعا البعیر و قد عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا بعیر لہ ولا ناقة فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترک بعیرک شرادہ بعد فاستحیا خوات وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرر ذلک علیہ ما زحالة انتھی ۔

علامت میں سلمہ سے اعراض کرنے کی جیت ہی تھی کہ اسنے واقعی حالت صفا بولون میں کہہ ڈالی اور آپ کو بچپن و حشیاۃ امور اور غیر مہذب دستور میں سکوت پسند تھا انہائے زمان کہیں اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر بیٹھیں بیان واقعہ میں سلمہ کی رائے صائب تھی فقرہ مہ فحشت الرجل سلمہ کے کہے کا مصدق ہو والحمد للہ علی ذلک ۔ یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گروہی سہی) کے علم مافی الارحام کے نسبت کلام تھا اب آپ کی اس کے اولیائے کرام کا کچھ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز مشاہدہ کیجئے اور اوس میں بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرفہ ملاحظہ میں لیجئے جو ہنوز شکم مادر سے بروز بھی کر چکا نہ تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب طلیل تو کہاں تھی ایسے نے استعداد و خداوند کی کیا ہی داد دی ہو ۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

علامہ شیخ محمد بن یحییٰ ترمذی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قلائد الجواہر میں تحریر فرماتے ہیں قال الشیخ تقی الدین محمد الواعظ البغدادی فی سبب مولد عدی بن مسافر قال کان والدہ مسافر بن اسمعیل قد دخل الغابة ومکث بها اربعین سنة ثم انه رای فی المنام قائلا یقول لہ یا مسافر اخرج وجامع زوجک یا تیک واللہ تعالیٰ یكون تذکرہ فی المشرق والمغرب فخرج واتی زوجته فقالت لا حتی تصعد هذا المنارة وتنادی یا اهل هذه البلدة انما مسافر قد مت وقد

امرت ان اعلوا فرسی فمن علی فرسه اناہ ولی قال فولدت لاجلہ ثلاثاً وثلاثین
 عشر ولیداً فلما حملت بہ امہ مرا الشیخ مسلمہ والشیخ عقیل علی الدنہ وہی تنقہ
 فقال الشیخ مسلمہ للشیخ عقیل انظر الذی انظر قال وما هو قال نور ساطع علی
 من جوف ہذا المرأة الی السماء فقال عقیل ہذا ولدنا عدی تعال حتی نعلم
 علیہ فجاؤا الیہ وقالوا السلام علیک یا عدی السالم علیک یا ولی اللہ ثم
 ساحوا سبع سنین وجاؤا فرأوہ یلعب مع الصبیان ویبکی ویقول انا عدی
 بن مسافر فطلبوہ وسلموا علیہ مرۃ فرأوہ علیہم ثلاث مرات فقالوا لمرثدہ علینا ثلاث
 مرۃ فقال لانکم سلمتم علی وانا فی بطن امی مرتین ولولا حیاتی من عیسی بن
 مریم علیہ السلام لرددت علیکم من بطن امی مرتین انتھی ۛ

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدانی کا معاملہ کا شمیر من ایک جوگی
 کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم میں اس کے بچے کا پھر بعد از زچ نکال لیجے کو اور
 آپ کے فرمودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کا شمیر من اسلام کے شیوع اور
 بین حق کے سطوع کا ذکر رسالہ اسرار یہ من قابل مطالعہ ہوا ماخوف اطالت کلام
 مانع اسلئے حالت حمل میں علم مافی الارحام کی مسبوۃ الذرا یک ہی نظیر پیش کی اب
 بحث کا اختتام قبل از حمل علم مافی الارحام پر ہو ۛ

ثمرۃ الاوراق میں ایک حکایت کسیتہ طبل سے ذکر کی ہو جبکا خلاصہ ابن
 حجر اپنے فتاوی حدیثیہ کے ص ۳۹ پر یوں تحریر کرتے ہیں حکم الکبریٰ ان ہند
 ام معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دخل علیہا وہی فی خیمتہا ثائتہ مجلۃ بشعرھا
 صدیق لزوجھا الظنہ انہ قد مر من السفر فاحت بہ و فرغت فقال انا فلان ظننت

ان زوجك قدّم وخرج فراه اهل الحى فلم يشكروا انه زنى بها فلما قدم زوجها بلغه الخبر
 فغمر على قتلها فمنعه ابوها حتى كاد حياهما ان يقتلوا فاصطلحا على ان يمضوا
 لكاهن الشام لينبئهم بصحة ما كان قد دخل عليها ابوها وقال يا بنتي ان كان حقا
 ما يقولون قد عفى استر عيبي وعيبك بالسيف وتقاتل القوم لثلاث نمضي الى
 الكاهن فيضمننا ويغضحك وان كنت برئت سرنا الى الكاهن فحلفت له واكرت
 لها بريّة فخرج الجميع الى الشام فلما قربوا من الكاهن اضطربت هذه وتغيرت
 فقال لها ابوها ما شانك اليس قد حذرتك الفضيحة بالكاهن فقالت والله
 ما انا الا بريّة وما جزعت الا انا نمضي الى بشر مثلنا وقد يغلط ويوتى عليه
 فان قال زنت تثبت للعرة فينا وصدق جميع العرب فقال لها حقا ما قلت
 فقال لهم نحن نمضي الى بشر مثلنا قد يصيب وقد يغفل لكن نخباؤه خباؤه
 حتى نختبره وعلم فسادك على ذلك وجعلوا له قمحة في ذكروه مهر وربطوه
 بشرة فلما دخلوا عليه قالوا له ان امرأة هذا قد اقصمت بزننا فاخبرنا عن صدق
 ذلك او كذب فقال ابوها انا اخبأ نالك خباؤه ما هو فقال خباؤه ثمرة في كفة
 فأتوه بها فلمس على ظهرها فقال هذه ليست بزانة ومثل ملكا اسمه
 معاوية فكبر القوم وخرجوا عنه وفرحوا فاخذ بعلمها بيد هار جأوان يكون
 الولد منه فنشرت يدها منه وقالت والله لا تقريني ابدا ولا تراني ابدا وقال
 ابوها واهلها والله ما رأيتها ابدا ومنعوها بالسيف فخطبها يوسفيان و
 عبد الله بن جذعان فعرض عليها ابوها فقالت اما يوسفيان فصعلوك
 لكنني نحب واما عبد الله فحسن الصورة لكنه لا ينبغي انكحني اباسفيان فولدت

منه معاویة رضی الله تعالی عنه ونکح عبدالله غیرها فولدت له ولدا فطاف
به یوما فرائی جملا وشاة فقال له یا ابت هذه ابنة هذا اراد ان الشاة بنت
البعیر فقال له فی الحال نفمة المرأة هذه التي قالت انی لا انجب وبهذا
الحکایة تعلم ان مامر من ان للغیبات لا تعلم الا جملة ولا یعرف تفصیلها
انما هو باعتبار اکثر الاحوال واما فی بعضها فتعلم تفصیلا لکن الصواب لئلا یكون
من علوم الانبیاء التي حفظت وودت ولم تبدل انتهی

مولانا جلال الدین رومی سنوی معنوی من ارشاد فرمائی ہیں :-

آن شنیدی داستان بایزید	کہ ز حال بو الحسن از پیش وید
روزی آن سلطان تقوی میگذشت	بامردان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد مراد رانا گھسان	در سواوری ز حد خارقان
پس در اینجا از مشتاق کرد	بوی را از باد استنشاق کرد
بوی خوش را عاشقانه می کشید	جان او از باد بادہ می چشید
چون در و آثارستی شد پدید	یک مرید او را در اندام در رسید
پس پرسیدش کہ این احوال خوش	کہ برون است از حجاب پنج و شش
گاہ سرخ گاہ زرد کہ سفید	میشود رویت چه حالت نوید
گفت بوی بو العجب آمد بمن	بہمنان کہ مرئی را از زمین
کہ عمده گفت بر دست حسبا	از زمین می آید مہ بونے خدا
از او پس و از قرن بوی عجب	مرئی راست کرد و پر طرب
پیر بن در مصر رہن یک بھیں	پر شدہ کنعان ز بوی آن قہیں

گفت زین سو بوی یاری میرسد
 بعد چندین سال می زاند شہی
 چیست نامش گفت نامش بحسن
 قد او و رنگ او و شکل او
 که حسن باشد مرید اتم
 رویش از گلزار حق گلگون بود
 بر نوبتند آن زمان تارینج را
 چون رسید آنوقت و آن تارینج است
 بهمان آمد که او فرموده بود
 هر صبحی تیز رفتی به نثار
 تا شال شینج پیشش آمدی
 تا یکی روزی بیاید با سمود
 تو به بر توست بر ہما همچون علم
 بانگش آمد از خطیرہ شینجی
 حال او زان روز شد خوب پدید
 لوح محفوظ است پیش او لیا
 فی نجوم ست زریل است و نجوم اب

کازدین وہ شہر یاری میرسد
 میزند بر آسمان خرابے
 حلیہ اش و گفت ابرو و وقت
 یک بیک و گفت از گیسو و رو
 و رس گیرد ہر حساب از تہ
 از من او اندر مقام اقرون بود
 از کباب راستند آن مسیح را
 زان زمین آشاہ پیداکشت فاست
 بو حسن از مردمان آراشند
 بر سر گوش شستی یا حضور
 تا کہ بی گفتی شکاش حل شد
 گور مار برف نو پوشیدہ بود
 قہ قہ دیدہ شد جانش بنہ
 با انا و عوک کی قسمی الے
 آن عجب را کہ اول می شنید
 از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
 وحی حق و اندہ اسلام بالصواب

مثالت و مانند دی نفس ما ذاتکسب غدا الایہ او پر بوضاحت ثبوت کو
 پہونچ چکا ہو کہ ہمچو امور است کے کا طین تک بھی جانتے ہیں ملاحظہ ہو علامت مین

قول من عسری کا غذا اذیل الشک پھر حضور پر نور کی نسبت یہ کمان لا علی کیسا مگر چونکہ یہ
 ایک بڑا شبہ مانا جاتا ہو لہذا اس بار و میں بھی کسی قدر تحقیق ضرور ہو۔
 مشکوٰۃ المصابیح میں برو عن ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال انکم تسیرون عشیتم ولیلتم وتأتون الماء انشاء اللہ غدا الحدیث
 رواہ مسلم وعن سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارسی فقال یا رسول اللہ انی
 طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بہوا زن علی بکرۃ ابہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی
 حنین فتبہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا
 انشاء اللہ تعالی الحدیث رواہ ابوداؤد ان احادیث میں کے استثنایا وجود کرم اللہ
 میں اسکا جواب دیا گیا ہو شاید کسی کو تردد میں ڈالے اس جہت سے اسی کتاب کے ایک
 اور بھی حدیث دیکھئے مبین کوئی تردد کا موجب نہیں ہو و عن سہل بن سعد ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لا عطین هذه الراية غدا رجلا یفتح
 اللہ علی یدہ یحب اللہ ورسولہ ویحب اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدا علی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال ابن علی بن ابیطالب
 قالوا ہویا رسول اللہ یشکی عینہ قال فارسلوا الیہ فأتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی عینہ فبرأ حتی کان لریکن بہ وجع فاعطاہ الراية الحدیث متفق علیہ انتقل
 بر خلاف اسکے منکرین اسی کتاب کے یہ حدیث پائیں پیش کرتے ہیں وعن الربیع
 بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین نبی
 علی فجلس علی فراشی فجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویسندبن من

قتل من آتانی يوم بدر اذ قالت احدی من وفینا بنی یعلم ما فی غد فقال دعی هذا
وقولی بالذی کنت تقولین وواه البخاری انتہی۔ فی تحقیق مخالفین کے مسکحات
اور منکرین کے استدلالات میں البتہ یہ حدیث بڑا سرمایہ گنا جاتا ہو جو ادنیٰ بنائی خیالات کو ذرا
کا اصل پایہ کہا جائے تو بھی نادرست نہیں ہو۔ کیونکہ وجہ ادنیٰ شارحین پائین کے کلام
سے باری النظر میں مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہو۔

مفاتیح شرح مصباح میں ہو **هذا الكراهة** عليه الصلوة والسلام نسبة
علم الغیب الیہ مطلقاً لانه لا یعلم كذلك الا الله وانما یعلم الرسول من الغیب ما اخبر
الله تعالیٰ او لکراهة ان یدکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیة القتلی لعلو منصبه

عن ذالک صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ **علامہ مظہری** بھی **شرح مصباح** میں
اسی کے یہ کلام میں ادنیٰ عبارت یہ ہو **علیہ الصلوة والسلام** تلك الجارية
عن التكلم بقولها وفینا رسول الله یعلم ما فی فدانه **عليه الصلوة والسلام** کره
ان يقول احد انه **عليه الصلوة والسلام** یعلم الغیب مطلقاً لان الغیب لا یعلم
الا الله بل يجب ان يقال یعلم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ما اخبره
الله تعالیٰ به ویحتمل ان یکون کراهة ذالک الکلام ان وصفه **عليه الصلوة والسلام**
فی اثناء ضرب الدف وفي اثناء مرثیة اولئك القوم المقولین کایلیق بمنصبه **عليه الصلوة والسلام**

بل هو اجل واشرف من ان یدکر بهذه العبارة فی اثناء ضرب الدف انتہی
علی قاری بھی اسی طرح **مرثیۃ المفاتیح** میں تحریر فرماتے ہیں **وانما منع القائل**
بقولها وفینا بنی الخ لکراهة نسبة علم الغیب الیہ لانه لا یعلم الغیب الا الله وانما یعلم
الرسول من الغیب ما اعلمه او لکراهة ان یدکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیة القتلی

لعلم منصبه عن ذلك انتهى۔ ان تینوں شارحوں نے مت کی وزد علتین بتلا میں سے
سے مخالفین نے علت اولیٰ کو جو سقیم ہو کر تھی جو خواہش نفس سے پسند کر لی اور اہل حق نے
توجہ نہ ثانی کو اختیار کی جو ان دونوں میں کون محبوب کر ٹیم ہو اور کون برسر راہ سقیم اسکا
اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گویا مشکل ہو لہذا احادیث پائین کو نظر ثانی سے

دیکھنا پر غور ہو لعل اللہ بحدث بعد ذلك امر *

مشکوٰۃ المصابیح میں ہر دو عن انس قال کنا مع عمر بن مکتہ والمدینۃ فمنا
الملال وکنت رجلاً حید البصر فرائیتہ ولیس احد یزعم انہ راہ غیری فجعلت
اقول لعمرا ما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر ساراه وانا استلق علی فراشی ثم انشاء
یحدثنا عن اهل بای قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصلعاً
بالامس یقول هذا مصرع فلان عند انشاء اللہ وهذا مصرع فلان عند انشاء اللہ
قال والذي بئس بالحق ما اخطاوا المحدث والقی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحیث رواہ مسلم یعنی عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور مجین بلغنا
اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذي نفسی بیدہ لو
امرتنا ان نخيضها لاختضناها ولو امرتنا ان نضرب اکیادھا لى برك الغماد لفعلنا
قال فندبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتى تزلوا ابدان فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ہہنا وہہنا قال
ابنماط احدہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم انتهى *

ماصل یہ کہ غزوہ بدر میں هذا مصرع فلان عند انشاء اللہ اور هذا مصرع فلان فرمایا
عابکي نسبت عمر کی خبر یہ کہ والذي بئس بالحق ما اخطاوا المحدث والقی حدھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی اثر ہو کہ فاما ط احدہم عن موضع ید رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم جب اثناف بن رسا اور فکر صاحب نے قبول کر لیا ثواب غور کیجئے کہ ترکیبیں جنکی
 نسبت یثرب بن فرید بن من قتل من ابائی یوم بدر کہا گیا ہو بدر کے کشتوں کا ذکر
 کرتین اور مرثیہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان غدا کا موقع آگیا تو بلحاظ اسی قرینہ کے
 ایک آدھ لڑکی سے اس مضمون کو موزون کر کے وینا نبی بعلم مافی عند کبہ الا
 اب خیال دیکھا ہو کہ احتمال اول کو سلم مانکر اس معصومہ پر جو محاکات امرواقی کی کر رہی ہو
 بے تقصیر ایسی وارو گیر کیسی پھر احتمال ثانی ہی متعین ہو۔ فقط

عمدة المخالفین مولوی عبدالحی امام آف مسجد مولین بہان پرفضرة التعمیم
 میں بعد از بیان عبارت مرقاۃ ترقیم فرماتے ہیں اقول الاحتمال الاخیر یہ وہ مافی ثواب
 المحاکم عن انس فخرت جوار من بنی النجار وہن یقلن۔

■ ■ ■ سخن جوار من بنی النجار ■ ■ ■ یا حبذا محمد من جاہر

لأنہ ہہنا ذکر النبی صلعم فی اثناء ضرب الدف ولو کان محظور المنع ہہنا ایضا لانہ
 من الجواب عن ہزیانہ ما قال بعض الافاضل المشار الیہ فی التفصیلۃ بالانامل
 ان المنکور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولہم لکرامۃ ان یدکر فی اثناء ضرب الدف
 واثناء مثنیۃ القتلی وحرف الواو ینکون للجمع المطلق كما صرح بہ ابن الحاجب فی بحث العطف
 والجمع بحرف الجمع کالجمع بلفظ الجمع صرح بہ الغنمور تحت قول المصنف ما یقوم مقامہا
 الجمع والفا التانیث فیکون علة المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الامرین ذکر سید المرسلین
 فی اثناء ضرب الدف واثناء مثنیۃ القتلی ففی روایۃ المحاکم وان وجدا الامر الاول اعنی ضرب
 الدف فقط لکن جزء العلة لا یتبع حکم التام صرح بہ فی الحسابی فی بحث الاسباب والاعلا

فعدم المنع في رواية الحاكم لعدم العلة التامة فما ذكره عمدة الخالفين مما لا يعيب أبدا ولا يلتفت اليه
واقول لو كان مدار المنع على مزعوم الخالف العبد لم يسكت النبي صلى الله عليه وسلم
 وسلم ايضا عن المنع والانتكار على احسان بن ثابت الانصاري رضي الله تعالى عنه في
 مقال في جملة قصيدة ذكر الزرقاني في ٢٢٩ من الجلد السابع من شرح المواهب -

ويتلو كتاب الله في كل مشهد

فقصديتها في ضوأة اليوم وعند

بني يرى ما لا يرى الناس حوله

فان قال في يوم مقالة غائب

وعايج الاختلاج المذكور في ٢ من الجلد الثالث منه حيث قال ذكر ابن اسحق انه
 لما انضم المشركون لحق مالك بالطائف فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم وقد
 هوازن سالهم عنه فقالوا هو مع ثقيف فقال اخبروه انه ان اتاني مسلما اردت
 اليه اهلكه وماله واعطيته مائة من الابل فاتا مالك بذلك فركب مستحقيا فادركه
 صلى الله عليه وسلم بالبحرانة او بمكة فزعه عليه اهلكه وماله وعطاء المائة واسلم
 حين اسلامه وقال حين اسلم هذا الشعر -

في الناس كلهم بمثل محمد

ومنى تشايخبرك عما في غد

بالهمري وضرب كل مهند

وسط الهبات جاذر في مرصد

ما ان رايت ولا سمعت بمثله

او في واعطى للجزيل اذا اجتد

واذا الكتيبة عودت انيا بها

فكانه ليث على اشبال جور

فاستعمل صلى الله عليه وسلم على من اسلم من قومها انتهى - فلو كانت عمامة الامامة
 انذاك على راس العلامة لاستغله عما استعمله عليه الصلوة والسلام هذا فالبرق
 الساطع المحرق لغوار الجبال والسيف القاطع لعرق راء العضال كلام سواد بن قارب

حيث لم يدخل في الاسلام الا بهذا المقال

فاشهد ان الله لا رب غيره

وانك مامون على كل غائب

كما سياتي فيما ياتي بتايد الله تعالى وحسن توفيقه فقط

يہ تمام ذرہ در یکے ہر طرف رکھ دیجئے اور جس علی قاری کی کتاب بغیر مخالفین مکررہ
توزتے ہیں اور بخین کی زین اکلم شرح عین العلم جلد ۱۳۵ میں ملاحظہ کیجئے کہ
یہ علی قاری مخالفین کی کہان تک باری کرتے ہیں جو فرماتے ہیں ولا يجوز حينئذ و
هو كون المتغنى به قرآن اضربا ليد والدفع الخ وما يؤيد ما قدمنا الله في البخاري
لما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت الربيع بنت معوذ وعندها جواريف
فسمع احدها تنقول فينا بنى يعلم ما في غد فقال عليه السلام دعى ~~هذه~~ ^{هذه} ~~هذه~~ ^{هذه}
ما كنت تقولين **وهذه شهادة بالنبوة** فزجبرها ورددتها الى الغناء
الذي هو لهول لان هذا جرح محض فلا يقرب بصورة الله والفا علون للجمع بينهما
يصدق عليهم قوله سبحانه وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر
سبئاً عسى الله ان يتوب عليهم انتهى +

فان قيل قد وقع في حديث ابن ماجه زيادة لا يعلم ما في غد لا الله وهذه الزيادة مؤيدة
للوحيين في الجواب بان الحديث المذكور رواه البخاري وابوداؤد والترمذي من طريق
بشر بن الفضل وقد قال الحافظ ابن حجر العسقلاني في ترجمة ثقة ثبت عابد انتهى -
وحديث ابن ماجه مروي من طريق حماد بن سلمة بن دينار وهو ان كان ثقة لكن له اها
فان البخاري لا يروي عنه وسلم في صحيحه وان روى عنه في الشواهد لكن لا يروي
في الاصول الا انه مروي عن ثابت وهما لم يروى عن ثابت قال الذهبي في ميزان

الاعتدال في ترجمة وكان ثقة له ارهام انتهى - وقال الحافظ العسقلاني ثقة عابداً
اثبت الناس في ثابت وتغير حفظه باخوه انتهى - زين الحكم في عبارت من اگر کوئی ایدو
سوجھے تو اوسکے عبارت سے ہمارا پاک ہو میں تو بہت سی ضرورت فقرہ و ہذا شہادۃ
بالنبوة سے بھی سورہ بقرہ تعالیٰ مدعا پر مستقیم و ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم

تنبیہ علامہ ابو الفیض شرح المسند من تحریر فرماتے ہیں ^{۱۳۷} ^{الزرقانی} ^{روى عبد}
فی مصنفہ عن هشام ابن حسان عن انس ابن سیرین قال سالت ابن عمر اقرء
مع الامام قال انک لضم البطن یکنیک قلة الامام انتهى اسکی زیادہ تشریح کی
بیان کوئی ضرورت نہیں بیان آئندہ کو ملاحظہ فرماتے۔ روح البیان جلد ۱۱
میں ہر دو جی ان مالک بن الصیف من اخبار الیہود و رؤسائهم خرج مع نفیر الی مکة
معاندين لیسألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اشیاء وكان رجلاً سمیناً فأتی
رسول الله بمكة فقال له عليه السلام انشدك بالذي انزل التوراة علی موسى هل
تجد فیہا ان الله یبغض الجبر السمین قال نعم قال فانت الجبر السمین وقد سمعت من
ما کلتک التي تطعمک الیہود و لست تصوم ای تمسک فضعک القوم فجعل مالک بن
الصیف وقال غضب ما انزل الله علی بنی من شیء الخ قال السعدی

چنین پرستم آدمی یا خمی

باندازہ خورزاو اگر آدمی

کہ یرسعدہ باشد ز حکمت ہی

ندارند تن پروران آگهی

ایضاً منہ قال الامام البخاری فی مقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان الله یکره
الجبر السمین و فی التوراة ان الله لیبغض الجبر السمین و فی ردایۃ بیغض القاری

السمین قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ما اقل مہین قط الا ان یکون محمد بن الحسن
 فقیل لم ولم قال لانہ لا یفکر والعاقل لا یخلو من احدی حالتین اما ان یمام لاخرتہ
 ومعارفہ اولدنیاه ومعاشہ والشح مع الهم لا ینقذ فانی اخل من المعین صار فی
 حدالہما ثم بعقد الشح امر انتہی۔ **علام محمد ناویری** وغیرہ نے غنیمت بطنی
 کے مقتضی سے جو لکھا اوسمین تو گویا وہ مرفوع القلم ہو مگر ایک اور تاز سے سوتے خواہ مخواہ
 کے مراد می مولوی نور محمد درس مدرسہ انجمن اسلام سوت کو اسکے تنقید شحم اور ضحاکست
 بطن نے کس سرحد پہنچی تک پھونچا یا کہ استغنا کے مٹ پر خود کی تقریری تائید میں
 تحریر فرمایا ۳ حدیث صحیح بخاری شریف قالت ربیع بنت معوذہ اخ فقال دعی
 هذا وقولی ما کنت تقولین فی اللغات قالوا انما منعہن کراہۃ ان یسند علم الغیب
 الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعلم الغیب الا اللہ انتہی۔ اور اس وقت تک
 باوجود مدرس ہونیکے اتنا اصلا معلوم نہ ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللغات**
 ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۳ میں اسی حدیث کے نیچے معارف فرمایا ہو وگفتہ اند کہ شیخ حضرت
 ازین قول بحیث انت کہ دروی اسناد علم غیب بہت باحضرت پس آنحضرت را خوش آمد ہی
 ویسے ہی گفتہ اند کا مراد فقط قالوا یہاں فرما کر اشارہ اسکے ضعف پر کرو یا ملاحظہ فرما
 آئندہ میں علامت^{۳۲} و علامت^{۳۳} و علامت^{۳۴} لیکن ایسے اشارے کے باہم بہت
 دوامی محروم رہا کرتے ہیں فدلیل الخصیم اللعیم الشحیم لا یمن ولا یغنی
 من جوع ۴

رابع وما تدری نفس بای ارض تموت اسکی فطریہ تفسیر میں ایون کہی کہ کمالا
 تدری فی ای وقت تموت قریب میں علامت^{۳۵} کی دو حد شین گذرین نہیں ایک

کا لفظ هذا مصرع فلان عند انشاء الله اور دوسرے کا لفظ هذا مصرع فلان و يضع
يد على الارض ههنا وههنا هو۔ علی قاری اپنی شرح میں یہین پر فرماتے ہیں۔
حتی عند سبعین اول کاروی نوالذی بعثه بالحق ما اخطوا الحدود التي حدھا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بیان کرتا ہوا اور ثانی کا فاما ما احدثهم عن موضع ید
رسول الله کہتا ہوا ما ما ط کی شرح علی قاری نے مرقاۃ میں یہ کی مازال و بعد و
تجاوزا سبعین زمان و مکان کی تعیین و تصریح آپکی ہر جوتہوت مقصور و مدعا کو کافی و روانی
ہو تا ہم غلا و برین کو ہو تو موجب اطمینان قلب صافی ہے بنا برین روایات ذیل کو مبنی و
ناظر ملاحظہ کرنا پر ضرور ہو۔

مسئلہ مختصر الوقایہ میں ہر الحج فرض الغ فی العمرۃ علی الفور انتہی شرح

الیاس میں ہر قولہ علی الفور هذا عند ابی یوسف و هو اصح الروایتین عن ابی
حنیفۃ و عند محمد و الشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعه التاخیر بشرط
ان لا ینوتہ فان اخر حتی مات اثم بالتاخیر و عند الشافعی لا یأثم بالتاخیر وان مات
عند ابی یوسف یا اثم بالتاخیر عن العام الاول وان اداہ فی العام الثانی انتہی
بنا بر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دوم تک بھی موجب اثم ہو پھر
باوجود فریضت حج کے سترہ نو میں تاخیر نہ ہو ایسے حج میں سترہ دس تک بالنسب و رتیج
کسی امر کی تعمی جبکہ دفعہ و رختار میں یون کیا گیا کہ فرض الحج سنہ تسع و امنا اخرہ
تلبہ الصلوۃ والسلام لعشر بعد مع علم ببقاء حیاتیہ لیکن التبلیغ انتہی۔

اس سے واضح ہو کہ علم فی ای وقت ثبوت کا آپکے واسطے ثابت ہے علامہ عینی
نے رفرقا کتھا لہی شرح کتر الدقایق میں بعد ایک تقریب کے تفسیر فرمایا ہوا

ما قال بعضهم انه عليه السلام قد علم انه يدرك الحج قبل موته فليس بشئ اسكاه
من قبل لا طائل تحته قراره يكرر روايات ذيل مدية ناظرين كونه پر مکتبی ہوتا ہوں وبالذات
مشکوۃ المصابیح میں ہر وعن ^{۱۳۹}ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله عز وجل فرغ الى كل عبد من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه
رواه احمد في امور خمسة **مقدرات** بين انسابی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات کے بھی ہیں
مسیر اولیاء کرام کو بھی اطلاع ہوتی ہو فضلا عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام اوی ^{۱۴۰}مشکوۃ
میں ہر وعن عائشة قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنده اذا قبلت
فاطمة ما تخفی مشیتها من مشیة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما راها قال
مرحبا بابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکت بکاء شديدا فلما رأى حزنها سارها
الثانية فاناها في تضحك فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سالتها عما سارک
قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي قلت عزمت
عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الاول
فانه اخبرني ان جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وانه عارضني به العام
مرتين ولا ارمي الا الاجل قد اقرب فالتقي الله واصبري فاني نعم السلف انالك
فبکیت فلما راى جوعی سارني الثانية قال يا فاطمة لا ترضين ان تكوني سيدة نساء
اهل الجنة او نساء المؤمنين وفي رواية فسارني فاخبرني انه يقبض في وجهي فبکیت
ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت متفق عليه وعن جابر قال لما
حضر احد وعاني ابي من الليل فقال ما ارا في الامم قتولا في اول من يقتل من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم واني لا اترك بعدي اعز علي منك غير نفس رسول الله

صلى الله عليه وسلم وان على ديننا فاقض واستوص باخوتك خيرا فاصبحنا فكان
اول قتيل ودفنته مع آخر في قبر رواه البخاري انتهى *

قائمة ابن حجر مكي رحمه الله تعالى صواعق المحرقة من نقل فرامته من واخرج

ابن سعد عن ابن شهاب قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رؤيا فتقصها
على ابي بكر فقال رأت كافي استبقت انا وانت درجة فسبقتك بمقاتلين ونصف
قال يا رسول الله يقبضك الله الى سعة ورحمة واعيش بعدك سنتين ونصفا
وكان كما عبر فقد عاش بعد سنتين وسبعة اشهر واخرج الحاكم عن ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما وعن علي انه مثل وهو على المنبر بالكوفة عن قوله تعالى رجال صدقوا
ما عاهدوا الله عليه فهم من قضي غيبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا قال اللهم
اخفف اكل هذه الآية تزلت في وفي حمزة عني وفي عبيد بن الحارث بن عبد المطلب
فاما عبيد بن قضي غيبه شهيدا يوم بدر وحمزة قضي غيبه شهيدا يوم احد اما
انما انتظر اشد تيمنا يخضع من هذا واشابيد الى الحية وراسه عهد عهد الى
حبيب بن القاسم صلى الله عليه وسلم فلما كانت ليلة الجمعة سابع عشر
ربيعان سنة اربعين وكان في هذا الشهر يقطر ليلة عند الحسن وليلة عند الحسين
وليلة عند عبد الله بن جعفر لا يزيد على ثلث لقم ويقول احب ان القى الله تعالى
وانما يصير اكثر الخروج والنظر الى السماء وجعل يقول والله ما كنت وما كنت
والله الميلة التي وعدت واقبل عليه الارض يومئذ في وجه فطره وا من فقال دعوا
فان هن نوائج الي ذكره - انتهى - شيخ عبد الحق وطلوي رحمه الله
تعالى ما ثبت بالسنة في ايام السنة من نقل فرامته من وعن ابن عمر رضي الله تعالى

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین ^{سنة}
 من مہاجرہ و رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب وابن عساکر انتہی ابن حجر مکی
خیرات الحسان فی مناقب السفہان من تحریر فراتے بن و مما یصلح الاستدلال
 بہ علی عظم شان ابی حنیفہ ما روی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال ترفع زینۃ
 الدنیا ستۃ خمسين ومائة و سن ثم قال شمس الائمة المکررہ ان هذا الحدیث
 محمول علی ابی حنیفہ لانہ مات فی تلك السنة شیخ قمی **الہدایہ** ص ۱۵۱
ثمرات الاوراق جلد ۲ ص ۱۵۹ من تحریر فراتے بن حکیمان شخصاً جاء الی الشیخ
 عز الدین ابن عبد السلام الشافعی سلطان العلماء فقال رائیتک فی المنام
 تشدد و کنت کذی رجلین رجل صحیۃ و رجل رمی فیہ الزمان فثقلت قلوب
 فسکت ساعة ثم قال اعیش ثلاثاً وثمانین سنة فان هذا الشعر اکثر عزہ و قد
 نظرت فلم اجد بیتی و بینہ نسبة فانی سی و هو شیعی و طویل و هو قصیر
 و شاعر و لست بشاعر و انا سلع و هو خراعی و شامی و هو حجازی فامر بین الا
 الس فاعیش مثله فکان کذاک انتہی شیخ اسماعیل الرفعی **مراسد نقباء**
روح البیان من ارشاد فراتے بن ^{۱۵۱} أخبر شیخی و سندی فی خبریۃ عن وقت
 وفاته قبل عشرين سنة فوق کما قال و ذلک من امادات و راتۃ الصحیحہ انتہی
 قد سے قبل از وفاتہ شریف ماوات نبویہ میں یہ ڈھنگ پیدا ہو گیا تھا کہ قولاً یا فعلاً وہ
 برتاؤ کر جاتے تھے جس سے دعاۃ ہر پائی جاتی تھی لآن بقیت الی قابل لا صون
 لتاسع اور لآن بقیت الی قابل الاظہر من قواعد الخلیل اسی کی نظار سے ہے
 علامہ دیار بکری اپنی تاریخ خمیس ^{۱۵۵} میں دہری کی حیاء البھوان سے

نقل کرتے ہیں وغیرہ ^{۱۵۵} فی حجة الوداع ثلاث وستين بدنة واعتق ثلاث وستين رقبة
 عند منى ^{۱۵۶} انتھی۔ **روح البیان** میں ہر دستنبط بعضهم عمر النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم من قوله ولن يؤخر الله نفساً انا جاء اجلها والله خبير بما تعملون ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹</}

انه سافر مع علي الى صفين فلما حاذى نينوى نادى صبرا يا ابي عبد الله بشط الفرات
قلت ما ذا قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثني جبرئيل ان الحسين يقتل بشط
نهر دجلة في قبره من تربة رواه ابو نعيم. وعن اصبع بن نباتة قال اتينا مع علي على
موضع قبر حسين فقال ههنا مناخ دكا بهم وموضع رجالهم ومهراق دمائهم فتية
من نحرهم يتلون بهذا العرصة يبكي عليهم السماء والارض رواه ابو نعيم. وعن
من عباس رضي الله تعالى عنهما قال ما كنا نشك واهل البيت متوافرين الحسين
يقتل بالطف رواه الحاكم في المستدرک انتهى.

مشكوة المصابيح من مرو عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة
ثم يموت فيدفن معي في قبري فاقوم انا وعيسى بن مريم في قبر واحد بين ابي بكر وعمر
رواه ابن الجوزي في كتاب الوفاء. وعن عبد الله بن السلام قال مكتوب في التوراة
صفة محمد وعيسى بن مريم يدفن معه قال ابو داود وقد بقي في البيت موضع قبر
رواه الترمذي انتهى. **علامة مهدي فاسى حرمه تعالى طالع السرات**
شرح دلائل الخيرات من تحريفه من روى مالك في موطأ عن يحيى
بن سعيد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت رايت ثلثة اقمار سقطن في حجرتي فنقصت
رؤياي على ابي بكر الصديق قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفن في بيتها
قال لها ابو بكر هذا احد اقمارك وهو خيرها ولفظه عند مؤلف الدلائل قالت عائشة
رايت يعني في المنام ثلثة اقمار سقطا في حجرتي فنقصت رؤياي على ابي بكر فقال
يا عائشة ليدفن اللام للقم في بيتك ثلثة هم خير اهل الارض وقوله فقال ليدفن

الى قوله الارض غير ثابت في اللوطاء من رواية يحيى بن يحيى الليثي الاندلسي وهو
 ثابت في غيرها حسب ما اشار اليه صاحب المشرق فلما توفي رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ودفن في بطنى قال لى ابو بكر تديفنا على صدق رؤياها وصحة تقبيرها هذا المدفن
 واحد من اقدارك وهو خيرهم صلى الله عليه وسلم انتهى. ملخصاً فقيهه ابو الليث
بستان العارفين من تحريره من علامات ابو بكر ودفن في قبيلتها هو القبر الثالث
 وعلامات عمر ودفن في قبيلتها هو القبر الثالث انتهى حريقه الاحباب في معرفة الاصحى
 من مروى ذلك يقول حسان بن ثابت رضى الله تعالى عنه.

صديقه ثم بعد عمر

اكرمهم ربنا وقد ذكروا

واجتمعوا في المصاة اذ قبروا

رسول رب العلى وصاحبه

ثلاثة برزوا بفضلهم

عاشوا بلا فرقة حيا قم

شكوة المصاحج من مروى عن عائشة قالت كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول الله

صلى الله عليه وسلم راني واضع ثوبي واقول انما هو زوجي وابي فلما دفن عمر معهم

فوالله ما دخلت الا وانا مشدودة على ثيابي حياء من عمر واه احمد انتهى روح المصاحج

من مروى عن مالك واستشهد بذلك وقال لا اعرف اكبر فضل لابي بكر وعمر من

انما خلقا من طينة رسول الله صلى الله عليه وسلم لقرب قبرهما من حضرت الروضة

المقدسة المنفصلة على الاكوان باثرها انتهى. **مذكرة قرطبي** من مروى قال ابو عاصم النبيل

ما نجد لابي بكر ولا لعمر رضى الله تعالى عنهما فضيلة مثل هذا ان طينتهما طينة

رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال محمد بن سيرين لو حلفت حلفت صادقا بارا

غير شك ولا مستثنى ان الله تعالى ما خلق عهدا صلى الله عليه وسلم ولا ابا بكر وعمر

الامن طينة واحدة ثم ردهم الى تلك الطينة قال المؤلف ومن خلق من تلك الطينة
 عيسى ابن مريم عليه السلام انتهى مطالع المسرات ۹۲ من ہجرات الثلثة ۱۱۰
 الرابع وهو عيسى عليه السلام وان كان يدفن في بيتها ايضا لان الثلثة كلهم ماتوا في حياتها
 والرابع انما ياتي في آخر الزمان انتهى۔ زمخشری ربيع البار من نقل كرسے من عن
 النبي صلى الله عليه وسلم يموت عيسى بن مريم بهيئة فيدفن الى جانب قبر عمر فطوبى
 لابی بكر وعمر فانهما يجتزمان بين نبين انتهى۔ مسح لازم شرح فقہ الاکبر میں
 علی قاری رحمہ الباری بھی حضرت شمس الدین کو مبارکباد فرماتے ہیں۔ عبارت یہ ہو فہنشا
 للشيخين حيث اكتموا بالنبين انتهى۔

یا بچکلہ علوم پنجگانہ میں کے یہ وہ پورے چار علم ہیں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اطلاع قریب زمانہ کے علماء و موجودین کے علماء نے بھی مانی ہوا تھا ہی نہیں اولیاء کو بھی
 شامل کرویا ہو مولانا محمد حسن صاحب بھلی نے تیسیق النظام فی مسئلہ الامام
 میں حدیث جبریل میں ان اللہ عنہ علم الساعة پر حاشیہ میں یوں چڑھایا ہوتا
 قولہ ان اللہ عنہ علم الساعة ان هذه غیوب ختمہ لا یعلمها الا هو وقد مطلع علی
 ما وراء الساعة بعض من یخص من عباده المخلصین من الانبیاء والاولیاء انتهى۔
 اب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اس میں مختلف ہیں بعض علماء منکر ہیں اور
 بعض معترف۔

خاص ان اللہ عنہ علم الساعة ما قعہم میں ہوضات تمام گزر چکا ہو کہ
 یہ علم خداوند پاک نے صاحب بولاک کو عنایت کیا ہوا ہو علاوہ بران یہ جو شیخ محمد بن شمس
 رحمہ اللہ تعالیٰ محاسن الاخیار فی الصلوۃ علی المختارین نصبن اسماء بنوہ تہذیر

زمانه من عالم الغيب بالنسبة اليه باظهاره تعالى عليه من علم الساعة وما يكون
 في البرزخ والمختبر وغير ذلك لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارضى من ربي
 فهو امين غيبه المكتوم انتهى - **علامة عزيزي سراج المنير شرح جامع صغير**
 جلد ١٣٢ من تحرر زمانه من قبل انه صلى الله عليه وسلم اعلمها بعد انتهي
 سيد خير الدين آل كوسي زاوه نحالية المواقف من تحرر زمانه من قبل
 يجوز ان يكون الله تعالى قد اطلع عليه المصطفى عليه الصلوة والسلام على وقت
 قيامها وارجب عليه كتمه ويكون ذلك من خصائصه صلى الله عليه وسلم انتهى
علامة شيخ حسن باداغجي حرمه تعالى حاشية البين شرح اربعين
من اربعين ابراهيم شيرخيتي حرمه تعالى فتوحات وميه شرح اربعين نووي
 من تحرر زمانه من فان قيل قوله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة
 كما بين يدل على ان عنده من اعلم والآيات تقتضي ان الله تعالى منفرد بعلمها
 فالجواب كما قال الحلبي ان معناه انا النبي الاخير فلا يليني نبي آخر وانما تليني
 القيمة والحق كما قال جميع ان الله سبحانه وتعالى لم يقبض نبينا عليه لصلوة والسلام
 حتى اطلعه على كل ما ابهمة عنه الا انه امر بكم بعض والا غلام ببعض انتهى
شرح المقاصد من ابو منصور الماتريدي تليداني بكر الجرجاني حقا
 سليمان الجرجاني تليد محمد بن حسن الشيباني رحمه الله تعالى انتهى -
كشف الظنون من بو تاديات اهل السنة لا امام ابى منصور محمد بن محمد
 الماتريدي الحنفى المتوفى سنة ثلث وثلثين وثلثمائة قال الشيخ عبد القادر في
 الجواهر المضية وهو كتاب لا يوازيه فيه كتاب بل لا يدانيه شيء من تصانيف

من سبقه في ذلك الفن انتم هي ابو منصور ما تريد في حكي بدولت ہم ما تريد یہ کے
خطاب کے متنازعین اوسے اپنی تاویلات میں جسکی جہالت کشف الظنون سے بفرمودہ
شیخ عبد القادر قدس سرہ ثابت ہو چکی ہو آیہ وعنده مفاتيح الغيب کے نیچے تحریر فرماتے
ہیں و رسول الله يعلم ذلك الا في حق الساعة فانه لو يطلع عليها احد الا ان يقال
بان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يؤذن له بالتكلم ولا بقول شيء الا من جهة
الوحي من السماء انتهي۔ ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل عن ترمین الرشید و تحلیل ص ۲۴۵ و ۲۴۶
روح البیان جلد ۲ ص ۳۸۹ پر آئے یسئلونك عن الساعة ايان مرسها کے نیچے
ہو وقد ذهب بعض المشايخ الى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرف وقت الساعة
باعلام الله تعالى وهو لا ينافي الحصر في الآية كما لا يخفى انتهي امام قسطلانی ج ۱ ص ۱۸۹
تعالیٰ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۸۹ میں تحریر فرماتے ہیں (ولا
يعلم متى تقوم الساعة) احد (الا الله) الامن ارتضى من رسول فانه يطلع على
ما يشاء من غيبه والولي تابع لما اخذ عنه انتهي۔ اور پر علامت میں گذر چکا ہو کہ
ازین رسول محمد است علیہ السلام انتہی۔

پس حصول علم قیامت ثابت ہو گیا و اسے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
اس حیثیت سے کہ امام المکرمین اور عمدۃ المحدثین وغیرہا کی بیہودہ گوئی اور ہرزہ دہانی
قابل اعتنا ہی نہ رہی علامت کے واسطے ترجمہ کی اصل عبارت علامت کے پیش نظر
یکھ کر انھیں مولوی احمد علی صاحب کی وہی بنا ہی مطبوعہ مطبع احمدیہ دہلی کے
ص ۱۹۰ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متى تقوم الساعة لا الله کے نیچے ہی علامت
امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجئے کہ سید یون کو علم حدیث و احادیث

تھوڑی مدت ہوئی خدا کی رحمت کو بھوسپنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب مدظلہ
نے گویا ہمارے مدعا پر دستخط اور مقصود پر مہر کر دی کہ جناب رسالت مآب کو علم وقت قیام
قیامت کا عنایت ہوا ہر اتنا ہی نہیں بن والولی تابع لہ یاخذ عنہ میں شیخ عبد الحق
دہلوی کے فرمودہ مگر آنکہ وہی تعالیٰ از خود کسی را بوقی والہام بداند کی طرف اشارہ
جسکو سدی عبد الغریز سے صاحب کتاب الابریز نے علامت^۱ میں صاف ستھرے
بولوں میں بیان کر دیا اسی پر علامت^۲ تفسیر احمدی کی عبارت لکن بیوزان یعلمها
من یشاء من محبة واولیائہ بقسمة قوله ان الله علیم خیر عل ان یکون الخیر بمعنی
المختار دل ولیل ہو اور کیون نہ ہو کہ فاضل شعوانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقولہ مثلاً جمع الہیات
سے علامت^۳ میں ملاحظہ سے گذر چکا ہو پھر بھی علامت^۴ اور علامت^۵ سے
ذابل نہ رہا چاہئے اور علامت^۶ ملاحظہ میں آویگی ۛ

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیاء کے ہر چیز اور جمیع شہاد کے عالم ہونے کا اثبات
مدلل بایات واحادیث سرور کائنات و اقوال علماء ثقاة ہوتا ہو ۛ
معالم التشریل میں آیہ و علم آدم الاسماء کلہا کے نیچے ہر قول ابو عباس
و مجاہد و قتادہ علم اسم کل شیء حتی القصص و القصیة و قیل اسم ما کان و
ما یکون الی یوم القیامۃ انتہی۔ علامہ شیخ سلیمان حمل رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات
الاحمدیہ شرح قصیدۃ الہمزیرہ میں دوران شرح۔

الث ذات العلوم من عالم الغیب | ومنہا لآدم الاسماء

میں بعد ایک تقریر و پذیرے کے تحریر فرماتے ہیں فاصل الفرق بین نبینا و بینہ ان نبینا علم
الاسماء و المسامیات کلہا انتہی عارف ربانی امام شعرائی رحمہ اللہ تعالیٰ الیوس

و الجوامع ^{۱۹۲} امین تحریر فرماتے ہیں فان قلت قلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل
 من ابیہ آدم علیہ السلام واقوی استعدادا منه مع انہ فرج من آدم علیہ السلام فالجواب
 كما قال الشيخ فی الباب الخامس من الفتوحات انه انما کان افضل من ابیہ آدم علیہ السلام
 لانه کان حاصلًا لالفاظ الاسماء ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملًا لمعانیہا
 وهی جوامع الکلم المشار الیہا بحديث او تیت جوامع الکلم فمن حصل علی الذات حصل
 علی الاسماء وكانت تحت حیطة علمه ومن حصل علی الاسماء لا یكون محصلًا للذات
 الذی هو المسمی انتهى ولنعم ما قیل۔

عجب نبود اگر فرزند پتر از پدر گردد ❖ کہ عطر صندل افزون تر ز صندل میدہد
 روح البیان جلد ۴ ^{۱۹۳} مت ۴ اور معالم التزیل میں ہر والا حاطة العلم بالشی من جمیع
 جہاتہ انتہی۔ ان عبارت سے صاف متبادر ہو کہ اسناد اور مسامات ہر دو من جمیع الجہات
 آپ کو معلوم ہیں وہو المراد ❖

روح البیان جلد ۴ ^{۱۹۴} مت ۴ میں ہر و کذا صار علمہ محیطا بجمیع المعلومات الغیبیة
 الملکوتیة کما جاء فی حدیث اختصاص الملئکہ انه قال فوضع کفہ علی کفتی فوجدت
 بین ثدیی فعلت علم الاولین والآخرین وفی روایة علم ما کان وما سیکون انتہی۔
 محدث و ملوی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح سفر السعادیة ^{۱۹۵} مت ۴ میں فعلت ما فی السموات
 والارض کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں و حاصل شدہ مرا علم ہر چیز کہ در آسمان و زمین است
 کنایت است از حصول تمام علوم کائنات علوی و سفلی۔ انتہی۔ اسکے ترجمہ مصباح اللہ
 کے ^{۱۹۶} مت ۴ میں ہر فعلت ما فی السموات والارض پس منکشف ہوا اور مجھ کو حاصل ہوا علم
 ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہر چیز کہ کنا پڑ چکا ہے اسے یہی تمام علم کہاجاتا

علوی و سفلی کے انتہی۔ مشکوٰۃ المصابیح میں فقرہ فعلت ما فی السموات والارض
 پر علامہ طہیسی نے حاشیہ لکھا ہر قولہ فعلت ما فی السموات والارض يدل على ان
 وصول ذلك الفيض صادر سبب العلم ثم استشهد بالآية والمعنى انه تعالى كما ارى
 ابراهيم ملكوت السموات والارض وكشف له ذلك فتح على ابواب الغيوب حتى علمت ما فيها
 من الذوات والصفات والظواهر والمغيبات انتهى۔ اور علامہ شیخ زین العرب
 نے شرح مصابیح میں تحریر فرمایا ای کما ارى ابراهيم ملكوت السموات والارض
 وكشف له ذلك فتح على ابواب الغيوب حتى علمت ما فيها كلها انتهى۔ حضرت
 محدث و علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں تحریر
 فرماتے ہیں فعلت ما فی السموات والارض۔ پس ہر جہہ ہر پہلو ہر صوبہ و زمین
 ہو و عبارت بہت از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ ان انتہی ہے۔

مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ ص ۱۸۱ میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ انی
 لاعرف اسمائهم واسماء ابائهم والوان خيولهم رواہ مسلم کی شرح میں لکھا ہوا ہونے
 مع کونہ من المعجزات دلالة على ان علمه تعالى محيط بالکلیات والجزئيات من الکائنات
 وغیرہا انتهى۔ اس عبارت میں فقط تعالیٰ بعد علمہ کے ذات قلم ہر جہے علم را اعلام
 سوق کلام سے دریافت کیے ہیں تاہم اور عبارات صراحہ دلالات موجود ہیں۔
 شیخ سلیمان جبل رحمہ اللہ تعالیٰ فتوحات الاحمدیہ میں قول ہر صوبہ ہر صوبہ
 [وسع العالمين علماً وحلاً] [فهو بحول رقيقه الاعيا ع]

کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ اسی وسیع علمہ علوم العالمین الاکثر والجن والملئک
 لا ر اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم کلمہ فعل علم الاولین والآخرین ماکان وما یكون

وحسابك علمه بعلوم القرآن وقد قال الله تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء انتهى نعمين
نے اسی میں سے پر تحریر فرمایا ہو ولا ان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تتعلق بالمغیبات
بدلیل فعلت علم الاولین والاخرین فی الحدیث المشہور ولا نہ اختص بہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حیث الاحاطة والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات انتهى ۴

حضرت محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتاب مدارج النبوة کی
ابتدائی ہی بسم اللہ کے بعد یوں کی ہو ہوا الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء
علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتملہ بر حمد و ثناء الہی است تعالیٰ وقتہ جس کہ در کتاب مجیدہ
کبریا فی خود بیان خواندہ وہم متضمن لغت و وصف حضرت رسالت پناہی است صلی اللہ علیہ
وسلم کہ وہی سبحانہ اور ابدان تسمیہ و توصیف نمودہ الخ وهو بكل شیء علیم روی صلی اللہ
علیہ وسلم و انما ست ہیمہ چیز از شیونات ذات الہی و احکام صفات حق و اسما و افعال و آثار و
بجميع علوم باطن و ظاہر اول و آخر احاطہ نمودہ و مصدوق و فوق کل ذی علم علیم شدہ
علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا انتهى مرحوم مولانا عبد اللہ صاحب
اعلیٰ مدرس مدرسہ مسجد جامع ممبئی اپنے رسالہ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول
کے ۱۳ پر فصل الخطاب کے اور صاحب فصل الخطاب نے علامہ قیصر نقی شارجہ خصوص سے
نقل کیا ہو ولا یغیب عن علمہ صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء
من حیث مرتبہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیا کو من حیث بشریۃ انتہی ۵
شیفگان سماع فضائل سید المرسلین اور فرشتگان اسفار شامل بزرگان دین اگر
چندے اور بھی تتبع کتب دینیہ اور اسفار یقینیہ کا کریں تو اس قسم کے روایات کثرت ملاحظہ
کر سکتے ہیں اما بغور سے۔

و رباع ز سامان گل و لاله کی نیست چہ چیزی کہ درین فصل بجا رست دماغ است
خداوند پاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق رشاد کی درخواست پر ضرور ہر شریعت
غرامین لایہی اور کو نظر انداز کیا نہیں ہو پھر مسئلہ طے نہیں تو بمصدق۔

ہر چہ بہت از شامت ناسازی اندام است چہ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست
اگر تصور ہو تو کمالاش کا اور فتور ہو تو آنکھ کا فقط چہ

مجھے بنا چاری شکایت کرنی پڑتی ہی در بیان کے ایک بد بخت دل سخت کوتاہ اندیش
پورے یکیش نے کہا کہ ایسے عقیدے تو صوفیوں کے ہوا کرتے ہیں ہم خاک بہین ناپاک
بدخواہ صوفیہ صافیہ کر کے ذیل میں دو حدیثیں درج کرے دیتے ہیں انہیں کی دوسری
حدیث جو محتاج شرح نہیں ہوا ہے بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تشریح ایک
جلیل القدر فقیہ نبی سے نقل کیے دیتے ہیں وہ یہ ہو چہ

فسانی شریف مطبوع نظامی شریف روایت فی مقامی هذا کل شیء وعدتہ
کی شرح جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے زہر الربیٰ بن علامہ اکمل الدین
حنفی صاحب غنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ نقل کی ہو قولہ فی مقامی يجوز
ان یکون المراد به المقام المحسوس وهو المنور ويجوز ان یکون المراد به المقام المعنوی وهو
مقام المکاشفۃ والقبلی بالحضرات النعمۃ الی عبارۃ عن حضرت الملك والنکوت
والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانه البرزخ الذی له التوجه الی کل
المنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوة اللہ وسلامہ علیہ انتہی۔

شرح العقائد من ذکر والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواہرہا
سالمہ فیہ عنہا دلیل قضی انتہی۔ اور مقدمہ نظم الفرائد من ہر دستاوی من

الاصول والمبانی التي تؤخذ منها العقائد الدينية أنّ النصوص تحمل على ظواهرها في كل مكان محاطة بدائرة الامكان انتهى۔ شیخ الاسلام ابن وقیق العبد المذنب
 باحادیث الاحکام میں ایک جائے پر تحریر فرماتے ہیں ولما علم ان التاویل صرف اللفظ
 عن ظاهره وكان الاصل حمل اللفظ على ظاهره كان الواجب ان يعصم التاویل بدلیل
 من خارج لئلا يكون تركا للظاهر من غير معارض انتهى۔ اور دوسری جائے میں
 لکھتے ہیں يجب العمل بالظاهر لا لمعارض من خارج فان ابدى معارضا يمنع من
 الظاهر والا فلا عذر وهذا الحكم اعنى وجوب العمل على الظاهر لا لمعارض ظاهر
 لا يختص بالظاهر فان القياس ايضا يوافق في ذلك الا ان الظاهرى اولى بالانزاع
 انتهى۔ اور سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ الامام حکم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میں
 ارشاد کرتے ہیں قال زاعم الوحي فيما جاء من الاحاديث ما اول بالالهام قلت قال اهل
 الاصول التاویل صرف اللفظ عن ظاهره بدلیل فان لم يكن دليل فلا تاویل ولا دليل
 على هذا فصول بالمحدث انتهى۔ علامہ ۲ تا ۲۱۰ کو پیش نظر رکھ کر اوپر کی نصوص کو
 مصروف عن الظاهر کرنے کے لئے مخالفین کو ضرور ہو کہ و لا تل قطعہ پیش کریں و بدو نہ
 حرط القتا و ۲۱۰

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہے جو شیخ احمد بن محمد مبنی نے حدیثہ الافراح
 لازالہ الا تراجم کے متن میں اور علی قاری رحمہ الباری نے شرح شفا قاضی
 عیاض جلد ۱۳ میں اور علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری شرح
 صحیح بخاری جلد ۲ متن میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح
 بخاری جلد ۳ متن میں اور مولانا کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ

من نقل كى برو عن محمد بن كعب القرظي قال بينما عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه ذات يوم جالسا اذ مر به رجل فقيل له اتعرف هذا الماريا امير المؤمنين قال من عبد الواسع بن قارب الذي اتاه ربه من الجن بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فان ركن سواد بن قارب رجلا من اهل اليمن له شرف وكان له سر من الجن فامر له عمر بن الخطاب فقال له انت سواد بن قارب قال نعم يا امير المؤمنين قال فانت الذي تراك رؤيتك بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قال فانت على ما كنت عليه كحانتك قال فغضب غضبا شديدا وقال ما استقبلني بهذا احد منذ اسلمت يا امير المؤمنين فقال عمر يا سبحان الله ما كنا عليه من الشرك اعظم مما كنت عليه من كحانتك فاخبرني باتيان رؤيتك بظهور رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم يا امير المؤمنين بينما انا ذات ليلة بين النائم واليقظان اذا نرى فضا بيني وبينه و قال قم يا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل ان قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوا الى الله عز ذكره والى عبادته ثم انشاء يقول -

وشدها العيس باقتابها

عجبت للجن وقطابها

ما صادق الجن ككذابها

تعوون الى مكة تبغى الحدى

ليس قايما بها كازنا بها

فارحل الى النصفوه من هاشم

قلت - - زعمى في اسميت فاعسا ولم ارفع بها قال راسا في كانت السيلة الك

انا في نصر بيني وبينه وقال قم يا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل

ان قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوا الى الله والى عبادته ثم انشاء يقول -

وشدها العيس باكوارها

عجبت للجن وتخبأرها

<p>تقوى الى مكة تبغى الهدى فارجل الى الصفوة من هاشم</p>	<p>مامونوا لجن ككفارها بين روايتها واجارها</p>
<p>فقلت رضى اجمع فاني امسيت ناعسا ولم ارفع بما قال رأسا فلما كانت الليلة الثانية اتاني فصرخ بي برجله وقال قم يا سوار بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان كنت تعقل ان قد بعث رسول من لوى بن غالب يدعوك الى الله والى عبادته وانشأ يقول -</p>	
<p>عجبت للجن وتجسسها تقوى الى مكة تبغى الهدى فارجل الى الصفوة من هاشم</p>	<p>وشدها العيس باحلاسها ما خيرا لجن كاجاسها واسم بعينيك الى راسها</p>
<p>قال فاصبحت وقد امتحنت الله قلبي بالاسلام فجلت ناقتي واتمت الى المدينة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس حوله كعرب الغرس فلما اتي قال مرحبا بك يا سوار قد علمنا ما جاء بك فقلت يا رسول الله قد قلت شعرا فاسمع مقالتي فقال هات فانشاءت اقول -</p>	
<p>اتاني بخي بين هدى ووقد ثلث ليال قوله كل ليلة فشمرت عن ذيلي الازار ووسطت فاشهد ان الله لا رب غيره وانك ادرني المرسلين وسيلة فمرابما ياتيک يا خير من مشى وكن لي شفيعا يوم لا ذوشفاة</p>	<p>ولم يك فيما قد بلوت بكاذب اناك رسول من لوى بن غالب بي الذ علب الوجنا بين السباسب وانك مامون على كل غائب الى الله يا ابن الاكرمين الاطائب وان كافي ما جاء شيب الذائب سوارك بمغن عن سوار بن قارب</p>

قال ففرح النبي صلى الله عليه وسلم هو واصحابه بمقالتي فرحاشدريدًا حتى روى
الفرح في وجوههم وضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه
وقال افلحت يا سواد قال فرأيت عمر رضي الله تعالى عنه التزمه وقال كنت اشتقي
ان اسمع هذا الحديث منك امر رواه البيهقي في دلائل النبوة انتهى - اسمين سواد
کا بقول -

فاشهد ان الله لا رب غيره واناك مأمون على كل غائب

اسلام میں آنا پھر حضرت کا ہنسا کہ افلحت یا سواد فرما نا صحابہ کا خوشی منا نا بوقت بیان
واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوار کو سینے سے لگا نا زمانہ موجودہ کے بید نیون کی کارروائی
سے موازنہ کرنے کی ضرورت کا محتاج نہیں ہر ایک شخص جان سکتا ہے کہ جس کلمہ طیبہ سے
اسلام میں داخل ہو کر سند اقامت حاصل ہو سکے وہ عقیدہ کفر کو پھر نجانے والا نہیں ہوتا
اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ فلاح کا شمر ہوتا ہے جس کے لئے مدارک التشریح میں پائین
قد افلح المؤمنون یرون کئے ہیں والفلاح الظفر بالمطلوب والنجاة من اللہوب انتهى
وہو المقصود من محبة صاحب الحق من الورد والمقام المحمود

باجل جیسے اس باب اول کا اختتام اس حدیث پر ہوا جو ویسے ہی میرے کلام کا
ختم بھی خداوند پاک لطیف سرور ہوا کہ اسی میں کے کلمہ طیبہ -

فاشهد ان الله لا رب غيره واناك مأمون على كل غائب

پہلے سے تیرے پھر دیکھئے ہمارے کہ کسی پر - و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
والصلوة والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین و
اصحابہ الطاہرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

الباب الثاني في بيان دفع شبهة اهل الايهواء اصحاب الرداء

ہر چند باب اول کے ملاحظہ میں صاحبان قلب سلیم و فہم مستقیم خوب دریافت کر چکے ہوں گے کہ اسمین کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ نیست و نابود کر دے بغیر باقی رکھا نہیں ہو جسکے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ میسر کہاں جو ہر دست کوئی شبہ آن پڑے تو آنا فانا معمولی فوض و فکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہو سکے اور کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا کہ حتی الامکان سرسری استدلال بھی کس قدر جواب میں اپنی سرگرمی کا اظہار کرے اور کسی بیدین کی طمع کاری سے غفلت کھا کر ضلالت میں نہ گرے واللہ یہدی
مزین شاء الی صراط مستقیم +

اوپر باب اول میں جو روایات و عبارات مدعا کے اثبات میں پیش ہوئے ہیں اور اسکے برخلاف بھی چند اقوال ہیں جن پر اوراق کے لوٹ پلٹ میں اگر نظر پڑ جائے تو اچھے بھلے بھی ایک وقت خاص تلک تہ حیرانی میں سرگردان رہیں پھر انکی نسبت عوام کا تو ذکر ہی کیا ہو لہذا کسی پر ایسی حالت طیّز ان کرے تو اسے ضرور ہو کہ پھلے و صلے میں تو یہ دریافت کر لیا کرے کہ یہ قول کس کا ہو اور اسکے قائل کے عادات و اطوار کیسے ہیں یہ معلوم کر لینے کے بعد اس کے دفعہ میں چند ان وقت کا سامنا نہیں پڑیگا جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو۔

رسالہ اظہار الحق معروف بمنافذہ مرشد آباء کے ص ۴ پر امام المنکرین کے

ملنے ہوئے مولوی عبدالحق صاحب حقانی نے جو فرمایا ہوا جس قدر مسلمانوں
کی کتابیں ہیں ہمارے نزدیک سب اہل ہن مگر ان کتابوں میں جس مقام پر مصنفین
سے غلطیاں ہو گئیں کسلے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہیں) یہ
بجائے گویا میری تحریر بالاکلی صحت کا شاہد ہو۔

ہماری اس بحث میں علماء و حنفیہ سے مثلاً علی قاری اور فاضلائے شافعیہ
سے بیضاوی انہیں اول الذکر تعصب میں مبتلا ہیں اور آخر الذکر تعسف میں گرفتار
تعصب کس درجہ پر اور تعسف کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارات ذیل سے
ہو سکیگا کتاب فقہ اکبر میں ^{۱۱۱} والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکھا ہوا ہو
یہ فقرہ سخت اس کتاب میں افزودہ اور مدسوس ہوا اسکی تصریح علامہ طوطاوی نے حاشیہ و فتاویٰ
اور علامہ بیجوری نے تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں کر دی ہوا علی قاری صاحب
نے مسیح انا زہر میں اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کچھ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہیں حلال الدین
سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجئے مولانا بکر العلوم نے خواتج الرعموت شرح مسلم الثبوت میں
بعض معتبرات سلف سے انبیاء کا کفر حقیقی اور حکمی ہر دو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے
علی قاری صاحب میں کہ سلف سے کچھ تعلق رکھا نہیں امانی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی نسبت تجویز کفر حکمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا ہی اسباب تھے جنکے بواعث سے
مستند النہایین بھی اونسکے حق میں مقدمہ تعلیق المجدد میں تحریر فرماتے
ہیں ^{۱۱۲} و تصانیفہ کلھا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ علی فوائد لطیفۃ ولو امانی بعضھا
من رايۃ التعصب المذہبی لکان اجود واجود انتہی +

علامہ توریشہ جرحہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب المعتمد فی العقائد میں

ارشاد کرتے ہیں (بدعویٰ تناقض و علت شہت اخبار غیب را کہ صاحب خبری عالم غیب
صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ رسانیدہ رونگندہ کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران
اخبار غیب اند و چنین مواضع فرصت طلب میباشند انتہی اس سے قیاد ہو کہ فلاسفہ منکران
اخبار غیب کے ہیں اور ظاہر ہو کہ جیسے پورا فلسفہ غالب وہ بالکل منکر ہو گا اور جسے کچھ ذائقہ ملا
ہو گا وہ بمقدار مذاق انکار کریگا اب بیضاوی صاحب کو دیکھئے کہ محقق و ملوہی اشعۃ اللمعات
ترجمۃ مشکوٰۃ میں جلد رابع کے متن پر تحریر فرماتے ہیں بدانکہ در تفسیر بیضاوی وجہ
دیگر نیز در معنی این آیت گفتہ است و شک نیست کہ انچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر آن واقع
شدہ متعین باشد ارادہ آن و عجب کہ این وجہ اصلاً ذکر نہ کردہ غالباً تفسیر اورا برین را
باشد انفسال اللہ السلام انتہی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفسیر میں حدیث متفق علیہ
تک کا بھی خیال نہ رکھیں پھر اسے بحث غیب دانی میں استناد کرنا اور باقی بزرگان دین کے
اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتساف کا شگون نہیں تو کیا ہے۔
مہذب اعتبار گفتار کا مدار قائل کے عادات و اطوار پر رکھا جاتا ہو ۛ

بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہ کی ہو کہ تبت عن خطئہ فی الاذن فان العفو
من روادفہ انتہی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی میں شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ
نے تبع فیہ الزمخشری لکھا اور سیوطی نے فرمایا کہ تبع فیہ هذه العبارة السنية الزمخشري
ملاحظہ ہو کتاب الابرزات اب بیضاوی صاحب اپنے استاد زمخشری کی متابعت میں جناب
رسالت تاب کو خطا وار قرار دین تو انکی تخطیہ میں کوئی قیاحت نہیں۔ نہیں تو بلا ریب و مشک
خطا سے بزرگان گرفتار خطاست ۛ

اب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تعصب سے پاک و صاف ہیں پس وہ کونسی

کی تعلیم میں یاد دہانی کی عبارت کے تسوید کے نہ ہون تو پھر ایک قاعدہ ہو جس کا لحاظ
 رکھا جائے تو بہت سے شبہات کا دفعہ ممکن ہو سکیگا وہ یہ ہو جو علمائے حدیث
 جنکو اصطلاحات اہل اصول فقہ سے کچھ بحث نہیں تصریح کرتے ہیں کہ خبر اثبات خبر نفی
 پر مطلقاً مقدم ہو ملا معین کا شفی رحمہ اللہ تعالیٰ معارج النبوة مشہدین تہذیبی
 سے نقل کرتے ہیں کہ اثبات نفی مقدم باشد تہی۔ علامہ بیجوری تحفہ المرید
 شرح جوہرۃ التوحید میں تحریر کرتے ہیں والقاعدة ان المثبت مقدم علی النافی
 انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ۱۳ میں لکھتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی
 ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں ۱۳ پر فرماتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی
 امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں والمثبت
 مقدم علی النافی انتہی۔ کرمالی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب
 الترویج میں لکھتے ہیں دسراۃ المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری
 مرقاة المفاتیح میں حدیث عائشہ ماریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائماً
 فی العشر الاول من ذی الحجۃ کی شرح میں طبعی سے نقل کرتے ہیں اذا تعارض البیہقی
 والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی نے سبل الحدی والارشاد
 میں تحریر فرمایا ہرودی الامام احمد والترمذی عندہما تیل لہ ربط البراق قال یحاف
 ان یفسدہ وقد سخر عالم الغیب والشہادۃ قال البیہقی والمثبت مقدم علی النافی
 یعنی من اتب ربط البراق فی بیت المقدس مع زیارۃ طر علی من نفی فواولی
 بالقبول انتہی ۴

ان کتب معتبرہ میں علامہ نے تصریح کر دی ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوا بحث موجودہ

میں بہت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے واسطے کل شوق کا علم ثابت کیا ہو گو بعض نے فلان و فلان شوق کا علم نہیں تھا یہ بھی بیان کیا ہو اما بنظر قاعدہ مذکورہ ہر طور تافی پر مثبت مقدم اور مثبت لازماً علمہ تافی سے اولیٰ بالقبول ہو اب عموماً اگرچہ کوئی شبہ سرسبز رہتا نہیں ہو پھر بھی بالخصوص کسی شبہ کی نسبت گفتگو کرنے میں کوئی ظاہری قباحت ہو لہذا جو جو شبہات ابنائے زمان نے مشہور کر رکھے ہیں اور اپنے رسائل میں مسطور بھی کر دیے ہیں اسکے دفعہ میں کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہو۔

اما اس بحث کی چھیڑ سے قبل چند فائدے یہاں پر قابلِ گذارش ہیں وہ بقدر ضرورت درج کرے دیتا ہوں غالباً کہ آئندہ مقال میں وہ بہت ہی کارآمد ہونگے۔

فائدہ اولیٰ امام النکین علامہ محمد ناویری کوہستانی کا پورے سچے ہی چشم بد و کتاب سازی یعنی ترجمہ بازی کا آزار ہوا گورفتہ رفتہ یہ مرض مزمن ہو گیا تو استفسار نامی گرامی رسالہ کے مؤلف نے نور از آلہ الارب کے تو خاصے مصنف ان ہر دو کا ذکر شاید پھر آجاد یگانا بالفعل تو ان کی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہوں اور بالخصوص ادھر کے حاشیہ سے مستفید ہوا لائقِ دید ہو تو حاجری قابلِ شنید لہذا ناظرین باتگین سے ایسے مطالب عالیہ متحضر ازمان صافہ رکھنے کی امید ہو۔

فائدہ ثانیہ حضور والا کی تفصیل تھے جب جویش مارا اور حرارت علمی نے آپ کو بہت ہی کچھ ادبھارا تو مشہور رسالہ تحفہ الہند کا ترجمہ بزبانِ گجراتی کر ڈالا اور صرف مترجم کہلا میں کیوں یہ گھمنڈ جب پیدا ہو گیا تو موقع بے موقع کہ بقدر حواسی بھی بد و دیگر نام نامی کو دفترِ خشین میں شکنم فرمایا یہ ترجمہ حواسی حواسی سے مزین ہو کر تاریخ ۱۲ ماہ ذی الحجۃ ۱۳۸۱ میں غالب طبع میں مزیں ہوا ہو ملاحظہ میں لا کر اطمینان کر لیجئے۔

فائده شامه اسی گجراتی ترجمہ تحفہ البند کی فہرست میں ہے پرین الفاظ ایک ایک

ویا ہے۔

۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)

۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)

جب سب اشارہ مت کو دیکھا تو اوپر سر خود کی ایک بوجہ دار اور بھاری تجربہ کاری کا جو کچھ
درج ذیل ہر اقرار کیا ہے

(۹۳۵)

۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)

۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)
۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر) ۲۲ ۹۳۵ (نمبر)

કુનું કેભે. તેલું. થસેતો. હું. ઊં. હી. ચાલનો થઈ સ. નેલું. લાગ
લું. નેમડો. કુકુંડે. અમારા ટોલામાં. એવા પડાઈ છે. ભે.
એમ. થસેતો. નેઓ. બેસેસેનહીં. આખેર. નેમડો. વિનંતી
કરીકે. વાંસળી. બગર. એ. સંભળાવે. આપનો. કુકમ થવો ભેઈ
એ. પછી. ને. પોનાનીલાખામાં. કાંઈ ગાવાલાગ્યો *

پھر اس کتاب کی اس فہرست میں سطر پر یہ اعلان ہے -

(૧૧)

૪૪.૧૩૩. મા રાસરનાલ. દીલઅને. ફનીયાના વસી લો
હાલ. ઈમદાદુલા. સાહેબની. ભરૂર. કરામતનું. વર્ણન.

૧૩૩

^{૧૨૬}
૧. હીં. રી. સને. ૧૩૧૨માં. હું. મકકા. સરીકે. હુલકરવા. ગયો. હું
નો. (ખુદાકબુલકર.) ને. વેલા. હું. મારા. સિરનાલ રો સતદી
બ. સિફાક સાથે. હુનો. -યાંગયા પછી. ઉડસનાહની સ્ત્રી મક
સાહેબની સ્ત્રી.) પડામાં પડી ગયા. ભવવાની આસા. લો
કોએ. -આહુકી મોએ. મુકી દીદી. હુતી. સાથે. પાંચ. નહુ. ના
બચાં. હુનાં. નેથી. મોલવી સાહેબનું. દીલહિદાસ. પચું. કુનું
અમારા પીર. ખુદાદોસ. નમાનાના. કોનોબ. (ખુદાને મનોકે
નમાનુગાએ) સાહેબની દરઆરમાં. પડા. થોડું અવાનું હું.
આખર. બખડગાએલા. પીર સાહેબ. કુકુંડે. મોલવી સાહે

બ. પડગા. હેરાન છે. બચાં. પડગા. નાહત્યા છે. પુવા કરીએ. એમ
 કહી. હાથ. ઊંચકી. પુવાકી પી. બીને દીવસે. બીબી સાહેબ.
 સ્પર્શ પછી ગયાં. ને. આવીને. તથા રૂ. કરવા ગયા હતાં. એ.
 સારમાં. મદીના સરી રૂ. બાનો. મારો. વીચાર. નોકુનો.
 તેમજો. એક દીવસે. પોતાના દરબારમાં. મદીના. સરી રૂ. ની
 બાત. કહાડી. ને. એવી રીતે કે. ભડગો. ફોઈ. મદીના સરી રૂ. ન
 વાનું. ના. પાડનો હોએ. અને. પોતે. તેતે. મોકલના હોએ. હું. મદી
 ના સરી રૂ. વાનું છું કે. નહીં. તેની તેમજ. ફોઈ તે રૂ. ની. બહાર.
 કરવા માં. આવેલી. નહીં. આખર. મારા. સી ફાક. મોલાના.
 મોલવી અહુ મારુ સનસારુ બ. માગત રૂ. ભેઈ. હું સવા. કરા
 ગયા. તેમ હું. પડગા. સમજાગયો. કે. ને. એ. મને. મદીના સ
 રી રૂ. મોકલવા માંગે છે. મે. તેમને. અરજ કરી કે. હું. બે. વાર.
 મદી સરી રૂ. ગયો છું. ને. આ સારમાં. મારી પાસે. રા. (૯) ન
 બાકી. રહેલા છે. તે પડગા. બીબી ચાકે. તારા મોર. એરવા. રા.
 બહુ છે. મે. તેમનું. કેહેવું. સી રપર. ચકુડા. બું. ને. નવું. કબુલ
 રા. બું. ન. મારે. હું. નવા. બાગમાં. ન. મારે મને. પુર. થી. બેઈ. ઊંચા.
 પછી ગયા. અને. હાથ. ઊંચકી. પુવા કરવા. લાગ્યા. અને. મને
 કહ્યું કે. ન. તને. ખુદાને સોંપાયો. એ. પુવાની. અસર. એવી બે. ન
 પુની કે. મારી પાસે. ફોઈ નો દર. આકર. નોકુનો. હું. ફોઈ ની

۱. ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}

جب حضور الاکا افاضہ اور استفادہ کا ارادہ دو بارہ خوش مارا وٹھا تو اس کتاب کا ترجمہ
 بزبان انگریزی عیسوی ۱۹۱۰ء میں کر ڈالا جو صد و شصت و تین دہائی میں واقع ہوا اس ترجمہ میں
 مضامین مذکورہ بالا بالترتیب بموجب تحریر پائین ثبت ہیں +

TABLE OF CONTENTS, PAGE X

On page 97 (note) A party at Hazrat In-
 dadullah Sahab, kutb of this generation

In the beginning of the year 1313 a member of a Mov-
 vi family paid a visit to Mecca from Syria. He had
 a songster with him who played upon a flute. He
 had been on a visit to Haji In dadullah Sahab, one
 of the many marks of GOD, and who was the then de-
 puty of Kutub Hazrat Mahomed Sahab. I was one
 of the assembly at that time. At the second or third inter-
 view he requested the Kutub Sahab to grant his musician
 permission to amuse himself with his performance.
 He replied that he never attended such a gathering

nor did he ever permit it in his own meetings. At that time it occurred to me that if the request was granted, I would walk off. At that very moment Kutabsahab added that there were present persons who would leave the place if he complied with his request. Then he requested for vocal music, which request was granted and the musician began to sing something in his own language.

TABLE OF CONTENTS PAGE X

Page 99, A miracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

122

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered preceptor Rowshan Ali, In Mecca. Miss. Rowshan Ali fell dangerously ill, The doctor as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Maulvi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasi-
onally.

At last the renowned saint said that the Moulvi was very much grieved. The children were very young. It was a case for grace. So saying he raised up his hands and pronounced a blessing. The next day the Bibi saheb was all right and made her pilgrimage on foot. I had no mind to visit Medina. One day the saint opened the subject of Medina in the meeting in such a way as if he was persuading one to pay a visit to it who was inclined to go there. He was in no way informed whether I was to go to Medina or not. At last my preceptor Ahmed Hasan saheb, Moulavi of the Maulas looked at me and smiled. I too understood him to be sending me to Medina. I told him that I had been to Medina twice before that and that at that time I had only Rs 30- left with me. He said that that amount was more than sufficient for me. I accepted his advice and determined to go there. When I started on my journey he saw me from a distance,

got up, pronounced grace upon me and said that he
 committed me to the care of God. The virtue of his
 blessing was such that although I had no servant
 with me and no company, yet I was happier than
 one with them. The Camel-keeper served me as my
 own servant. He provided me with water and other
 things. There was cholera ravaging the way to
 Medina. The place where a caravan halted be-
 came a cemetery. No one was sure of being allowed
 to enter the city. But it was due to the efficacy of
 the saint's grace that no quarantine was imposed
 against us and we entered Medina in peace.
 We lived there eight days. There were other cara-
 vans including men from the village of Dabhel.
 They followed me but were ordered by the author-
 ities to march on and not halt there. Other caravans
 were not allowed to enter the city. Besides this there
 are innumerable other proofs of his power. My
 preceptor has written a pamphlet describing.

some of them. And another pamphlet called the
 "Shumaim-i-Imdadia" is being published at
 "Lucknow".

PAGE 106 NOTE 5

✱ ✱ ✱ "Oh god, when will the time come when I
 shall be fortunate enough to kiss the feet of Haji
 Imdadullah. the polar star of the time, your
 friend and valii.."

اس مقام پر لائق و فائق ترجمان و معشی صاحب نے دو شخصوں کا ذکر فرمایا
 ایک خود کے استاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنہیں انگریزی ترجمہ میں کسی بچاؤ کے
 خیال سے چالاکی کر کے شیعہ علی لکھا ہوا ہے اور دوسرے اپنے پیر شاد حاجی امداد اللہ
 صاحب مرحوم کا پھر ہر ایک کو صفات متعدد وہ سے موصوف فرمایا ہے استاد صاحب کو
 اپنا سرتاج اور روشندل اتنا ہی بتلایا ہے اتنا پیر جی کو تو دین و دنیا کا وسیلہ ایک دلی
 کامل موزانہ کے قلب تین نائب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار اور خدا کی نشانیوں میں کی
 ایک نشانی ہے پانچ مراتب کا منصب وار بتلایا ہے پھر انکی دو کرامتیں شعر اطلاق مافی
 الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت و عابیان کین اور ساتھ ہی اخبار کہ کرامتیں آپ کے
 بے شمار ہیں اور سنہ ہجری تیرہ سو بارہ سے لغایت سنہ عیسوی اٹھارہ سو
 تمانوزے مسہین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اسی عیسوی سنہ سے آج تک ہی نہیں بن
 آئندہ میں جب تک اسکے برخلاف عام کو اعلان دین تب تک ہر دو حضرات کو

آپ پرستور اپنا مقتدی مانتے ہیں اور اپنے معمولی اعتقاد و راسخ کا مفہوم و مصداق جانتے ہیں ناظرین باتمکین اس گزارش کو قبول فرما کر بھول تجا میں یہ خاصۃ تصدیق ہو اور آگے فائدہ رابعہ سے فائدہ عاشرہ ملک میں منازل و احوال اولیاء و اقطاب کا تنقید ہو۔

فائدہ رابعہ۔ امام شعرانی قدس سرہ الرحمانی یوا قیست و الجوامع

۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں اعلم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال القی ورتوہا من الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مائتا الف منزل وثمانیۃ واربعون الف منزل و تسع مائۃ و تسعة و تسعون منزلا لا بد لكل من حق له قدم الولاية ان ينزلها جميعها ويخلع عليه في كل منزل من العلوم ما لا يحصى قال الشيخ عی الدین و هذه المنازل خاصة بهذه الامة المحمدية ليرينها احد من الامم قبلهم ولكل منزل ذوق خاص لا يكون لغيره ذكره فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات انتهى *

فائدہ خامسہ۔ یہی امام شعرانی قدس سرہ النورانی کیستہ احمر میں

ارشاد فرماتے ہیں واما شيخنا السيد علي الخواص رضي الله تعالى عنه فمقتد يقول لا يكمل الرجل عندنا حتى يعلم حركات مريره في انتقاله في الاصلاب و هو نطفة من يوم الست بركم الى استقراره في الجنة او في النار انتهى *

فائدہ ساوسہ یہی عارف ممدوح قدس سرہ المنوج من الکبیر

معدن الیمن والبشری میں ارشاد کر رہے ہیں و قدوی العلامة الفاروقی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب التوحید ان العارف بالله یعقوب خادم سیدی احمد

بن الرفاعي قدس الله امرارهم وافاض علينا انوارهم قال سمعت سيدي احمد
 بن الرفاعي يقول صحبت ثلثمائة الف امته ممن ياكل ويشرب وينكح ويورث
 ولا يكمل الرجل عندها حتى يصحب هذا العدد ويعرف كلامهم وصفاتهم واسماؤهم
 واوراقهم وحياتهم وآجالهم قال يعقوب الخادم نقلت ياسيدي ان للمفسرين
 رحمهم الله تعالى ذكروا ان عدد الامم ثمانون الف امته فقط فقال ذلك صلبهم
 من العلم فقلت هذا عجب فقال ازيدك انه لا تستقر نقطة في فرج انثى الا
 ينظر ذلك الرجل اليها ويعلم بها قال قلت ياسيدي هذا من صفات الرب
 تبارك وتعالى قال يا يعقوب استغفر الله تعالى فان الله سبحانه اذا احب عبدا
 صرفه في جميع مملكته واطلعه على ما شاء من علوم الغيب فقال يعقوب تفضلوا
 على بدليل على ذلك فقال سيدي رضي الله تعالى عنه ان الدليل على ذلك
 في قوله في الحديث القدسي لا يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احبه فاذا
 احبته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده الذي يبطش
 بها ورجله الذي يمشي بها ولان سألني لا اعطينه ولان استعاذني لا اعيننه
 رواه البخاري عن ابي هريرة فاذا كان الحق مع عبده كما يريد صار كانه صفة
 من صفات الله تعالى انتهى .

قائده سابعه في شعراني يواقيت وايجوامر من تحرير زمانه
 من اما القطب فقد ذكر الشيخ في الباب الخامس والخمسين وماتين انه
 لا يمكن القطب ان يقوم في مقام القطابة الا بعد ان يحصل معاني الحروف
 التي في اوائل السور المقطعة مثل الروا المعن ونحوها فاذا وافق الله تعالى على

حقائقها ومعانیہا تعینت له الخلافة وكان اهلا لها۔ انتهى

فائدہ ثامنہ پھر سی بزرگ اسی یو اقییت کے ^{۲۳۸} ٹک پر تحریر فرما رہے ہیں
 فان قلت فما علامة القطب فان جماعة في عصرنا قد ادعوا القطبية وليس معنا
 علم يرد دعوتهم فالجواب قد ذكر الشيخ ابو الحسن الشاذلي رضي الله عنه ان
 للقطب خمس عشرة علامة ان يمد يده والعصمة والرحمة والخلافة والنيابة
 ومدة حملة العرش العظيم ويكشف له عن حقيقة الذات واحاطة الصفات
 ويكرم بكرامة العلم والفضل بين الموجودين وانفصال الاول عن الاول وما
 انفصل عنه الى منتهاه وما ثبت فيه وحكم ما قبل وما بعد وحكم من لا قبل له
 ولا بعد وعلم الاحاطة بكل علم ومعلوم ما يدل من السر
 الاول الى منتهاه ثم يعود اليه انتهى ۔

فائدہ ناسعہ۔ اسی یو اقییت کے ^{۲۳۹} ٹک میں ہے وقد ذكر الشيخ عبد القادر
 الجيلاني ان للقطبة ستة عشر عالما احاطيا الدنيا والآخرة عالم من هذه العوالم
 وهذا امر لا يعرفه الا من اتصف بالقطبية انتهى ۔

فائدہ عاشرہ اسی یو اقییت کے ^{۲۴۰} ٹک پر فرمایا ہے فان قلت هل احد
 من البشر ينال في الدنيا علما من غير واسطة محمد صلى الله عليه وسلم فالجواب
 كما قال الشيخ في الباب الاحد والتسعين واربعائة ليس احد ينال علما
 في الدنيا الا وهو من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم سوا الانبياء والعلماء
 المتقدمين على صغته والمتأخرون عنه انتهى ۔

باکملہ فائدہ اربعہ سے عاشرہ تک جو جو اوصاف اور خواص ولی کامل اور

قطب زمانہ کے وسطے شایان اور ضروری ثابت مانے جاتے ہیں وہ ضرور ضرور امام النکرین
 علامہ محمد کے مرشد موصوف دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب محمد
 خدا کی نشانیں میں کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے مانے بغیر چاہئے نہیں
 ہو والا کمال ولایت و ور اور قطبیت زمانہ کا فور ہو قطب کے احاطہ علمی میں سولہ عالم ہوں
 جنہیں سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے من و عن پر بھی
 علم نہ ہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیوں نہ شرکات عنقریب قائمہ زمانہ میں علامات قطبیت کے
 در علم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا ہو یہ قطب صاحب جانین مگر نبی کریم کے واسطے جانین
 فانامہ وانا الیہ راجعون *

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو نوکراستین تجربہ کردہ امام النکرین علامہ محمد
 کی خبر غالباً مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کو پہنچی ہوگی تب ہی نور استغناء
 کے مٹ پر بیٹا وی سے اطلاع مافی القلب کا حصہ رسول مجتبیٰ پر گرد و یکراولیا کے شمار
 القلوب سے واقف کاری کا دور پر وہ گویا انکار کرو یا جس سے حاجی جی کی کراستین بیان
 کردہ علامہ محمد علیا بیٹ ہو گئیں واہ واہ اور سبحان اللہ ہزار آفرین مولوی عبداللہ نے
 خوب ہی فریاد کی دادرسی کی لیکن۔

مدت سست تولى چست چاق

وان بی تصدیق فاین الرفاق

کی پسند و خرد خردہ بین

توریدی دے بے تعلیق او

اما علامہ محمد کو جو بین ہوش کیا اور شترکینہ سینہ میں سما یا تو ان کو با محنت در گذر کر
 البنی بالولی مقرر کر کے مولوی عبداللہ صاحب کے کثرت سے ایسا بہوت ہو کیا جو بین
 علی سے حاجی صاحب کی کراستین نیست و نابود ہو کر منافرد بڑ و دم کے حکم کو سپرد کردہ

زعمی دلائل کے فضل اول میں چوتھی دلیل یوم جمعہ اللہ ارسل محمد علی اور تفسیر کبیر
 کے ص ۳۳ سے نقل کر دیا انما قالوا لا علم لنا الا انک تعلم ما اظہروا وما اضمروا
 نحن لا نعلم الا ما اظہرنا فعلک نبیہم ان قد من علنا اھ اور تفسیر صفائی ص ۳۳
 میں ہو اور واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو اور ظاہری قیل و قال کا ہمیں علم ہو وہ دوسرے
 علم کے آگے بمنزلہ لاشعور کے ہو) *

بیان سے غلام محمد کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہو ایسی جہت سے کہ کسی اور
 تشریح و تفسیر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی تاریخ ایران مؤلفہ سر جان ملکم
 ترجمہ کردہ مرزا حیرت جلد ۲ ص ۳۳ پر منجملہ عقاید و مابہ تجدید یہ بھی بیان کیا ہو کہ سوگند یاد کروں
 بہ محمد و علی و کسان دیگر احرام سید استذیرا کہ گویا قسم عبارت است از شہادت طلبیدن اپنے
 و رضیہ سترست و خیایای ضائرہ بجز خداوند کس نداند فقط۔ غلام محمد کی وہ رو باہ
 بازی اور جلد سازی ہرگز قابل التفات نہیں جو کہے کہ استفار کے صفحہ اولیٰ پر سوال میں
 مقربوں کہ در بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ و تعالیٰ نے بعض غیوب پر بعض اوقات میں بطور
 کشف و الہام خبردار کیا ہو اس جہت سے کہ یزیدی ابلہ فریبی ہو اگر نفس الامر میں ایسا ہی پاک
 اعتقاد ہو تو ازالہ الريب کے ص ۳ پر یہ زہر کہان سے اوگلا دجیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے واللہ ما علمت علی اہلی الاخیلا تا کہید کے ساتھ بیان کیا ہو اسی طرح حضرت اسامہ
 فرماتے ہیں اھلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ الاخیلا اور اسی طرح حضرت زینب فرماتی
 ہیں یا رسول اللہ احمی و بصری واللہ ما علمت علیہا الاخیلا پس خان صاحب کے
 استنباط کے موافق تو چاہئے کہ حضرت اسامہ اور حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذین
 جاءوا بالاثبات الزبرات کا علم یقینی طور تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہیں ہو) *

اب سوچ لیجئے کہ غلام محمد اگر کشف و الہام کے ذریعہ سے اطلاع علی بانی الضمیر
کا بجز حاجی احمد ارشد صاحب کے کو کسی کیلئے مجوز ہو تو کونسی دلیل قائم کی جس سے ثابت ہو جائے
کہ اس امر اور زینب رضی اللہ عنہا نے بلا اطلاع و ارشد کبڈا لائے تھے ان اگر دلیل صرف اسکا کوئی
قابل نہیں ہے اسلیکا نام ہی تو پھر سراپا فضل و کمال کا حال معلوم ہو گیا شاہ صاحب
تحفہ کے مسئلہ پر ارشاد فرماتے ہیں و بقاعدۃ لا قائل بہ تمسک کردن دلیل عجز است انتہی
وللہ در القائل +

ہنوز طفلی و از نویش و نیش بخیری	از علم غیر چہ از جہل خویش بخیری
---------------------------------	---------------------------------

جامی ندس سر السامی نے سچ کہا جو فرمایا ہو +

لاف و شش گر زندہ پوستہ نادان دوریت	خفتہ و ایم خویش را بیداری بندہ بھواب
------------------------------------	--------------------------------------

نقل اللہ المولیٰ الکریم ان یتدارکنا بفضلہ العظیم - ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلیٰ العظیم +

پھر اس قسم کی تقریری داد گیر غالباً ناظرین کو نا مطبوع ہوگی لہذا اسے طر کر کے اور
ایک گزاریش پیش کرتا ہوں کہ بشمول اور چند مسائل خلافیکہ اس مسئلہ غیب پر بھالپور
میں اراکین ریاست کے بند و بست سے زیر محکم حضرت سجادہ نشین چاچران صاحب
مسئلہ کے ماہ سوال میں مناظرہ ہوا جو صہین ایک جانب دیو بندہ کی جنات اور
کنگوری کے ذریات تھے اور مقابل میں مولانا مرحوم غلام دستگیر صاحب
تصوری تھے بالآخر مناظرہ بزورہ سے ناویری پارٹی جیسی اوڑن چھو ہوئی ویسے
ہی انھوں نے نفردا کی ٹھہرائی - مولانا مرحوم نے سوال و جواب قلمبند کر کے طلباء
حریم سے تعصبات اور تقریظات کی طلبگاری کی چنانچہ مسئلہ ربيع الاول میں کراہی

حسن اعتقاد پاکر ایک مبارک مجموعہ بنام ہندو تقدیس الوکیل عن قومین الرشید
والخلیل مرتب ہو کر ۱۳۱۳ھ میں صدیقی پریس قصور میں مطبوع ہو کر نور بخش دیدہ اباب بسات
اور سرور دہ سینہ اصحاب بصیرت ہوا ہوا سمین مسئلہ غیب حسب اعتقاد حق پرست کے دلائل سے
مدلل درج ہو اور مخالفین کا دندان شکن جواب نہایت خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہے جس پر
بیان کردہ ذیل مفتیان دین متین بلکہ امین اور علماء مسکن سید المرسلین کی مہرین اور
تقریظیں موجود ہیں :

مفتی اشرفیہ محمد صالح کمال - مکہ	مفتی شافعیہ محمد سعید البصیل - مکہ
مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین - مکہ	مفتی انصاریہ خلف ابن ابراہیم - مکہ
مفتی اشرفیہ عثمان بن عبدالسلام عثمانی - مدینہ	سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم - مدینہ

مولوی عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر

مولوی عبداللہ سندھی مولوی امام الدین احمد

مدرسین مدرسہ صولتیہ

محمد سعید صاحب سید اعظم حسین صاحب عنایت علی صاحب

پایہ حریم شریفین

حضرت نور صاحب مولانا محمد رحمت اللہ صاحب

حضرت نور صاحب عبد السبحان صاحب

اسکا تو بالکل تعجب نہ کیجئے بڑی حیرت انگیز اور زیادہ تعجب خیز تو یہ بات ہے کہ غلام محمد
کے مرشد صاحب دین و دنیا کے وسیلہ دلی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب اور
خدا کی نشانیں میں کی ایک نشانی جنکی قدسوسی سے غلام محمد کو نصیب داری کی تباری

یعنی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی بڑے زور و شور سے مہر لکادی اور دستخط
 کر دئے جس سے ساز و بابہ نجدیہ ہندیہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہو گیا ہو۔
منہی اور ستر نہیں کر اسی تقدیس الوکیل عن قومین الرشید و الخلیل
 میں یہ مسئلہ غیب نشائے امت ملک پر پوست بر کندہ وضاحت سے لکھا گیا ہو اور ایسے ہی
 باقی مسائل کو قیاس فرمایئے اس تمام کا نظر سے گذرنا گونہ شاق لہذا بغرض آسائش و
 مقصداً مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اسکی ایک تلخیص کی گئی
 جس پر حاجی صاحب سے مہر و دستخط لئے ہیں اور میں سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت
 ہے جو درج ذیل ہوتی ہے۔

فتۃ شیطان لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو مخصوص قطبیہ سے ثابت
 جانتا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم جمعین کے وسعت علم کو بلا دلیل
 محض قیاس فاسد سے ثابت کہتا اور اسکو شرک سے تعبیر کرنا وہ آپ کے علم شریف کو
 معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم کہہ دینا یہ آپ کی سنت توہین ہو کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام علم مخلوقات میں تفسیر عیسا پوری میں آیہ فادھی الی عبدک
 ما ادھی کے نیچے لکھا ہو والظاہر انما اسرار وحقائق ومعارف لا یعلمها الا اللہ
 ورسوله اتھی تفسیر کیریز میں ہو معناه ادھی اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ما ادھی الیہ للتفخیم والتعظیم انتھی۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر میں لکھا ہو اور آیہ
 ملک ما لکن تعلم کے نیچے تفسیر مدارک و خازن وغیرہ میں ہو و ملک من
 خفیات الامور واطلعتک علی ضمائر القلوب اور حدیث مسلم میں بروایت عمر ابن
 الخطاب واروی فلخبرنا بما کان و بما ہو کائن اور صواب لدنیہ میں ہو لخرج الطبرانی

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کما بنا انظر الی کفی ہذہ
اور اس حدیث کو امام سیوطی نے فضائل کبریٰ میں بھی نقل کیا ہے یہی شہادت قرآن و
حدیث اکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان وما سیکون
کا حاصل ہو چکا کہ قاضی عیاض نے شتائین اور علامہ قاری نے ادنیٰ شرح میں اور شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوة وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہو انتہی +
اقول شیخ کی صریح عبارت علامت اور علامت اور علامت میں گزری ہے
اور طبرانی والی حدیث کی شرح زر قانی سے علامت میں معلوم ہو چکی ہو پھر شرح شفاء علی
قاری سے علامت میں جو۔

وانک سامون علی کل غائب

فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ

کلام سواد نام صحابی کا گذرا ہو اس سے غافل و ذاہل نہ چاہئے فقط +
حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا بالفضل
والکمال اولادنا الحاج السقا فظ محمد عبدالحق صاحب کی خدمت میں بھیجا تو اوپر انھوں نے
یہ لکھا۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ مکتب فی هذا القریطاس صحیح لا یشی فیہ
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم حورہ محمد عبدالحق عفی عنہ (محمد عبدالحق)
پھر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی تسخیر بالاصحیح اور درست ہے اور
موافق اعتقاد فقیر کے بحوالہ تعالیٰ اور اس کے کاتب کو جزائے خیر دے۔

قدرت از غزل سب مغزول میت

بی سب گر غزما موصول میت

محمد عبدالحق

الجواب صحیح محمد انوار اللہ۔ جو عقاید اس جواب میں مذکور ہیں وہ اہل سنت
 کے کتب میں مسطور ہیں واللہ اعلم حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ نقوی
 عفی عنہ ^{محمد} ^{امجد کوالدین} عقائد مسند رجہ رسالہ ہذا مطابق کتب اہل سنت و جماعت
 کے ہیں نقطہ حررہ نور الدین محلی عنہ نور الدین اسی صفحہ میں تصریح ہو کہ مولانا
 محمد انوار اللہ صاحب مشاہیر علمائے ریاست حیدرآباد و استوائی نظام ریاست موصوف
 ہیں اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت
 حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ میں
 تصدیقات اور سوا پیر ورج کی ہیں من شاعر الاطلاع علیہ فالیرجع الی اصل الکتاب
 واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۛ

بڑودہ والی رہا یہ نجد یہ خذ لم اللہ بانحد لان السرمیہ کیٹی عموما اور غلام محمد ناری
 والی پارٹی خصوصاً اب تو شاید کچھ نہ کچھ شرارتی اور اپنی مٹ دہری سے ذرہ بھر باز آئیگی
 کہ امام النکرین غلام محمد کے مرشد ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا
 کی نشانیوں میں کی ایک نشانی نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی
 کہ معلومات ماکان و مایکون پر جس سے کوئی شواہج نہیں ہو آپ کا علم محیط ہو اور آپ سقید ہو
 خدا اور کے ذریعہ سے کل شے کے علیم و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
 ذوالفضل العظیم ۛ

مان ہی جاتی ہو ایک اور بات وہ بھی اس گرامری سنگارہ میں سن لینے کے
 قابل ہو کہ سقیدت گذری جو حاجی صاحب کا وصال ہو گیا ہو اور وہابیہ کے عقیدہ
 کے موجب اب وہ گویا منصب قطبیت سے دست بردار اور محض پیش خوار ہیں جسے اپنے

ماضی معبود اور میں مداخلت کی ممانعت ہوتی ہے لہذا اب اس مقدمہ میں اونسے کسی قسم کی استدعا و کیا استمراج کو بھی سناغ نہیں ہے۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہو گا اور کیوں نہ ہو قریب میں تو گذر رہے کہ غلام محمد نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا استاد بتلایا ہے اور استاد بھی محض خشک نہیں سراج اور روشندل بھی بتلایا ہے پھر کیا قیامت ہوگی جو انکی خدمت فیضد رحمت میں ایک عریضہ پیش کر کے علیحدہ ڈگری حاصل کر لیں کہ وہ ابھی بفضل خدا کے لایزال کانپور میں بدستور مقیم و بحال ہیں یہ مولانا صاحب روشندل فقط امام النکیرین غلام محمد ہی کے سراج میں اتنا ہی نہیں مگر عمدۃ المناہین مولوی عبدالحی صاحب فطرۃ النعیم کے خطابت مسجد مولین میں منبر پر سواری کے موجب سراج بھی ہیں ایسے بزرگوار روشندل جیسے جو تھے ایک خاص تشکیک حاصل کردہ فتویٰ ذیل میں درج کرے دیتا ہوں جسکا مطالعہ نتیجہ برکات اور ملاحظہ شمر حسنات ہو۔

ایہا العلماء ما قولکم رحمکم اللہ فی هذه المسئلة ثم یدر (محمد بشیر الدین) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے عمر و (غلام محمد ناویری) نے کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہو گیا ایا قول عمر و کا کہ زید مشرک کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایتکم یا ضلالت۔ بینوا تو جو و۔

الجواب

صورت مذکورہ سوال میں عمر و کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہے اس واسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع شہاد کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہ ہرگز شرک نہیں۔ مان جو صفت مختص ذات باری تعالیٰ ہے وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے جمیع شہاد کا علم بالذات اور بلا واسطہ

ہونا یہ صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات وہاں استقلال عالم جمیع اشیاء ہونا نہیں بیان کیا پس زید کو شرک اور کافر کہنا بجا اور باطل ہو ورنہ محمد لطف اللہ مفتی المدالۃ العالیہ فی السلطۃ الالافیہ
۱۲۔ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ۔ مقام علیگڑھ

تنبیہ۔ چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتویٰ دستخطی ہوا ہے نہ نہیں ہے۔
اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط میں مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہو وہ وسیع ذیل کیا جاتا ہے۔
وہ ہذا



Ahmedabad



شہر احمد آباد گجرات محلہ جالپور محل مسجد کالج۔ گجراتی نہت جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مد اللہ تعالیٰ۔

جناب من آپ کا فتویٰ حیدر آباد علیگڑھ ہو کر دہلی میں میرے پاس پہنچا۔ میں دہلی میں اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڑھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتویٰ دستخط کر کے روانہ کیا ہو مہر حیدر آباد جو اس واسطے مہر کرنے سے معذور بیماری کی وجہ سے ارسال فتوے میں توقف ہو گیا۔ والسلام۔
۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ

محمد لطف اللہ۔ از علیگڑھ

یہ فتویٰ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو زندہ کے صدر مظلوم محمد کے استاد مولانا احمد حسن صاحب کے استاد ہیں) بطور ستر ختم داخل کیا گیا ہے اب عمدۃ المتألفین عبد الحمید صاحب اور امام الشکرین غلام محمد کے ستر ختم داخل استاد مولانا احمد حسن صاحب کا فتویٰ ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہوا اس لئے کہ کفر انکار و جہود امور قطعیہ
ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا اور قطعیہ قطعی
الثبوت و قطعی الدلالة سے ثابت نہیں ہو غایۃ مافی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صلی
الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب
ہوتا ہے پس علمائے متحققین نے اوہن تطبیق باین طور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ
تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا اور بلا واسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار
حقیقتیں پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نفیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی
بحسب اعتقاد علمائے ظواہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ و
تعالیٰ کو دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات اعتقاد
دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک وجود
حقیقی کا نام ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے وجود حقیقی کا نام ہو گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اثبات علم غیب سے دوزیغے اشراک کے متحقق نہیں ہوتے پس زید کیونکر مشرک
شعبہ اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا
غیر باری عز اسمہ میں کا نام ہے چنانکہ مروجہ عوام و بعض علمائے ظواہر ہی ہوتا ہے زید اعتقاد
مذکور سے مشرک نہیں ہوتا اس لئے کہ خاصہ باری عز اسمہ دربارہ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات
امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی کمال و فی المال و فی الماضی ہوں خواہ معدوم از لا و ابدا
خداہ امور کوئی نہ سے ہوں خواہ غیر کوئی نہ سے باین طور کہ گاہے غفلت و نسیان پہنچ فتی و اور
ظاہری نہ ہو خاصہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ کے لئے ایسا

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہو کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم
 کو علم امور کوئیہ اور احاطہ اوکھا عنایت کیا ہو نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو
 علم استقلالِ جمیع امور کا ہو خواہ کوئی ہوں خواہ غیر کوئی اہل باطن و کشف جو حضرت رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمر و غلام محمد (سنگ کا خدایت
 کہے گا اب میں کچھ عبارت ابریز مطبوع مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف
 حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں شعر
 الارواح مختلفۃ فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من فوقی فی الاطلاع
 ومنها من هو ضعیف واغوی الارواح فی ذلك روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم
 یحجب عنہا شیء من العالم فی مطلعۃ علی عرشہ وعلوہ وسفلہ وونیاء وآخرتہ وناہ
 وجتہ لان جمیع ذلك خلق لاحلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمیزہ علیہ السلام خات
 لهذه العوالم باسمہا فضعفہ تمیز فی لجرام السموات من این خلقت ومتی خلقت
 ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء اھ الی ان قال وکانا مابقی من العوالم
 ولس فی هذا مزاجۃ للعلم القدیم الازلی الذی لا نہایۃ لمعلوماتہ وذلك
 لان ما فی العلم القدیم لم یخصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیۃ وادصاف
 الالوہیۃ التی لا نہایۃ لہا لیس من هذا العالم فی شیء ثم الروح اذا حبت
 الذات امدا بہا بهذا التمییز فلانک كانت ذاتہ الطامعہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تمیز ذلک التمییز السابق وتفرق بہ العوالم کلہا فنبحان من شرفہا وکرمہا وادع
 علی ذلك انتہی صفحہ عن کتاب الابریر الذی تلقاہ نجم العرفان الحافظ سیّد
 احمد بن المبارک عن قطب الواصلین سیدی عبد الغنی الذیلج اور صاحب

ابريز في اپنے شیخ عبد الغزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب
 کی ولقد رأت وليا بلغ مقاما عظيما وهو انه يشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة
 والوحوش والحشرات والسموات وبجورها والارضين وما فيها وكرة العالم بأسرها
 تتم منه ويسمع اصواتها وكلامها في لحظة واحدة ويبد كل واحد بما يحتاجه
 ويعطيه من غير ان يشغله هذا عن هذا بل اعلى العالم واسفله بمنزلة من
 هو في حين واحد عنده ثم يرحو هذا الولي فينظر فيرى مدد من غير وهو
 النبي صلى الله عليه وسلم ويرى مدد النبي صلى الله عليه وسلم من الحق سبحانه
 فيرى الكل منه تعالى - ابريز صفحہ ۲۵ - واعظم الأرواح علما واقواها نظرا
 وروحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لانها يصوب الأرواح فهي مطلقة على جميع ما
 في العالم كما سبق دفعة واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب
 بينها وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتى صارت
 الذات مطلقة على جميع ما في العالم مع عدم طوق الغفلة لها في ذلك لكن الاطلاع
 ليس مثل الاطلاع فان اطلع الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على سبيل
 التدريج والترتيب بمعنى انهما من شئ تتوجه اليه في العالم الا وتعلمه لكن
 علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الى شئ آخر علمته وهكذا حتى تاتي على
 ما في العالم فلها التسلط في العلم على ما في العالم ولكن بتوجه بعد توجه ولا تطبق
 الذات ما تطبق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا يختلفان في عدم
 الغفلة فانه في الروح على نحو ما سبق نفسه واما في الذات فهو بالنسبة الى
 توجهها بمعنى انها اذا توجهت الى شئ لا يفوتها ولا يلحقها في توجهها اليه وهو

ولا غفلة ولا نسيان واما اذا لم تتوجه اليه فانها قد تغفل عن موقع لها فيه السهو
والنسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما في صحيح البخاري انما انا بشر انسى
كما تنسون فاذا نسيت فذكروني قال صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو
وهم ينهوه - ابريز صفحہ ۴۵ - کتب احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دولت علی
جان احمد

کیونکہ میان ناویری ٹیل صاحب بقول ایک ظریف کے فہیدی یا اور بھی
فہید اذن مطلب یہ کہ سمجھے یا اور بھی سمجھاؤں اب آنکھ سے شرم و حیا کا انجن وصول ہو پھر
سینے سے دانتوں کو کھولو اور روٹا پیہ کے دیکھتے ہیں جلی ملی نہیں جھلے لبوں سے کچھ تو
لیکن دھرم سے ہو کر تمھارے چرچی ملی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدگی
نشانیوں میں کی ایک نشانی جنکی آپ نے کتنا بکھانے انکے لئے آپ کی ٹانگیری پاریسٹ کیا حکم
نازل فرماتی ہو اور وہ سے تو سرور کا رہیں تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت زمانہ مسلم مان کر زمرہ مدین
میں ہو یا بدیعہ عقیدہ مبیثہ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہو جانے کی جہت
سے پرہیز ناکٹین میں مان ساتھ ہی ارشاد ہو جاتے کہ سو لانا احمد حسن صاحب آپ کے سراج روشن
اوستاج (اوستاد) کا سول ترل کیا ہو نصرة النعم جو مطبع انتظامی کانپور میں چھپی ہو وہ آپ کے
روشن دل کی نظر سے پوشیدہ تو نہ ہوگی اس کے ساتھ پر لانا حنیف نایت عن صراط الحق
فکاد ان یخلفک عدوک الشیطان فتدی فی ظلمات الغوایہ کو لا حظہ فرما کر تو بیت
خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپ کے کلام اکابر نظام سے اپنے کان پر کیا چاہتے ہیں کہ
دوسرا شاگرد رشید کیا ہے نقطہ سنا ہوا منہ حق فرماؤ اور مت شرمناؤ کہ ان بزرگوار کو اب بھی
استراج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) ملتے ہو یا نہیں اور نکار و شن دل بدستور چمکے اسے یا بقول

عمدة النافین فتروی فی ظلمات النوائیہ کے اثر سے چراغ گل اور گھڑی غائب ہو جانے کی وجہ سے تم پر دہشتہ عقیدت اور تمھاری طبیعت بیزار ہوازالہ کے مٹ پر کا اپنا مقالہ ذرہ سانسے رکھ کر دھر دھر سے فرمائے کہ ان دونوں سے واقعی مسئلہ غلط اور کفر کو پھونپھونانے والا بیان کیا ہوا نہیں چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد ہو اور اعتقاد کے فساد سے اعمال ضائع ہوتے ہیں لہذا میری اور اوستاد جی کے فساد عقیدے کے اعمال ضائع ہو گئے یا نہیں دونوں سرحد کفر میں داخل ہو چکے ہیں یا ابھی کب قدر منازل کفر اور داخل شریکہ ظلم کرنے باقی ہیں یہ مسجد چارواڑ کے منبر کو دبوچ کر بیان کر دینا صاحب نظرۃ النعیم منبر مولین پر آنا اور قاضی تو تمھارے گرو میں صدقہ تپا کہنے کو بدل و جان راضی ہوا فوس صدانسوس کہیں نظر سے یہ بھی نہ گذرا ہوگا

نہ ہر آدمی زاوہ از دوہ است	کہ دو ز آدمی زاوہ بدہ است
بنطق آدمی بہتر است از دو اب	دو اب از تو بہ گرنہ گونی صواب

نصیحت المسلمین کے گجراتی ترجمہ میں صفحہ کے پہلے جدول میں پانچ خط عارضی رقم ایک کے معلوم۔ اولیہ حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو۔

۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰

اور ثانیاً گجراتی ترجمہ تحفۃ البندۃ الخا لکرا پنا پرانا اجہا و تازہ کر لو۔

۲۲۳

۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰

۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰

۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰

۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰

پیر اسکے انگریزی یہہ کردی ہے۔

۲۴۴
In this verse for the word "nurt" the Koran
has the word Durar. This word has our
i.e. tus sign like this (::) This gives to the
word the meaning "a little hurt."

ہم نے اسکو دایچو الایق جانکر دایچا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا نثر کے اوپر وزیر
ہیں یہ ملاحظہ کر کے واہ وا کہ سبحان اللہ جہاں اللہ کہتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے
اور ستاد جی کی منقولہ عبارت واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا
لہر عجب عنہا شئی من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے شرح نذہنی زیارت
المصطفیٰ کے مٹ میں جو کہا ہوا ہے ^صصلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورک و قیامک
وسلامک ای بل جمیع احوالک و افعالک و ارتحالک و مقالک و کائنہ حاضر حالس
بازائک الخ مستحضرا عظمتہ و جلالتہ ای ہیبتہ و شرفہ و قدہ ای رقت مرتبہ
صلی اللہ علیہ وسلم الخ مسل ای مرید السلامہ مقصدا ای متوسطانی رفع
کلامہ الخ ای من غیر رفع صوت لتولم تعالیٰ ان الذین یغضون اصواتہم عند
رسول اللہ الآیہ ولا اخفاہای بالمرۃ لغوت الاسماع الذی ہوالستوان کان لا یخفی
شئی علی الحضرة انتہی علی قاری صاحب کی اس عبارت میں جیسے شئی ہر ویسے ہی آپ کے ارسل
کی منقولہ عبارت میں بھی شئی ہر اور آپ کے لب و لہجہ میں شئی کے نیچے و پیش بھی ہیں
اس سے ذرا بھر تو بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہر یہ مطلب ہو سکتا ہی پائیں
اسکا جواب نظر انداز نما میں یا تو فاق بکامین یا اپنے اور ستاد علی قاری کا حال قبول میں سے اچھا ہوا چون
یا کا زلف در زمین ہر لو آپ اپنا دامن میں صیا و بھنس گیا نہ کہ باقت یا لا وان اللہ لیس نظام للعبد

عبداللہ بن سلام کی حالت اسلام میں اونکی قوم نے جو کہا حرت بھرت وہی تم بھی تمہارے
 پیر اور استاد کو کہے بغیر رہو گے نہیں یہ فراتہ کہا جاتا ہے آپ خواہ نوٹ کر لو لیکن خداوند
 کریم اور اسکا رسول علیم جانے کہ بچا رہے قنوجی ملائی گت تمہاری کا فر گرائیڈ کہی
 کیسی بگاڑے گی جسے صاحب ازالۃ الخفی عن عالم المصطفیٰ نے سپر مستندہ کا فر اور ڈبل مشرک
 بلا دیکر پھر ایسی کی مسک انتہام شرح بلوغ المرام گت سے جو نقل کیا ہے وہ ذیل میں درج کر
 دیتا ہوں و نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان و قرۃ العین عابدان بہت در جمیع احوال
 و اوقات خصوصاً در حالت عبادات کہ نوافل و انکشاف و رین محل بیشتر و قوی تر است
 و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بہت سرپاں حقیقت محمدیاست علیہ الصلوٰۃ
 و السلام در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت وہ ذات مصلیان موجود و حاضر بہت پس
 مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہ بود تا با نوار قرب و با سرار معرفت نور
 و ذرات گرد آرسے۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و بند نیست می بینت عیان و دعای و شمت

انتہی۔ اب تو واجبی فرما دینا بنین تو خرم بلہوری اور محی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض
 ہونگے اتنا ہی بنین دیوبندی مائی کورٹ آف وہی تکفیرین اپیل دے کر تمہارے نیم نوک
 خارج از دفتر اسلام کرا دیتے دیر نہ کریں گے۔ پھر سچ ہی کہہ دو اور غلام محمد صادق بنے رہو
 فاسق و آبق نہ بنو کہ اس صاحب العروج * * * کو جسے افراد ممکنات اور ذرات موجودات میں
 حقیقت محمدیہ کا سرپاں مان لیا پھر جریان علم میں کلام ہی کیا ہے کیا کہا جائے مومن
 یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الانفال یا مردود الاعمال پھر فضلہ و اخلین دارالقرار سے ہو
 یا جملہ خالدين فی النار سے *۔

میان ٹیل صاحب سنویم آپ سے سچ کہتے ہیں اور بہت ہی سچ ہو کر اسماعیلیہ منہجہ کے
 بال گوپال کے ٹون بال والے ہی گرد گھٹال ملائے قنوج پھر نواب بھوپال
 نے تو چوڑھگان سیدائے و ہریت کے پہلے آنکھ دوختہ کر دی اور پھر دثرب سوختہ کیا ہو اور
 نواب و گان صحرائے ہریت کی بیج میں اولاد اٹھائیٹ لکھا ہو بعدہ گیا سلیٹ سے از دختہ
 کیا ہو اسکا تو افسوس ہی کیا ہو کہ۔

دل کے پھولے جل اوٹھے سینہ کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
 انھیں کلہم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خبر سناؤ فتنہ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش میں
 آؤ اور کس قدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا استاد چھڑا اور پھر بھی روٹھا تو اب تم کہاں
 کے رہے کہیت کے یا باٹ کے راجہ جی جواب تو یہی ہو گا کہ نہ گھر کے نہ کھاٹ کے
 کذلک العذاب ولعذاب الآخرة اکبر لو کانوا یعلمون *

اب یہاں سے انھیں چند متفرق اشتباہات کا علم و علمہ جواب سے جو غلام محمد
 اور اسکے جداگانہ ہر ایک مؤید نے بطور خود عوام الناس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا
 ناس کرنے کو ترقیم کے ہیں اور وہ بھی زبے زبان فارسی اور وہ نہیں گراتی ہیں مطبوعہ کراکے
 مشربون کی طرح پر تقسیم کے ہیں *

منجملہ ادنی خیالات کا سدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گرد گھٹال نواب بھوپال کا ہی

یہ طاجی اپنی کتاب ریاض التماس و غیاض العریاض میں می غناید۔
 چنانچہ تفسیر علم غیب و رین آیت (ولا علم الغیب) و امثال آن از خاتم انبیاء فرمودہ ہیں

نفی آن از جملہ رسل کرو و گفت یوم یجمع الله الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا
انك انت علام الغیوب انتھی ۛ

امام المنكرين علام محمد نے اسکی تقلید پیدا کر کے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ
حکم مناظرہ بڑودہ میں جو تسوید کی ہو وہ قابل غور و لائق دید ہی جو فصل اول میں چوتھی
رسل یہ کہی ۴ یوم یجمع الله الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اسکی تفسیر میں
کبیر میں ہو ۵ انہم انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظهر وادما اضم وارض لا تعلم
الا ما اظهر وافتعلک فیہم انفذ من علمنا اس مطلب کو مفسر نے اصح کہا ہوا اور ابن عباس
کی طرف منسوب کیا ہوا اور سیطرح بیضاوی میں ہوا و مدارک جلد ۱ ص ۱۰۱ میں ہوا قالوا لا علم لنا
با خلاص قومنا دلیلہ انک انت علام الغیوب او بما احدثوا بعدنا دلیلہ کنت
انت الوقیب علیہم اور خازن میں بھی مثل کبیر کے ہوا و تفسیر حقانی ص ۱۰۱ میں ہوا امر واقعی
اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہوا ظاہری قبل و قال کا جو میں علم ہو سو وہ تیرے علم کے
نگے بہتر لاشوک کے ہوا تھی ۛ

اب اس خیال خام مثل سراج کا جواب با صواب طالع ہو

مدارک التمر تل من ہو و علمک ما لم تکن تعلم من خفیات الامور و ضماؤ

القلوب انتھی و عن المسورین محرمہ ان اباء محرمہ قال یا بنی اند یبلغنی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قدمت علیہ اقبیۃ فہو یقسم ہا فانہب بنا الیہ فذہبنا فوجدنا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزله فقال لہ یا بنی ادع لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعظمت ذلک و قلت ادعولک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی اند

ليس بجبار فدعوه فخرج وعليه قباء من ريباج من زرع بالذهب فقال يا خرمه هذا
 خباتاه لك فاعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزرعة بالذهب
وعن حذيفة ^{رضي الله عنه} قال سالتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
 فقلت مالي به عهد منذ كذا وكذا فمالت مني فقلت لها وعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
 فاصلي معه المغرب واسئله ان يستغفر لي ولك فابيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت معه
 المغرب حتى صلى للعشاء ثم انتقل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم
 قال ما حاجتك غفر الله لك ولأمك رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب
 بخاري شريف کے کتاب العلم میں جو مشہور حدیث ہو وہ کسی سے مستور نہیں اور علامت میں جو
 کب یا سوا القمار قد غلنا ما جابک جو گنہ راہ ہو وہ تو ناظرین کے اذنان صافیہ سے دور نہیں ہو +
منہاج الاحیاء اور جو اہل العقیدین میں ہو **وعن** حاتم الاصبم قال
 حدثني شقيق البلخي قال خرجت حلجاسنة مع واربعين ومائة فنزلت القارسية
 فاذا شاب حسن الوجه شديد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجله
 نعلان وقد جلس منفردا عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
 يريد ان يكون كلاء على الناس والله لامضين اليه ولا يمنعه قد فوت منه فلما
 رآني مقبلا قال يا شقيق اجتنبوا كثير من الظن الآية فقلت في نفسي هذا ^{عبد}
 قد نطق بما في خاطري لا الحق ولا سالنه ان يحاللق فغاب عني فلما اترلنا واقصه اذا
 به يصلي واعضائه تضطرب ودموعه تتحدر فقلت امضي اليه معتذرا فاوجزني
 صلاته ثم قال يا شقيق اقرأ في لغتنا لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقلت
 هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما اترلنا نرياله اذ ابه قائم على البير وسيد

لركوة يريد ان يتقى ماء فسقطت لركوة في البير فرفع طرفه الى السماء وقال -

انت ربي اذا ظلمات الى الماء | وقوتى اذا ادرت الطعاما

قال شقيق فوالله لقد رايت البير قد ارتفع ماءها فاخذت لركوة ومالها وتوضاء
وصلت الى اربع ركعات ثم مال الى كتيب رمل هناك فجعل يقيض بيده ويطرحه في
الركوة يشرب فقلت اطمني فضل ما رزقك الله تعالى وانعم عليك فقال يا شقيق
لم تزل انعم الله تعالى عليك ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك ثم نادى الركوة فشربت
منها فاذا سويقي وسكر ما شربت والله الذي ضر ولا اطييب ربحا فشربت وشربت واقمت
اياما لا اشتهي طعاما ولا شرابا ثم لماره حتى دخلت مكة فابته ليلة الى جانب قبة
الشراب نصف الليل يصلي بخشوع وانين وبكاء فلم يزل كذلك حتى ذهب الليل
فلما طلع الفجر جلس في مصلاه يسبح ثم قام الى صلاة الفجر وطاف بالبيت اسبوعا وخرج
فتبعته فاذا غاشية وموالى وغلمان وهو على خائف ما رايت في الطريق قد ادب الناس بملوك
عليه فقلت لبعضهم من هذا فقال موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن
علي رضي الله عنهم اجمعين اخبرني عن الامير مزي في كرامات الاولياء والحافظ عبد الله بن
بن الاخير في معالم العترة الطاهرة وابن الجوزي في مشير العزم الساكن الى الله الاماكن
وصفة الصفة انتهى

علامه شيخ عبد الرحمن صفوري شافعي رحمه الله تعالى في ترجمة الحاس
اور شيخ حريش رحمه الله تعالى في روض الفائق من تحريكها بران امراة دخلت
مسجد ابي حنيفة رحمه الله تعالى وهو جالس بين اصحابه فاخرجت تفاحة احد جانبا
احمر الجانب الاخر اصفر فوضعتها بين يديه ولم تتكلم فقها نصفين فقامت وحز

ولم يعرف اصحابه مراده فاسالوه عن ذلك فقال لهم انها ترى الدم تارة احمر مثل احد
 جانبي التفاحة وتارة اصفر مثل الجانب الاخر ايتها يكون حيصا وطهرا فاشتقت التفتا^{حة}
 وارتها باطنها واروت بذلك انها لا تطهر حتى ترى البياض مثل باطنها انتهى - و
 في السراجية ان اعرابيا دخل عليه فقال ابو ارام بو اوين فقال ابو حنيفة بو اوين فقال
 الاعرابي بارك الله فيك كما بارك في الاولاد وربي فتمخيرا اصحابه وسالوه عن ذلك
 فقال انه سالتني عن الشهيد ابو اوين كشهدا بن مسعود ام بو اوك كشهدا بن موسى الاشعري
 فقلت بو اوين فقال بارك الله فيك كما بارك في شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية
 كذا في خزائن الرايات وذكره القهستاني في جامع الرموز نقلا عن المبسوط وقال في
 آخره وفيه دلالة على كماله في مقام الولاية انتهى - وفيه انه ليس في تشهد ابي
 موسى الاشعري واثر واحد ايضا قلت لعل الاعرابي ساله ابو ارام بو اوين فاجاب
 بو اوقلا استفسره اصحابه قال انه سالتني عن الشهيد هل هي التي في اسم راوية او اذ
 واحد وهو ابن مسعود ام هي التي في اسم راوية او اوين وهو ابو موسى الاشعري
 فاجبت بو اوي هي التي راوية الواقعة في اسمه واثر واحد هو ابن مسعود والخلاف في القبا
 وقع من ذلة اقدم الناسخين والله اعلم بالخفي والمستبين .

امام ابو عبد الله بافعي شافعي رحمه الله تعالى روض الرماحين في
 مناقب الصالحين كنعيم بن بكنا نام فلانة النفا من مناقب الشيخ عبد القادر
 بن حكيم ٥٦٩ من ابراهيم بن محمد بن يحيى باوق حنبل رحمه الله تعالى قلايد البحار
 في ترجمة الشيخ عبد القادر بن محمد بن يحيى بن ابراهيم بن محمد بن يحيى بن علي بن
 يوسف بن جبريل النعمي الشافعي رحمه الله تعالى بهجة الاسرار بعد ان اثنوا

کے ۱۹۴ میں تحریر فرماتے ہیں ^{۲۵۳} وعن ابی عبد الله محمد بن الحضر بن عبد الله الحسيني
الموصلی قال سمعت ابی رحمه الله تعالى يقول سمعت قاضي الموصل رحمه الله تعالى
يقول كنت سئ الظن بقضيت البان على كثرة ما بلغني من كراماته ومكاشفاته و
كنت عزمت ان اكلم السلطان في اخراجه من الموصل وما اطلع على ذلك مني سوى الله
تعالى فبينما انا في بعض اوقاف الموصل اذ رايت قضيب البان متبلا من صدر الزقاق
على هيئة المعروف ولم يكن في ذلك الوقت في ذلك الزقاق احد غيري وغير قلت
في نفسي لو كان معي احد لامرته باسأله فسي خطوة واذا هو على هيئة كوردي
بصورة غير صورته الاولى ثم مشى خطوة واذا هو على هيئة بدوي بصورة غير صورته
الاوليين ثم مشى خطوة فاذا هو على هيئة فقيه بصورة غير الصور المقدمه وقال
يا قاضي هذا اربع صور رايته من فمن هو قضيب البان منهن حتى تتكلم السلطان في
اخراجه فلم اتمالك ان اكب على يديه اقبلهما واستغفرت الله العظيم انتهى *

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ الحمدیہ کے ص ۲۲۸ میں

تحریر فرماتے ہیں ^{۲۵۴} وفي رسالته القشيري وعوارف الوردية وغيرهما من كتب القوم
وغيرهم ما لا يحصى من القضايا التي فيها اخبار الاولياء بالمغيبات الح كقول سائل من
حضر لانكار عليه واعلموا ان الله يعلم ما في انفسكم فاحذروه فتا بباطنه فقال هو
الذي يقبل النبوة عن عباده ويعفو عن السيئات ويعلم ما يفعلون امر وامثال ذلك
من الاولياء لا تحصى ويكفي دليلا قوله صلى الله عليه وسلم الخ اتقوا غلبة المؤمن
فانه ينظرون الايمان الخ وسأل بعضهم عن الفراسة فقال ارواح تنقلب في الملكوت
فتشرف على معاني الغيوب فتتطرق عن اسرار الخلق فتطوق مشاهدة وعيان لا ^{نطق}

ظن و حساب انہی +

پھر اس تمام سے قطع نظر کر کے گذشتہ علامت اور علامت کیوں نہ دیکھیں جس میں
امام المنکرین کے مافی الضمیر پر ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب حاجی امداد اللہ
صاحب دوبار قابو پا گئے اور بیان مافی الضمیر کر دیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صد و گزوات
سے نابود ہوئی نہیں ہو بلکہ اسی سال میں گزرتی سے انگریزی میں ترجمہ کی گئی اور اسی سال میں
قطب القلوب کے قدرت کا تماشا کیے کہ اس قلب اسی کو محبت نبوی سے کیسا پرستہ اور
قاسی کر دیا فانا لله وانا الیہ راجعون۔ خود نے ج کیا زیادت کی اتنا ہی نہیں حاجی جی سے
بیعت کی محبت میں رہتے کر اتین دیکھیں تجرہ ہوئے وہ گزرتی انگریزی میں تحریر ہو کر اشاعت
پائے یہ سب کچھ ہوا مگر آپ بدولت سب سے وہی جرتے۔ چون بیاید سنو والا شرپٹھنا عمرو
نہیں مگر صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ماتھ کھینچنا کمان حق سے دور نہیں ہو رہا
بنا چاری اس سے قتل کرے دیتا ہوں۔

از شکر شیریں زگر و دانہ بادام تلخ	قرب نیکان زانمی باشد سرایت در بدن
از چہ دارد جامہ خود کہے اسلام تلخ	گر نذر و ماتم ایمان این تیرہ دلائل

وبنا لا ترغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب
اور پر کی آیہ میں لا علم لنا فرمانے کی وجہ حاشیہ جمل جلد ۱۱۸ میں یہ لکھی ہو الاول
انہ لیس لنفی العلم بل کنا یت عن اظہار الشکی والالقاء الی اللہ تعالیٰ بتفویض الامر
کلیہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر انہ ولھم من الخون ثم یحبون فی ثانی الحال و
بعد رجوع العقل وھو شہادۃ ہم علی الامر فلا یكون قولہم لا علم لنا من انما الی اللہ
تعالیٰ لھم من الشہادۃ علی امھم اھ شہاب استھنی۔ اور روح البیان کی جلد ۱۱۸

پر ہرگز عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان هذا الجواب انما يكون في بعض موطن
القيامة وذلك عند فرجهم وجثوا الامم على الركب لا يبقى ملك مقرب ولا نبي
مرسل الا قال نفسي نفسي فعند ذلك تطير القلوب من اماكنها فيقول الرسل من
شدة هول المسئلة وهو الموطن لا علم لنا انك انت علام الغيوب وترجع اليهم عقولهم
فيشهدون على قومهم انهم بلغواهم الرسالة وان قومهم كيف ردوا عليهم فان قيل
كيف يصح ذهول العقل مع قوله تعالى لا يخزنهم النزع الا كبر قيل ان النزع الاكبر
دخول جهنم انتهى .

• پھر انک لا تدري ما احدثوا بعدك يا انك لا علم لك بما احدثوا بعدك یہ جو
کہا جاوے گا وہ بھی مجموع حالات و اوقات پر محمول ہو اس سے عدم علمیت کا استدلال بوالہر ہی
اور خیال خام نہیں ہو گیا ہو اور فرض بھی کر لیں کہ انکے اعمال انحضرت پر سب اشارت علامتیں
عرض نہیں ہوتے تاہم ان تمام کے اعمال لوح محفوظ میں مرقوم ہونا تو منکر نہ بھی مانے بغیر
رہ نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا مکتوب آپ کے علم کا محاط ہونے کی دلائل گزر چکے ہیں حاجت
اعاودہ نہیں ہے سب انکے اعمال اس لوح میں مرقوم ہونے کے دلائل تو وہ بھی کسب قدیم
میں ہم لکھ آئے ہیں علاوہ برآن یہ ہیں جو ابوالمنہبی شرح فقہ اکبر کے ص ۱۱۱ میں تحریر
فرماتے ہیں ولا يكون في الدنيا ولا في الآخرة شيء من الجواهر والاعراض الا بشيئة
وعلمه وقضائه وقدره وكتبه في اللوح المحفوظ قال النبي صلى الله عليه وسلم اول
ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب يا رب فقال له تعالى اكتب ما هو كائن الى يوم
القيامة الخ ولكن اكتب بالوصف لا بالحكم يعني كتب في اللوح المحفوظ كل شيء بارضا
من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والكبر والقلة والكثرة والنفقة والفقلة

والحرارة والبزودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والأداة والقدر
والكسب وغير ذلك من الأوصاف والأحوال والأخلاق انتهى۔ علی قاری
شرح فقہ اکبر میں اس متن کی شرح میں کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فی
کتاب الوصیۃ تقریر ان اللہ تعالیٰ امر القلم بان یکتب و فی نسخة بان اکتب فقال
القلم ماذا اکتب یا رب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما هو کائن الی یوم القیامۃ لقوله
تعالیٰ وکل شیء فعلوه فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطرا انتھى۔ تحریر فرماتے ہیں
یعنی الحدیث مقتبس من القرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان
انتھى۔ علی قاری کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن میں اشارہ ہر طرف
بطلان اس مضمون کے جو شوکانی نے فوائد مجموعہ فی الاحوال و الموضوعہ
کے ص ۱۸ میں اس حدیث کی نسبت لکھ دیا ہو قال ابن عدی باطل منکر آفة محمد بن
وہب الدمشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان هذا الحدیث باطل انتھى
یعنی جب حدیث مقتبس من القرآن ہو تو پھر اس میں کلام کی کوئی وجہ نہیں ہو سکا اصل
انکے اعمال میں مکتوب ہیں اور اس لوح پر آپ کا علم عادی ہونے کے ساتھ بھی جو
اتاک لا تدسری یا اناک تعلم کہا جائیگا اور سکی وجہ وہی ہو جو آیت لا علم لنا کی توجیہ میں
بیان ہوئی ہو پس صیبا ما ذا البحتہم کے جواب میں بصیفة ماضی لہم نعلم کہہ کر لا علم لنا
پر نسبت حال کے کہیں گے ویسا ہی اناک لا دسرت اولہم تدویا ما علمت اولہم تعلم
بالنسبة الی ما معنی کہا نہیں جائیگا بلکہ لا تدسری لہم لا تعلم ای فی الحال
کہا جائیگا صیبن اشارہ ہماری توجیہ کی سمت کی طرف ہو لیکن الدیوبندیوں فضلاً
عن النادیوں میں قوم پھلون۔

دوسرا شبہ علم قیامت میں

امام الشکرین وغیرہ اپنے دلائل ورموز میں اس علم کی نفی چند کتب کا حوالہ دیکر زعم خود لا علمی ثابت کر چکے ہیں لیکن نظر بقاعدہ تقدیم مثبت برنافی لزیادۃ علمہ ملحق بالقبول اولین علما کی چاہئے جنہوں نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہو اقول اونکے ماسبق میں گزریا ہے کہ تازی کی نظر کیلئے علاوہ بران میں شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ مستزید کے تسک فلا یظهر علی غیبہ احدا الا بتہ کے جواب میں ہر ان الغیب ہما لیس علی العموم بل مطلق اومعین ہو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائکۃ والبشر انتہی اور صاحب کتاب البریز میں اپنے شیخ عبد الغفریت نقل فرماتے ہیں قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند فراغ الارواح التی لم تخرج الی الدنیا و استکمالها الخروج الیہا لا تبقی روح الا وخرجت تقوم القیامۃ قلت فلیزم ان یعلم ارباب هذا الکشف بالساعة ومتی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عند علم الساعة وینزل الغیث الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمہن الا اللہ تعالیٰ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما قال ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامر ظہر لہ فی الوقت والافہو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء من الخمس المذكورة فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والانطاب السبعة من امۃ الشریفۃ یعلمونہا وہم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بہ الاولین والآخرین الذی ہو سبب کل شیء ومنہ کل شیء انتہی ۔

تیسرا شبہ علم روح پر ہے

امام الشکرین علام محمد نے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ پروردگار میں عدم علم روح کی دلیل یہ
 کسی ہوتے ویسٹلونک عن الروح قل الروح من امر ربي اسکی تفسیر ہرگز میں ہوا ہی من امر
 یعلمہ ربي والجمہور علی انہ الروح الذی فی الحيوان سالوہ عن حقیقتہ فاخبرانہ من امر الله
 ای مما استأثر الله بعلمہ وعن ابی ہریرۃ لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح
 اور پھر وما اوتیتہم من العلم الا قلیلا کی تفسیر میں ہر الخطاب عام تقد روی ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لما قال لهم عن مختصون بهذه الخطاب ام انت معافیہ قال بل نحن وانتم لم
 نوت من العلم الا قلیلا اور معارف میں ہر والمقول الاصح ہوا ان اللہ عز وجل استأثر بعلم
 الروح ۱۱ باب قول اللہ تعالیٰ وما اوتیتہم من العلم الا قلیلا یعنی بخاری ۱۱۲ میں ہر
 واراد ہا واد هذا الباب المترجم بهذه الآیۃ التنبیہ علی ان من الاشیاء ما لم یطلع اللہ علیہا
 بنیاء ولا غیرہ پھر وما اوتیتہم کی شرح میں ہر الخطاب عام وروی ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لما قال لهم ذلك قالوا نحن مختصون بهذه الخطاب ام انت معافیہ فقال بل
 نحن وانتم لم نوت من العلم الا قلیلا فقالوا ما اعجب شأنک ساعة تقول ومن یوت
 الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا وساعة تقول هذا فزلت ولوان ما فی الارض من شجرة
 اقلام والبحر یمد من بعد سبعة اجراما فقدت کلمات اللہ انتہی بحرونیہ ۱۲

حاصل توان عبارات کا صرف انتہی ہو کہ ان طوائف کے نزدیک آپ کو روح کا علم نہ تھا
 پھر یہ یمن نہ اور مسئلہ کہ مفید نہیں ہوتا ہے اس کے سوا اور کیا کہ مختلف فیہ ہر حال میں الدین
 سیوطی نے اس شرح الصمد و رکے میں ترمذی فرماتے ہیں لقد قبض النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفة بل علیہا وهو نظیر الخراف فی الساعة انتہی
 اور اوپر واضح طور پر چکا ہے کہ اثبات نفی کے اختلاف میں نفی پر اثبات مقدم ہوا کرتا ہے مولانا

کرامت علی وعلوی نے سیرۃ الاحمدیہ میں فرمایا ہے ^{۲۶۲} وانه صلى الله عليه وسلم اطلع
 على الروح فيما قال بعضهم انتهى۔ علامہ ابراہیم بخاری کا قول گذر چکا ہے جو تحقیق المرید
 شرح جوہرۃ التوحید میں فرماتے ہیں ^{۲۶۳} ولم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم من
 الدنيا حتى اطلعه على جميع ما ابهمة عنه من الروح وغيرها انتهى۔ امام حجة الاسلام
 غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب مضمون صغیر کے میں تحریر فرماتے ہیں ^{۲۶۴} هذا السؤال عن
 سر الروح الذي لم يؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم في كشفه لمن ليس اهلا
 له انتهى۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ شفاء السقام میں تحریر فرماتے ہیں و
 من الناس من توقف فيه واسلم وحمل على ذلك قوله تعالى قل الروح من امر ربي
 وانه لم يأمسان يمينه ^{۲۶۵} انتهى۔ محقق وعلوی مدارج النبوة جلد ۲ میں تحریر فرماتے
 ہیں چگونہ جرات کند مومن عارف کہ تقی علم بحقیقت روح از سید المرسلین و امام السارتمین
 صلی اللہ علیہ وسلم کند و دادہ است اور احق سبحانہ و تعالی علم ذات و صفات خود و فتح کردہ بروے
 فتح مبین از علوم اولین و آخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جنب با سمیت وی قطره ایست از
 دریاد ذرہ ایست از بیدار استہی۔ اتنی تلاش کتب تو بدوینوں کو نصیب کہاں سے ہو مگر تقیب
 توحید کہ امام الشکرین نے عمدۃ القاری کے تحت پر سے عینی نے جو بخاری کا مقصود بیان کیا وہ
 نقل کر دیا اور خود عینی کا کیا مسلک ہے اس سے چشم پوشی اور کتمان حق کیا حالانکہ اوسنی ^{۲۶۶} میں
 کو بعد میں ^{۲۶۷} پر خود فرماتے ہیں وقد ذكر الاختلاف في الروح بين الحكماء والعلماء المتقدمين
 قديما وحديثا واطلقوا اعنة النظر في شرحه و خاصوا في غمرات ما هبت فاكثرهم
 تاهوا في التيه فالأكثر من منهم على ان الله تعالى ابهم علم الروح على الخلق واستأثره
 لنفسه حتى قالوا ان النبي عليه الصلوة والسلام لم يكن عالما به قلت جل منصب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یكون غیرا لہ بالروح کیف
 وقد من اللہ تعالیٰ علیہ بقولہ وعلیک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما
 وقد قال اکثر العلماء لیس فی الایۃ دلیل ان الروح لا یعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لم یکن یعلمہا۔ قریب من مذکور میں یہی امام تقی الدین سبکی جکی نسبت جموی
 شرح اشباہ کے میں تحریر فرماتے ہیں عدم التعویل ان کان مجرد کونہ کلام السبکی
 هو کلام من جہل مقام السبکی فانہ اشتغل حالہ بین الائمة وبلغ رتبة الاجتهاد انتہی
 اوسى شفاء السقام من بیان فرماتے ہیں والقائمون بهذه الاقوال الثلاثة يقولون ان
 قوله تعالى قل الروح من امر ربي جواب فان امر الرب هو الشرع والكتاب الذي
 جاء به فمن دخل في الشرع وتفقه في الكتاب والسنة عرف الروح فكان معنى الكلام
 ادخلوا في دين الله تعلموا ما سألتم عنه انتهى۔ امام غزالی رحمہ اللہ تالی احیاء العلوم
 میں تحریر فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلك لم یکن مکشوفاً للرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فان من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسه ومن لم یعرف نفسه فكيف یعرف اللہ
 سبحانہ ولا یبعد ان یكون ذلك مکشوفاً لبعض الاولیاء والعلماء انتهى۔ ان معتبرین کے
 اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امر سے اولیا اور علماء پر بھی اس کے معرفت
 کا باب مفتوح ہے۔ باقی اس بحث کو تغیر کبیر میں ملاحظہ فرما دیں فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل مذکورہ میں ہر مسئلہ قرآن شریف میں صاف
 یقیناً بیان نہیں اس میں غفیر کا مذہب یہ کہ قرآن شریف میں صاف لایقہام ہے وہو مذہب السلف

کذا فی مسلم الثبوت ۱۵۲ اور پھر دلائل اس کے لکھے ہیں لنا الوقف علی الا لله والواسخون
 فی العلم استیناف وغیر ذلک اور تفسیر حقانی میں ہر جلد ثانی ۱۳۱ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ علماء
 یہ کہتے ہیں کہ اللہ پر کلام تام ہو گیا اور بیان وقف لازم ہو اور واسخون جدا کلام ہو عطف
 کیلئے نہیں ہو بلکہ ابتدائے کلام کیلئے ہو اس تقدیر پر یہ متنبہ ہونگے مشابہات سے جو کچھ مراد ہو
 اور سکو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہی تمہیک سے شیخ زاوہ جلد اول ۱۳۱ میں ہو
 تفسیر القرآن علی اوجه تفسیر لایع احد جملہ و تفسیر تعرفہ العرب بالسندھا و
 تفسیر یعلہ الفقہاء و تفسیر لایعلہ الا لله چنانچہ یہ عبارت تفسیر اتقان میں بھی مرقوم
 ہے انتہی +

اقول اس علم کی نفی میں نہایت مبصوف کا علی سرایہ اتنا ہی جمع تھا جسے بے محل اور
 غیر موقع صرف کر چکے اب اسکا جواب باصواب نہیں داخل ثواب ہو کر مستطاب نہیں قرآن مجید میں
 لا الہ الا ینہم کا ہونا بالنسبۃ الی الجمیع سوی اللہ تعالیٰ کہنا مذہب حنفیہ کا نہیں مشرب مشویہ کا ہو عارف ربانی
 امام شعرانی الیواقیت و البجوابہ کہ ۱۳۱ میں ارشاد فرماتے ہیں فان قلت اذا کان
 القرآن کلہ غیر مدانی لایفہم العرب منہ معانی الحروف التي هی اوائل السور المرموزة کالم
 والمص و یخوفک فانہ بلسانہم فالجواب انما لایکن جمیع العرب تفہم ہذا الحروف لیسقی
 لہم الا یان بہا ولم یفہموا الخ فلذلک جعل اللہ تعالیٰ فہمہا خاصا باہل الکشف
 ولا یقال ان اہل الکشف لا یعرفونہا ایضاً لانا نقول انہ لا بد من ان یعلمہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ومن شاء اللہ تعالیٰ والا فلو لم یصح لاہل الکشف علمہا لکانت
 حشوا ولا یجوز و مرود ما لامعنی لہ فی الکتاب والسنة کما علیہ الجمهور من علماء الاصول
 خلافاً للحشویۃ باسکان الشین المجتہد ماخوذ من قولہم ان فی القرآن حشوا انتہی

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے مثنوی میں تحریر فرماتے ہیں واما المتشابه
 فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه - ولا يرجی بدو اصله فوفی غایة الخلق
 بمنزلة المحکم فی غایة الظهور فنصار کوجل منقود من بلدة انقطع اثره وانقضى اقله
 وجبرانه وحک اعتقاد الحقیة قبل الاصابة ای اعتقاد ان المراد به حق وان هذا
 قبل یوم القيامة واما بعد القيامة فیصیر مکشونا لکل احداث الله تعالى
 وهذا فی حق الامة واسافی حق النبی علیه السلام فكان معلوما والابتطل فاشد
 القاطب بالمهمل کالتکلم بالزنجی مع العربی وهذا عندنا انتهى - ایسے لو کے مشابہ
 سے حافظ ابن کما قظ تو دورا ناما معذور ہو کر تا ہو پھر مطلب سوچے نہیں تو چندان شکایت نہیں
 ہو اما روایات کا پورا حق تو مسلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے میں ار کیا ہو وہ لائق تحسین اور
 قابل آفرین ہے ۔

مولانا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مثنوی پر فرماتے ہیں ۔
 مسئله فیہ ما لا ینفهم (احدوا ستاثر الله بعلمه والامان فخر الاسلام وشمس الائمة
 خصصا المسئلة بما عدل رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم وهو الالبق
 والاصواب کیف الخطاب بما لا ینفهم الخطاب لا یلیق بجنابہ تعالیٰ وهو مذہب السلف
 فان حظ الزائغین ابتغاء التاویل ابتغاء الفتنة فیکون حظ الراغبین عدم الابتغاء
 لاعدم العلم فیمیز ان یکون الراغبون داخلین تحت الاستثناء مع کونهم عدل ام
 فیکون المعنی والله اعلم ان الزائغین یتبعون الفتنة یتبعون تاویله مع ان التاویل
 لا یعمل الا الله والراغبون فی العلم فلیس علم التاویل الاحظ الراغبین لا یتبعون الفتنة
 بل یومنون بالکل الخبر انه قد نقل عن الاولیاء الکرام واصحاب الکرامات انهم

یعلمون تاویل المتشابهات عند ریاضاتهم الشديدة والجاهل بالة القویة وخلعهم
ابداً منهم واختراطهم فی اعلی علیین فانه یفاض علیهم عند هذا الحال علوم وهیبة
من غیر قصد وطلب وکسب ما لا ین رأی ولا اذن سمعت فغند طلوع شمس
هذا یقین لا یغنی الظنون المذكورة من الحق شیئاً فالحق ما ذکرنا من تاویل
الآیة والسلف انما راسول بعد مفهومیة المتشابهات عدم المفهومیة بالکسب
والنظر انتهى ۛ

امام عارف ربانی مجدد الف ثانی کتوبات کی جلد اول میں فرماتے ہیں متشابهات
قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال الله تعالى ما یعلم تاویله الا الله یعنی تاویل
آن متشابه را هیچ کس نمیداند مگر خداے عزوجل پس معلوم شد کہ متشابه نزد خداے جل علی نیز محمول
بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم تاویل عظمی عطامی فرمایند
چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشد آن تاویل را خیال نکنی
کہ در رنگ تاویل بدست بقدرت و تاویل وجه نبوت عا شد و کلاً آن تاویل از اسرار است کہ
بخص خواص علم آن عطامی فرمایند انتہی۔ زیادہ تفصیل کی آرزو باقی ہو تو شیخ محمد ہاشم
بدخشی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبدۃ المقامات ۱۸۴ طابع نو لکھنؤ جہین حضرت مجدد
رحمہ اللہ کے ملفوظات و غیرہ نقل میں دیکھ بجال کر تشفی خاطر حاصل کریجئے اور باین ہمہ
علامت سے غفلت نہ کیجئے اس تمام سے بوضاحت دریافت ہو گیا کہ کاملین کو بھی دفع
اسرار مقلات پر ہو پھر سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ کی تو بات ہی کیا ہو لیکن النادیہ یون
قوم خصمون ۛ

پانچواں شبہ آیہ لو کنت اعلم الغیب پر ہے

امام الشکرین علامہ محمد نے اپنے دلائل فرمودہ پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ میں
 تحریر کیا ہو کہ قولہ تعالیٰ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما صنی السوء
 بعد ازین چند عبارت تفسیر خازن مددک ابو سعید بن خذادی تفسیر حمالی تفسیر معانی کی بزم خود
 سفید نے مدعا کے نقل کر دین میں اسکی نسبت بہت کچھ کہا جاسکتا ہو اما تطویل محل مانع البتہ اور
 عبارت کتب کے نقل پر یکتفی بہر ماہرن *

علامہ ابن خازن اپنی اسی تفسیر لباب التاویل کی جلد دومت پر علامہ محمد
 کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں فان قلت قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته
 صلی اللہ علیہ وسلم فكيف الجمع بینہ وبين قوله تعالیٰ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
 من الخیر قلت یحتمل ان یكون قاله صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والارباب
 والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالیٰ ویقدرہ لی ویحتمل ان یكون قاله
 قبل ان یطلعہ اللہ تعالیٰ علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عز وجل اخبر كما قال عالم الغیب
 فلا یظهر علی غیب احد الا من ارضی من رسول الایۃ او یكون خرج هذا الکلام
 مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهر اللہ تعالیٰ علی شیان من المغیبات ما خبر
 عنها لیكون ذلك معجزة ودلالة علی صحة نبوته صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

ما شیء بل میں مجاہد ہی عبارت نقل ہوشتان اور سکا ملاحظہ کر سکتا ہو *

امام انور کی کتاب المنشورات وعیون مسائل المہمات میں تحریر
 فرماتے ہیں مسئلہ ما معنی قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب
 الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غیبا الا اللہ واشباہ هذا من

القرآن والحديث مع انه وقع علم ما في غيب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم وكلمات
 الاولياء الجواب لا يعلم ذلك استقلالاً ولا وعلم احاطة بكل المعلومات الا الله واما المعجزات
 والكرامات فحصلت باعلام الله تعالى للانبيا والاولياء ولا استقلال لهم انتهى
تفسير ميثا پوری من ہر ولا اعلم الغیب قال فی الکشاف محله النصب عطفاً علی محل
 قوله عندی خزانة الله لانه من جملة القول ای لا اقول لكم ذاك ولا هذا قلت و
 يحتمل ان يكون عطفاً علی لا اقول ای قل لا اعلم الغیب نیکون فیہ دلالة علی الغیب
 بالاستقلال لا یعلم الا الله الخ انتهى ۛ

قاضی عیاض شفا شریف من تحریر فرماتے ہیں ومن ذلك ما اطلع عليه
 من الغيوب وما يكون بعد والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف
 غمره وهذا المعجزة بمنجلة معجزاته المعلومه على القطع الواصل اليها خبره على التواتر
 لكثرة رواها واتحاد معانيها على الاطلاع على الغيب انتهى - **علامہ شہاب**
خفاجی اسکی شرح **سیم الریاض** من ارشاد فرماتے ہیں وهذا لا ينافي الآيات الدالة
 على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير فان
 المنفى علم من غير واسطة واما اطلاع عليه باعلام الله تعالى فامر متحقق قال الله
 تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول انتهى - امام
زرقانی شرح **مواہب قسطلانی** کی جلد ۱۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں وقد تواترت
 الاخبار واتفقت معانيها على اطلاع صلى الله عليه وسلم على الغيب كما قال عیاض
 ولا ينافي الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب
 لاستكثرت من الخير لان المنفى علم من غير واسطة كما افاده المتن واما اطلاع

عليه باعلام الله تعالى فمحقق لقوله الامن ارتضى من رسول انتهى ۛ

علامہ شیخ ابراہیم جویری تحت المریہ شرح جوہرۃ التوحید میں لکھتے ہیں کہ **الخروج** النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالیٰ علی جمیع

ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ بما یمکن علم البشریہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للتقدیم وما خالف ذلك بخولا اعلم الغیب بمحول علی انہ

كان قبل ان یکشف لہ عن ذلك انتہی۔ فقہ طہیل شیخ محمود بن اسماعیل

جامع الفصولین جلد ۱ ص ۱۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ **ان قيل** يشكل بانسوی عن

النبي صلی اللہ علیہ وسلم يوم فتح مكة وفي حفر الخندق اخبر بفتح كسرى قصير

فوقع كما اخبر وامثاله عنه صلی اللہ علیہ وسلم كثيرة لا تتكرو عن عمر رضي الله

تعالى عنه امر باسارية الجبل مشهور وكذا في كتب الثقات مزبور بحال بانه يمكن

التوفيق بان المنفى هو العلم بالاستقائل لا العلم بالاعلام اذ الامانات بينه

وبين الآية لما مر من التوفيق انتہی۔ پھر غلام محمد نے دیا یہ علم جنود ربك الا هو

اور اسکی تفسیر جو تحریر کی ہو یہ بھی ایسی علم استقلالی پر محمول ہو کہ بدون اسلام کے وہ کسی کو

معلوم نہیں ہیں الباقی کریم کریم و علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ باعلام اللہ علیہ معلوم ہونا ایسی

نبین ہو علامت میں مرفوع حدیث گذری جو میں صحت فرمایا ہو کہ او قیلت مفاتیح

کل شیء غیر الجنس در جنود رب غیر نفس جو یہاں من اللامس والظہر من الشمس ہے

ولكن النار و یون قیوم لا یفقدون ۛ

چھٹا شب حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ناشر ہے

امام المنکین غلام محمد کے رسالہ ازالہ الريب کے مہر پر عبدالحق کے رسالہ کا ذکر ہے یہ عبدالحق
 قاضی رحمۃ اللہ کا نو چشم و قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اسکی ابتدائی تقریر سے صاف
 تھا اور کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے شہر کرنے کو اترا ان طبع میں صرف زر کثیر ضرور ہسکی بہت بڑی نیکیا
 کرنا مثال والی امانت گینیش بھی ناکفایت اس رسالہ کے مستبیر ہو عن مسروق قال قلت لعائشہ
 رضی اللہ عنہا یا امناہ هل رأی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقالت لقد فف شعری
 ما قلت این انت من ثلث من حدثک من فقد کذب من حدثک ان محمد راى ربہ فقد
 کذب ثم قرأت لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما كان
 لبشر ان يكله الله الا وحيا ومن وراء حجاب ومن حدثک انه يعلم ما فی غد فقد کذب ثم
 قرأت وما تدري نفس ماذا تكسب غدا ومن حدثک انه کتم فقد کذب ثم قرأت یا
 ايها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآية رواه البخاري ومسلم وبنی وبنی والترمذی
 انتهى

اقول مشکاة المصابيح باب ردیة کی تیسری فصل میں اسی حدیث کے بول
 یمن وعن مسروق قال قالت عائشہ من احبک ان محمد راى ربہ او کتم شیئا مما امر به
 او يعلم الخس التی قال الله تعالى ان الله عند علم الساعة وينزل الغيث فقد عظم
 الفسوة رواه الترمذی

والجواب اما عن قولها من حدثک ان محمد راى ربہ فقد کذب ثم قرأت
 لا تدركه الابصار الآية فما قال الله صریحاً ورحمہ الله تعالى واما استدلال عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا علی عدم الرؤیة بقوله تعالى لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار فقیحاً
 ان یقال بین الادراک والابصار فرق ینکون معنی لا تدركه الابصار والی لا یخط ببع

انصاف بصره قال سعيد بن المسيب وغيره وقد نفى الادراك مع وجود الرؤية في قوله تعالى
 فلما تراءى الجمعان قال اصحاب موسى ان الله يكون قال كلا اي لا يدركونكم وايضا فان
 في الابصار عموم وهو قابل للتخصيص فيختص المنع بالكافرين كما قال الله تعالى كلا
 انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ويكرم المؤمنين او من شاء الله منهم بالرؤية كما قال الله
 تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة وبالجملة فالآية ليست نصا ولا من الظواهر
 المحلية في عدم جواز الرؤية فلا حاجة فيها والله اعلم.

وقال الشيخ الدهلوي رحمه الله تعالى وانما نووي وابن خزيمة گفته اند كه عائشه نفى
 كرده وقوع رؤيه را بحدیث مرفوعه و اگر راوی می بود ذکر میکرد و از او اعتماد نموده مگر استنباط ازین آیه
 و تحقیق مخالفت کرده اند از بعضی صحابه و صحابی چون بگوید قولى را و مخالفت کند و از غیر او از صحابه
 نفيش و آن قول حجت و آیت را تا دلیل است و ادراک انحصار است از رؤیه و لازم نمی آید از نفی آن
 نفی رؤیه ادراک معرفت حقیقت است و این منفی است چنانکه کسی قمر را بیند و ادراک حقیقت و کثرت
 ماه است آن نمیکند و بعضی گفته اند که ادراک اعطالت است از عدم اعطالت عدم رویت لازم نمی آید
 و در حدیث صحیح آمده لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك و لازم نمی آید ازین حدیث ثناء
 و ابن عباس و تابعان او اثبات کرده اند منقول است از ابن عمر که گفته اند ثناء و ابن عباس که ایادید محمد
 علیه السلام پروردگار خود را گفت ابن عباس فهمد و از خدا تعالی خلعت برای ابی بکر علیه السلام و کلام پروردگار
 موسی علیه السلام و رؤیه برای محمد علیه السلام و از حسن بصری منقول است که وی سوگند خورد که محمد را دیدم
 پروردگار خود را از انس یعنی الله تعالی عزیز تر ندیده ام که محمد دیده است پروردگار خود را و روایت کرده است بن
 خزيمة از عروین زیر که اثبات و بزم کرده است بآن کتب ابیاد زهری و سمع و بزرگانشان و این است قول
 اشعری و مسلم از حدیث ابن ذر و او روایت کرده که وی رسید بمحضت علیه السلام و از او پرسید و او گفت

هو نورانی کینا راه یعنی وی نورست چگونگی این معارض است بآنکه در حدیث دیگر
 واقع شده است و اینست نوراً و از امام احمد نیز اثبات روایت منقول است و بوی گفته اند که قول عائشه
 رضی الله تعالی عنها بچه چیز دفع کنیم گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه وسلم که فرموده داشت ربی و قول
 پیغمبر اکبر است از قول عائشه و حکایت کرده است نقاش از امام احمد گفت من میگویم بحديث ابن
 عباس راه راه چندان گفت که منقطع شد نفس و پرسیدند مردمان از ابوهریره رضی الله تعالی عنه
 که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم و جماعت از سلف براه توقف رفته و گفته اند که
 جزم نمی کنیم هیچ جانب را اثبات نه بنفی و قطبی این قول را ترجیح کرده و گفته در هیچ جانب دلیل قاطع
 نیست و نهایتاً آنچه استدلال کرده اند بآن هر دو طائفه ظواهر متعارضه است قابل تاویل و نیست
 سلسله از عملیات که اکتفا کرده شود و در آن با دل ظنی بلکه از معتقدات است و کفایت کرده نه شود و در
 مکرر قطعیات و الله اعلم و قومی بر آن اند که دید بدل نه بشیم و در ادب بدین بدل نه علم و نه دانستن است
 که آن همیشه بر وجه اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی و سبحانه خلق کرده و در اول و در
 چنانکه در پیشیم که اقبل پس دانستن بدل و گیر است و دیدن بدل و دیگر و این تطبیق میکنند و در
 قول عائشه و ابن عباس و ظاهر و در آن است که اختلاف در دیدن چشم است نه بدل و دیدن بدل باید که متفق
 باشد و الله اعلم بحقیقة الحال و المیه العرجع و المال گفت بنده مسکین عبد الحق بن سید الدین
 خضره الله بزرگوار الصدق و الیقین که کلام علما نظر بملاط و اخبار همچنان است که مذکور شد اما این مقدار
 غلبان میکند که معراج اتم مقامات و اقصی کمالات آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم که هیچ کی از انبیا
 را در انجا با وی شرکت نه بود و هیچ بشری و ملکی را گنجایش آن مقام نه پس عجب است که در آن مقام
 بیزند و در خلوت خاص در کارند و با علنی مطلب را تصنی مآرب که دیدار است مشرف نکر و الله را تحسنت
 با نیستی رضی باشد اگر چه کمال بندگی و ادب و سلطت کبریائی حق برین دارد که سوال نتواند کرد

و از ذوق کلام مست گشت. انبساط نماید و طلب ویدار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال محبت
و محبوبیت که با جناب اقدس دارد و با میگذارد که تپانی و زمینان مانند این دولت بطلب بدست نمی آید
میگویند که مانع دیدن موسی را محاب و سوال و انبساط شد گاهی مانع است میسر و اگر نخواهند خواسته
بماند غریب گشت که قومی میگویند که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند و پیوسته شد
و یا آنچه از تپانی جزای شتابانی و بیانی بود و تحقیق آنست که ناکامی موسی علیه السلام بحیثیت آن
بود که بنویسد الهی محمد بن علی اندک علیه و سلم نماید و باین دولت نرسیده دیگری چه مجال که
بجاید و برینیه و علما خود مذهب تفت اندر اسکان کویت و در دنیا بعد از اسکان چه مانع باشد و خود
مقام مراجع و حقیقت از عالم آریه است و در عالم آخره دیدنی و یافتنی بود و دیدنی است تا و غیر
خلق بکرمین البقیین کند چنانکه گفته اند **معارج النبوة** از دیده بسی ذوق بود تا بشنیده
و السلام در معارج النبوة و شت

وقال الکاشغری رحمه الله تعالى و شيخ شهاب الدين تور شمشي و غيره ما يدرك من بين
سند ما ثبتت بالثبوت في الآيات و الثبوت في الآيات و الثبوت في الآيات و الثبوت في الآيات
و شيخ سعيه كما ورد في رسالته و رسيه خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت را صلی
سایه و سلام بار رح و جسد در بیداری بر آسمان برده اند و حضرت غزالی را پنجم سر و پیدایش التکلیفین
و قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى

و قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى

و قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى

وقال الشيخ ابراهيم اللقاني رحمه الله تعالى -

و قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى قدوة السيرة الشريفة التي هي كبرى

للمؤمنين اذ بجائز علقته | هذا والخيار دنياء ثبتت

قال شارحه الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله ومنه اى من الحازن
عقلا عليه تعالى ان ينظر الروية بجائز عقلا دنياء اخرى وواجبة شرعا فى الآخرة
وقوله ولا انحصار اى ولا انحصار للرئى عند الراى بحيث يحيط به لاسهالة الحدود
والنهايات عليه تعالى وغرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة العقلية التى
تمسكوا بها فى قولهم باحالة الروية وهى قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه
لا يدرك بالبصر والادراك هو الروية فلا يرى بالبصر حاصل الجواب اننا لانسلم ان الادراك
بالبصر هو مطلق الروية بل هو روية مخصوصة وهى التى تكون على وجه الاحاطة بحيث
يكون المرئى منحصرا بحدود وظايات فالادراك المنفى فى الآية الكريمة اخص فى الروية
ولا يلزم من نفى الاخص نفى الاعم قوله اذ بجائز علقته لان الله تعالى علمها باحرار عقلا
وهو استقرار الجبل حين سأل موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام حيث قال رب ارنى
انظر اليك قال لن تانى ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترائى والاستدلال
بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف وحاصله قياس اقترانى اشار الى صفاته
وخذفت كبراه للعلم به كالنتيجة وتقديره ان تقول روية البارى علقته على امر ممكن وكل
ما علق على الممكن لا يكون الامكان روية البارى لا يكون الاممكة ومنعت المعتزلة الصغرى
قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه وهو مستحيل فالروية معلقة على مستحيل
فتكون مستحيلة وهو يقول الادليل عليه وادعى يدعوا اليه كقولهم ان لن فى قوله لن تراى
للتأيد الثانى سكت عند المصنف وحاصله قياس استثنائى هكذا لو كانت الروية
ممتنعة فى الدنيا ما سألها موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام لانه نبي يعلم ما يجب

في حق الله تعالى وما يستحيل وما يجوز اذ لا يجوز على احد من الانبياء والجهل بشئ من الحقائق
 الا لوهية لكنه سأل موسى عليه السلام ذلك على انها جائزة وقول المعتلة سالها
 لاجل جملة قوسهم ودسياق الآية حيث قال اني انظر اليك صريح في حال نفسه
 قوله هذا اي انهم هذا فهو مفعول محذوف وهذا كما علمت فهو مبتدأ مخبره محذوف
 او محذوف ذلك فهذا تخلص من بحث الى بحث آخر لان الكلام السابق كان متعلقا بجواب
 روية تعالى فانتقل عنه الى الاخبار بوقتها في الدنيا قوله وللمختار ونياسبت الى قعت
 روية تعالى في الدنيا ليلة الاسراء للمختار الذي هو نبينا صلى الله عليه وسلم و
 في التعبير بالمختار مناسبة لانه اختير لهذا المقام والراجح عند اكثر العلماء انه صلى الله
 عليه وسلم راي ربه سبحانه وتعالى بعيني راسه وهما في محلها خلافا لمن قال هو كاهن
 لقلبه لحديث ابن عباس وغيره وقد نفت السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها
 وقوعها صلى الله عليه وسلم لكن قدم عليها ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان
 المثبت مقدم على النافي حتى قال معمر بن راشد ما عانت عندنا با عام من ابن عباس
 وكان صلى الله عليه وسلم يراه تعالى في كل مرة من مرارة المراجعة ومن كلام ابن خنابلة
 كان ترجيع موسى عليه السلام النبي صلى الله عليه وسلم في شأن الصلوة ليتكبر شاهد
 انوار المرات وانشد يقول -

والسرى قول موسى اذا ابراجعه	ليجلى النور فيه حيث يشهد
يبدو سناه على وجه الرسول فيا	الله حسن رسول اذ يردوه

فالحكمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلى الله عليه وسلم ففي كل مرة يزاد نورا
 والحكمة الظاهرة التصفيف لمخضامن (تحفة المريد تهج بجوهرة التوحيد)

واما استدلاله فارض الله تعالى عنها بقوله تعالى وما كان لبشر ان يكلمه الله
 الا وحيا او من وراء حجاب فالجواب عن ما جاء عن جابر قال لقيني رسول الله عليه
 فقال يا جابر مالي اراك منكرا قلت استشهداني وترك عيالا ودينا قال افلا ابشرك
 بمالقى الله بدارك قلت بلى يا رسول الله قال ما كلم الله لحد قط الا من وراء حجاب و
 احيا اياك فكله كفاحا قال يا عبيدي تمن على اعطك قال يا رب تخيبي فاقتل فيك
 ثانية قال الرب انقدر سبق مني انهم لا يرجعون فنزلت ولا تحبين الذين قتلوا في سبيل
 الله امواتا الآية رواه الترمذي (مشكوة المصابيح) *

قال الشيخ الهلوي رحمه الله تعالى وزنده كرواينه خدا تعالى پدر ترا پس سخن كرد باد
 رو بروي پرده وشهدا خود زنده اند وليكن حق سبحانه زياوة قوت و روحانيت بروي افانده
 بدان مشاهده حق كروي حجاب شتر اط حجاب و رين عالم هست قياس آن عالم برين نتوان كرد
 (اشعة اللمعات ترجمه المشكاة جلد ٣ ص ٣٤) *

ولا تنهمل عما مضى انما من قوله و خود مقام معراج و حقيقت از عالم آخرة هست و هر چه
 در عالم آخرة و يدني و يائتي بود و يد و يافت فتدبر لا سيما مع انكارها المعراج بالجسد و انوارها
 بالروح فقط *

واما استدلاله على عدم الكتمان مما امر به بقوله تعالى بلغ ما انزل اليك من
 ربك فالجواب عنه ان المراد بالكتمان ليس كتمان ما امر بتبليغه بل المراد ما كان معلوما
 بكتمان الا ترى انما رضى الله تعالى عنها لما سالت فاطمة كفا في علامت عما سارها
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اجابتها ما كنت لا نشي على رسول الله صلى الله
 عليه وسلم مرة قال القاصي رحمه الله تعني قوله تعالى بلغ ما انزل اليك ولعل

الملاذ تبليغ ما يتعلق بمصالح العباد وقصد بانزال اطلاعهم عليه فان من الاسرار

الالهية ما يحرم افشائه (انوار التنزيل) *

۲۹۲

وقال الشيخ اسماعيل الافندي رحمه الله تعالى يا ايها الرسول بلغ جميع ما انزل اليك

من ربك مما يتعلق بمصالح العباد فلا يرد ان بعض الاسرار الالهية يحرم افشائه قال ابو بكر

حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائش من العلم فاما احدهما فمبثوثا

لاخر لو ثبت لقطع هذا الحلقوم والحقيق ان ما يتعلق بالشرعية عام تبليغه وما يتعلق

بالمعرفة والحقيقة خاص ولكل منهما اهل فهو كما الامانة عند المبلغ يلزم رفعها الى اربابها

(روح البيان جلد ۲ ص ۲۸۵) *

قال الافندي رحمه الله تعالى وفي الحديث سألني ربي احي لي المصالح فلم استطع

ان اجيبه فوضع يده بين كتفي بلا كَيْف ولا اعتد يداي يداي فكدت لانه سبحانه منزلة عن

الجارية فوجدت بردها فادريته علوم الاولين والآخرين وعلمني علوم ما شئت فاعلم اخذ

على كتفه اذ هو علم لا يقدر على حمله غيري وعلم خيري فيمد علم امرني بتبليغه الى الخاص

والعام من امتي وهي الادم والجن والملك كما في انسان العيون وروح البيان جلد ۲ ص ۲۸۵

وقال الشيخ اله طوسي رحمه الله تعالى ما كبا عن علي الصلوة والسلام پرسيه ز من پرده

من چيزي پس نوشتم كه جواب گويم پس بنادرست قدرت خود در بيان ووشاة من بي تكليف

و بي تحدي پس بانه بر دوازده سینه خود پس داور علم اولين و آخرين تسليم كرد انواع علم را علمي

بود كه همه گرفت از من گمان آنرا كه بايچي كس گويم و بيچي كس نداشت برواست آن ندارد چيز من و

علمي بود كه مخير روانيه را در اظهار و گمان آن و علمي بود كه امر كرد مرا بتبليغ آن بخاص و عام از است

من مدارج النبوة

وعن أبي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائش ما رواه
 أحدهما نبشته فيكم وأما الآخر فلو نبشته قطع هذا البلعوم يعني مجرى الطعام رواه
 البخاري (مشكاة المصابيح) قال الطيبي رحمه الله تعالى لعل المراد بالاول علم
 الاحكام والاخلاق والثاني علم الاسرار المصنوع عن الاغيار المختص بالعلماء
 بالله من اهل العرفان انتهى

وقال العلامة محمد مبارك رحمه الله تعالى وروى عن الامام سيدنا صاحب
 الحسام زين العابدين رضي الله تعالى عنه انه قال -

يا رب جوهر علم لواء بوح به ولا تستحل رجال عارفون و اني لا اكنم من على جواهره وقد تقدم في هذا بوح حسن	لقتيل لي انت من يعبد الوثن يرون اقبج ما ياتونه حسنا كيلا يرى الحق ذو جهل فيفتتنا الى الحسين ووصي قبله الحسن
---	--

وقد يشير الى هذا الباب ما ذكر في فصل الخطاب بان للعالم ثلاثة علوم علم ظاهر
 يبذله لاهل الظاهر وعلم باطن لا يوسع اظهاره لاهله وعلم هو سر بين العالم
 وبين الله تعالى لا يظهروه لاهل الظاهر ولا لاهل الباطن (منهاج الاحباب
 في معرفة الآل والاصحاب) +

امام شعيراني رحمه الله تعالى يوافقنا في الجواهر جلد اثنى عشر
 ارشادنا من ثم لو قدر ان الانكار لم يقع في الوجود على اهل الله تعالى وكان لنا
 كلهم اصحاب عقول سليمة لم يفد قول ابي هريرة حفظت عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم وعائش ما رواه احدهما نبشته وأما الآخر فلو نبشته لقطع من هذا البلعوم

يعني مجرى الطعام وكذلك لو زيد قول ابن عباس لو اني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله
تعالى يتزل الامر بيني من لوجهتموني او قلتم اني كافر ونقل الامام الغزالي في الاحياء
وغيره عن الامام زين العابدين بن الحسين رضي الله تعالى عنه انه كان يقول

يا رب جوهر علم لو ابوح به	لقليل انت ممن يعبد الوثن
ولا يستحل رجال المسلمين دمي	يرون اتبع ما ياتونه حسنا

قال الغزالي والمراد بهذا العلم الذي يستحلون به دمه هو العلم الذي في الذي
هو علم الاسرار لا من يتولى من الخلفاء ومن يعزل كما قال بعضهم لان ذلك لا يستحل
على الشريعة دم صاحبه ولا يقولون انت ممن يعبد الوثن انتهى *

وقال الرومي رحمه الله تعالى في المشوي العشوي

عارفان که جام حق نوشیده اند	راز با دانسته و پوشیده اند
هرگز اسرار کار آموخته اند	هرگز رند و دانش و وقتند
بر لبش قفل است و در دل رازها	ب خموشش و دل پر از آوازا
گوشش آنکس گوشه اسرار جلالت	کو چون سوسن صد زبان افتاد
تا ندگوید به سلطان را بکس	تا نریزد وقت را پیش کس
سر غیب از اسرار آموختن	کز گفتن لب تواند و وقتن
در خور دریا نشد جز مرغ آب	فهم کن و الله علم بالصواب

واما قولها في الخمس فتقدم ما بين من الاسمان المنقح عليه من غير واسطة فمعنى
قولها ان من قال انه يعلم الخمس على الدنيا ذاتيا من غير واسطة فقد عظم
الفرية وبهذا التأويل يحصل تطابق الاقاييل والا لزم تكذيبها رضي الله تعالى

عنها فی مامر عنہا فی علامت و فی علامت فاذا اقترب حصول ہذین العلمین لاول الشیخین
فما المانع من علم الخمس لسید الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما دام القمربین و اما
روایتہا فی الصحیحین بلفظ من حدثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب الحدیث فقد
مر الجواب عن ہذا فی مامضی ۛ

ساتوان شبہ اہم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ افاک سے ناشی ہے

امام المنکرین علامہ محمد نے ازالۃ الرب مطبوعہ انتظامی کے ص ۱۷ سے لیکر تک
اسمین من کثرت بہت سی نکتہ چینیان کین اور عجیب و غریب چہ میگویان لکھین اور کوئی
وقیعہ اپنے مبروری کیٹی کی طاقت کا اٹھا نہیں رکھا بسکی تائید میں گماشتہ ملا قنوجی
مولوی محمد کجراتی کتب فروش نے بان میں بان ملا کر استفادہ کے ص ۱ کو اپنے منہ
کی روشنائی سے باین طور سیاہ کیا کہ کہتا ہوں اضعف عباد اللہ الصمد خادم ملار الحرمین الشریفین
والہند محمد کہ عمر کے دعویٰ یہ قصہ افاک کا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پرنا نقین
و بعض ضعیف الایمان نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھیں ایک عرصہ تک یہ قصہ
ادل دلیل ہے انتہی ۛ

پھر عمدۃ المخالفین مولوی عبدالحی امام آف مسجد مولین نصرۃ النعیم کتب میں تحریر
کرہیں کہ وکنک لما غم علیہ صلعم امر عائشہ لما جاء بالافاک عصبہ ولما قال مخاطبا
ایاها ما بعد یا عائشہ انہ قد بلغنی عنک کذا و کذا فانکنت بریۃ فسیبرک اللہ تعالیٰ
وانکنت الممت ذنبنا فاستغفری اللہ و توبی الیہ فان العبد اذا عترف بقراب تاب الیہ

اعتقادہم انہ یکفر عنہم شیاقہم ویدخلہم الجنة وکلوا غلواکانوا اقرب الیہ واخص بہ
 فہم اعصى الناس لامرہ واشدہم مخالفة لسنة وهو لا یرفہم شہہ ظاہر من النصاری
 غلوا علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودينہ اعظم المخالفة انتہی تو پھر عدم تعجب سے
 بھی تعجب ہوئے بغیر رہتا نہیں ہوگا۔

اب بقدر ضرورت اسکا جواب بھی ملاحظہ کیجئے حافظ ابن حجر عسقلانی
 فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۱۲^{۱۲} میں ارشاد فرماتے ہیں وفیہ اشارۃ
 الی مراتب المحرجان بالكلام والملاطفۃ فاذا کان السب محققاً فیرك اصلاً وان کان
 مظنوناً فینخف وان کان مشکوکاً فیہ او محتملاً فیحسن القلیل منہ لا للعل بما قیل
 بل لئلا یظن بصلحہ عدم المبالاة بما قیل فی حتم لان ذلک من خوازم المروعة وفیہ
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یحکم لنفسہ الا بعد نزول الوحی لانه صلی اللہ علیہ
 وسلم لم یحزم فی القصة بشئ قبل الوحی نہ علیہ الشیخ ابو محمد بن ابی جسرۃ
 نفع اللہ بہ انتہی۔

امام المہجوز فی القصة بشئ قبل الوحی سے پھر بھی کچھ اقتلاج صد باقی رکھیا ہوگا لہذا
 ملاحظہ ہو جو مشارق الانوار میں ہر عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ علیہ وسلم
 من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاء فی اہل بیتی فواللہ ما علمت علی اہلی الا
 خیر استفی علیہ حبسایہاں آپ کا فرمودہ واللہ ما علمت ہو ویسے ہی اسارتہ کا قول ہے
 اہلک یا رسول اللہ ولا نعلم الا خیر فاضیل شنوائی جمع النہایہ فی
 بدع الخیر والغایہ^{۱۲} میں تحریر فرماتے ہیں اما حلف لیتقوی عندہ علیہ السلام
 ولا یشک انتہی۔ امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری

جلد ۳۹ کتاب الشہادت من ہر (فقال) اسامۃ اہلک یا رسول اللہ ولا نعلم واللہ
 (الآخر) انا حلف لیقوی عندہ علیہ الصلوۃ والسلام براتھا ولا یشک انتہی
 اس سے متبادر ہو کہ آپ کو واللہ کہنے میں مقصود تھا نفی شک اور قوت برأت کا اور کیوں نہ ہو
 ایسی ارشاد و الساری جلد ۳۹ کتاب التفسیر من ہر (قالت) جریرۃ لا والذی بعثک
 بالحق ان رأیت امر الغمصہ علیہا اکثر انہا جاریۃ حدیث السن تمام عن عجین اہلہا اتاتی
 الداجن فتاکلہ قال ابن المنیر فی الحاشیۃ ہذا من الاستثناء البدیع الذی یراد بہ
 المبالغۃ فی نفی العیب کقولہ -

ولا عیب فیہم غیر ان سیوفہم بہن فلول من قراع الکتاب
 نغفلتہا عن عجینہا بعد لما من مثل الذی ریتہا قریباً الی ان تكون من المحصنات
 الغائلات المؤمنات وتعبہ الید والدما مین فی نقال لیس فی الحدیث صورۃ استثناء بسوی
 وغیر من ادواتہ وانما ینہ ان رأیت علیہا امر الغمصہ علیہا اکثر من انہا جاریۃ لکن معنی ہذا
 قریب من معنی الاستثناء لہذا نعم قولہا فی روایت ہشام بن عروہ ینہا یأتی انشاء اللہ تعالیٰ
 قریباً فی ہذا السورۃ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصایغ علی تہا الذہب الاحمر استثناء
 صحیح فی نفی العیب عنہا انتہی - پھر اسی جلد کے ٹکڑے پر روایت ہشام بن عروہ میں ہے
 (فقال) ای الخاتمۃ سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصایغ
 علی تہا الذہب الاحمر بالغت فی نفی العیب انتہی - اور اس میں کوئی تعبیر کی بات
 نہیں ہر مسلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد واجب تھا امام محمد بن
 رازی تفسیر کبیر علیہ السلام من ہر (قالت) ہن اما قولہ سبحانک ہذا بہتان
 عظیم نفیہ سوالان الخ سوال الثانی لہ واجب علیہم ان یقولوا ہذا بہتان

عظیم مع انہم ماکافوا علیہن بکونہ کذباً قطعاً والجواب من وجہین الاول انہم کانوا
 متمکین من العلم بکونہ بہتاناً لان زوجۃ الرسول لا یجوز ان تكون فاجرة انتہی
 اور زیادہ توضیح کے خاطر اور بھی کچھ مطالبہ کیجئے تو اطمینان کامل حاصل ہوگا کہ
 امام فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۲ میں تحریر کرتے ہیں قولہ ان الذی جائباً لالذک عصبتہ
 منکم والالذک ابلغ ما یكون من الکذب والافتراء وقیل هو البہتان وهو الامر
 الذی لا تشعیرہ حتی یفجأ ذک واصلة الالذک وهو القلب لانه قول ما فوق عن
 وجہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما انک عائشة وانما وصفناہ تعالیٰ ذلک
 الذک بکونہ انک لان المعروف من حال عائشة خلاف ذلک لوجود احدا
 ان کونہا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم بمنع من ذلک لان الانبیاء
 مبعوثون الی الکفار لیدعوہم ویستعطفوہم فوجبان لا ینقض معہم ما ینفہم
 عنہم وكون الانسان بحیث تكون زوجۃ مسافحة من اعظم المنکرات فان قیل
 کیف جاز ان تكون امّرت النبی کافرة کافرة نوح ولوط ولم یخبر ان تكون فاجرة
 وایضاً قلوا لم یحیز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولوعرف ذلک
 لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشة کیفہ الواقعة قلنا الجواب عن الاول ان الکفر
 لیس من المنکرات اما کونہا فاجرة فمن المنکرات والجواب عن الثانی انہ
 علیہ السلام کثیرا ما کان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد ذلک
 الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد نعلم انک یضیق صدرك بما یقولون فكان هذا
 من هذا الباب وثانیہا ان المعروف من حال عائشة قبل تلك الواقعة انما
 هو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان كذلك کان اللایق احسان

الظن بدو ثالوثان القانین کا نواسن المنافقین و اتباعهم وقد عرف ان كلام
العدو والمفتري ضرب من المذيان فليجوع هذه القرائن كان ذلك القول
معلوم الفساد قبل نزول الوحي انتهى پھر لم یحزم فیہ شیئ قبل الوحي سے ناشی
افسلاج کا انسداد ہو گیا ہو تو فهو المراد نہیں تو آئندہ میں انتظار کی مشقت گوارہ رہے باقی
ایک بڑے شبکی طرف جو مشہور و زبان نہ نزدیک و دور ہو متوجہ ہو کر اسکے قلع و قمع میں
حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہو نہ وہ مشبہ ذیل میں درج کر کے جواب کی گزارش
کرتا ہوں *

آٹھواں شبہ سی قصہ میں کے مشہور

بالخصوص یہ کہا جاتا ہو کہ نفس واقعہ کی چگونگی جناب سرور کو کما فیضی او قابل طبعاً
معلوم تھی پھر اس بارہ میں صحابہ سے آپ کا مشورہ فرمانا غلات علیہ اور منافی وقت پر
جسپر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہو مہر چہ اسکا جواب اول الالباب پر پوشیدہ نہیں ہو
تاہم اسی جاعل فی الارض خلیفۃ اور شاوہم فی الامران آیات بیات کے
تفسیر میں اقوال علماء تفاسیر کے قابل ملاحظہ میں اور قصہ خاص میں جو مشورہ کیا گیا
اور میں تو وہ وہ عجائب و غرائب و سلین صحابہ نے پیش کیں جسکے مطالعہ سے ہر ایک صاحب
اسلام کے ایمان میں ایک گونہ خاص تضار و مانگی حاصل ہوئے بغیر سبکی نہیں
اگر مشورہ نہ ہوتا تو یہ دلائل ہمیں کہان سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر و ارک التتمہ
وغیرہ میں تحریر فرماتے ہیں ^{رضی} ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی ملک الاہیاء
اکثر اوقاتہ فی البیت فدخل علیہ عمر فاستشارہ فی تلك الواقعة فقال عمر یا رسول اللہ

انا قطع بكذب المنافقين لان الله عصمك من وقوع الذباب على جلدك لانه يقع
 على الجاسات فيتلطخ بها فلما عصمك الله تعالى عن ذلك القدر من القذر فكيف
 لا يعصمك عن صحبة من تكون متلطخة بمثل هذه الفاحشة وقال عثمان رضي
 تعالى عنه ان الله ما اوقع ظلك على الارض لئلا يضع انسان قدمه على ذلك
 الظل وتكون الارض نجسا فلما لم يمكن احدا من وضع القدم على ظلك كيف
 يمكن احدا من تلويث عرض زوجتك وقال علي رضي الله تعالى عنه يا رسول
 كنا افضل خلقك فخلعت بفعلك في اثناء الصلاة فخلعنا فعالمنا فلما اتممت
 الصلوة سالتنا سبب الخلع فقلنا للواقعة فقلت امرني جبرئيل باخراجها لعدم
 نظافتهما فلما اخبرك الله تعالى ان علي بفعلك قد اوارك باخراجها عن رجلك
 لما التصق بهما من القذر فكيف لا يامرك باخراجها بتقدير ان تكون متلطخة
 بشئ من الفواحش انتهى. **محدث وبلوی** حرره الله تعالى في كتاب **درج النبوة**
 جلد ۱ من تحریر فرمائی بین آنچه مذکور است در صحیح بخاری همین است که از علی و اساتید
 و بریر و یسید و ایشان این جواب گفته اما بعضی علمای سیر قصه عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
 رضی الله عنهما در مشاورت آنحضرت علیه السلام با ایشان و جواب دادن ایشان ذکر کرده اند و در آنجا علی
 نیز موافق ایشان گفته اما عمر گفت یا رسول الله کس بر اندام تو نمی نشیند بمحض آنکه لمس بر نجاست مستند
 می افتد و پائنهایی را آلوده بآن میگرد و خود متعالی تر از آن نگاه میدار پس چگونه می تواند کسی که بدین
 چیز آلوده باشد نگاه ندارد و عثمان بن عفان گفت که سایه شریف تو بر زمین نمی افتد که مبادا بر
 زمین بنشیند و حق تعالی چون صیانت سایه تو بدین مشابه میکند چگونه صیانت و بر محترم تو از این است
 استند و علی رضی گفت که حق تعالی روانه داشت که نعلین عورت در نماز و پای مبارک تو باشد و خبر

کرد و ترا تا بخشی آنرا از پامی مبارک خود اگر این امر واقع بود می خبر روی تو بدان خاطر جمع دار که بحقیقت
 حال ترا خبر خواهند کرد چون آنحضرت این سخنان شنید بسیج رفت و خطبه خواند و گفت کیست که
 نصرت دهد مرا و انتقام کشد از منی نفسیر مبارک و تفسیر کبریا باشد ^{۳۹} بین بود و می آن
 ابایوب الانصاری قال لامرأة الا ترى ما يقال قالت لو كنت بدل صفوان كنت تظن بحرم
 رسول الله سوء قال لا قالت ولو كنت انا بدل عائشة ما خنت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فعاثت خیر منی و صفوان خیر منک فوج الله الخاضعين فی الافک لولا
 ان سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرا وقالوا هذا انک مبین انتمی
 فاضل شغولی جمع النہایه ^{۴۰} و امام قسطلانی ارشاد الساری ببلد ^{۴۱} ^{۴۲}
 من تحریر زمانه بین قال الصلاح الصدیقی دانت بخط ابن خلکان ان مسلما ناظر نصرانی
 فقال للنصرانی فی خلال الکلام محتقیا فی خطابه لقبیح انامه یا مسلم کیف کان وجه
 زوجة نبيکم عائشة فی تخلفها عن الרכب عند نبيکم معتذرة بضیاع عقدھا فقال
 له المسلم یا نصرانی کان وجهها کوجه بنت عمر لما اتت بعیسی فحمله من غیر زوج
 فھما اعتقدت فی رینک من براءة مریم اعتقدنا مثله فی دیننا من براءة عائشة زوج
 نبینا فانقطع النصرانی ولم یجربوا ہا انتھى ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ناظرین باکمالین
 پر اگر دشوار ہو تو جانے دین اور علامہ سید علی بن سلیمان الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی
 روح التوشیح ^{۴۳} کو ملا نظر فرما دین قولھا واللہ لا اقوم الا اللہ ولا احمل الا اللہ
 اطلقت ذلك لما خامرها من غضب اذ لم يبادر الى تكذيب من قال ذلك فيها
 مع تحققهم حسن طريقتها وقال ابن الجوزي قالت ذلك ولا لا كما يدل الحديث على
 حبيبه قلت سيد الوجود صلى الله عليه وسلم لا يفتنى عليه شيء وانما خفى على من

را و صورة لا تخلوا غالباً عما قالوه فانظر ما علم الله من الوحي وآدم بين الماء والطين
 فتلون تلونات الشاك بالامر تعليم الورثة الذين بعده الى يوم القيمة كيف يفعلون
 بالاسرار كما لم يوحى جاء ما علمه يرفع ما خفى عن اولئك فلم يطلق كما قيل وامنا قالت
 مقالها فناء عن السوي كقول الخليل لجبرئيل اما اليك فلا على سيدنا وعليه الصلوة والسلام
 فانظر شيخ محمد تهما انتهى : اس سے قول لم یزعم فیہ شیء قبل الوحي کا وہن دریافت ہو سکتا ہو :
 علامت^{۲۹۹} سے نہایت علامت عربی فارسی عبارت کے کنایات و اشارات پر اذعان
 ارباب تہیب و اصحاب تہیب اگر حاوی ہوں تو فیہا نہیں تو اب ایک عام فہم اردو کتاب کی نقل
 عبارت پر اکتفا کرتا ہوں اسی کو بلا غلط فہم کر رفع تردد کر لین کتاب لاجواب وسیلہ جلیلہ کے
 پیر مولانا وکیل احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں چوتھا شبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو علم غیب بالعرض ملا کا دیکھنا کیون کا تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے
 میں آپ کو کیون تردد و راجب وحی مانل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہیں کہ اس بحث میں
 یہ بڑا شبہ خیال کیا جاتا ہو شاید مشرکین کہ بھی اس سے بڑھ کر حجت پیش نہ کر سکتے مولوی
 خرم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہو نصیحت السلین میں ہر اور کا وزن نے حضرت عائشہ پر تہمت
 باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہتہ و وزن کے بعد خدا نے قرآن میں فرمایا کہ
 عائشہ پاک ہر کا فرج ہوئے ہیں تب حضرت کو خبر ہوئی اگر گے سے معلوم ہوا موتا تو غم کیون
 ہوتا نقطہ ہم کہتے ہیں یہ شبہ اصل واقعہ کی حیات یا چشم پوشی سے ناشی ہوا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اصل واقعہ میں سرور و نہین تھا منافقین کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج تھا
 اس امر میں وحی کے قبل جو کہ آپ نے نفی میں فرمائی اس میں محض تشریع منظور تھی وحی سے
 آپ برأت چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت میں کہ کفار طرح طرح سے اپنے

دل کے پھپھوٹے توڑتے ہوں اور ہر ذرہ سرائی میں مشغول ہوں۔ دونوں تسک و جی کے
 تقاضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بنا پر برائے زمانے چونکہ وحی میں توقف ہوا
 اور منافقین کی زبان بڑھتی چلی آپ کو زیادہ ترود ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ میں اطمینان نہوتا
 اور صرف منافقین کی یادہ گوئی سے طلال نہوتا تو منبر پر رونق افزہ نہ ہو کے یہ نہ فرماتے یا
 معشر المسلمین من بعدی من رجل قد بلغی اذہ فی اہلی وائہ ما علمت علی
 اہلی الا خیر ایسے اور کروہ مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کرے گا ایسے شخص سے
 جس نے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم بھراہنی اہل پر بخیر کے کسی قسم کی بدگمانی نہیں
 یہاں علم برسنے اذعان ہو تو اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ کے
 معاملے میں اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہانے سے ترود تھا انتہی۔ فقط هو الحق
 وخیر ہذا لك الكافرون *

تنبیہ حاشیہ جامع الفصولین ج ۱۰ مت پر ہر قال التلسانی فی حاشیہ
 علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول فضل
 یقتل ام لا؟ جواب الحاج بانہ ان قال جیب اللہ ذکر الفضل فهو یقتل ولا یتقتل
 وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء واداراد انہ من البشر فانہ یضرب ضربا شدیداً
 وجیعا ولا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یتقتل ام اسمن وجہی
 واقعہ سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے مداح من حیث العلم
 کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل نہ کیا جاوے تو پھر جہت یا بھی
 کیون نہ جاوے جواب الجواب میں اس سے اعراض نہ کیا جاوے یہ یاد ہے ہر طور آپ کا
 مشورہ فرمانا صحابہ سے باوجود غرض تشریع کے اور فوائد کا بھی مشعر ہوا اس سے آپ کی لاعلمی

پر استدلال کمال جہالت پر وال ہر بخاری شریف میں باب طرح الامام المسئلة علی اصحابہ
لیختبر ما عندهم من العلم موجود ہر اور بخیر بنی شہادہ وما ملک بيمينك یا موسیٰ سے مروی ہو

نوان شب قصہ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمہ الباری اپنے موضوعات کیر ^{۱۱۹} میں تحریر کرتے ہیں
فقہ ذکر العمد بن کثیر فی تفسیرہ وهو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثنا
عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة
قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء
او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه
واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتي الناس الى ابي بكر فقالوا الا
تري ما صنعت عائشة اقامت رسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم
ماء فجاء ابو بكر ورسول الله واضع راسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول
الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت ففأتني ابو بكر وقال ما شاء الله
ان يقول وجعل يطعن بيدي في خاصرتي ولا يمتني من التحرك الا مكان رسول الله
على فخذي فقام عليه السلام حين اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال
اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر قالت فبعثنا البعير الذي
كنت عليه فوجدنا العقد تحته استحي به

ہر چند علام محمد نے دلائل مزموہ کے تیسری فصل کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے کہ
سک علام ملا علی قاری ہر اپنے موضوعات کیر ^{۱۱۹} میں اس مسئلہ کو بہت وضاحت

سے لکھا ہو جس سے بشمول اور چند دلائل نفی کے یہ بھی دلیل نا علمی مانی ہو پھر رزاجیرت کے
 کرزن گزٹ نمبر ۳۰ جلد ۲ تاریخ ۱ جمادی الآخر ۱۳۳۲ صفحہ ۱ جدول اول میں حکیم ابو تراب
 محمد عبد الحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہوا اصل حدیث شریف
 مشکوٰۃ المصابیح باب الستر کی متصل ثانی میں یوں ہو وعن ابی سعید الخدری قال بینا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذا خلع نعلیه فوضعہما عن یسارہ
 فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما تصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ
 قال من سلمکم علی لکم نعالکم قالوا وایناک القیت نعلیک قال قیانا فقالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر
 فان رای فی نعلیه قذرا فلیمسحہ ویصل فیہما رواہ ابو داود والدارمی انتھ
 اس میں ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا کا ترجمہ کیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ مجھے
 توجیر میں نے اطلاع دی تھی کہ جوئی ناپاک ہو۔ پھر جدول دوم میں اس پر تفسیر کی ہو کہ۔ اس میں
 سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں اول دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہرگز نہ تھا ورنہ ناپاک ہونے
 سے نماز کیوں شروع فرماتے یہ

الجواب وهو الملمح للصواب

تفسیر انوار التشریل ^{۱۳۳} میں ہو قال اللہ تعالیٰ فلما رآہ اکبرہ عظمۃ وھین
 حسنہ الفائق وقیل اکبرین بمعنی من اکبرت المبتدأ اذا حاضمت لانفا تک دخل اکبر
 بالحیض والماضیہ للمصدر اولیوسف علی حذف اللام ای حضن لہ من شدۃ
 الشبق کما قال التثنی -

خفا لله واسترد الجمال بوقع فان لحت حاضرت في الخدر والعواقب

وقطعن ايديهن جرحها بالسكاكين من فطر الدهشة انتهى تفسير معالم التبريل
 ۱۵۱ امين بر وقطعن ايديهن اي خردن بالسكاكين التي معهن ايديهن وعن يحيى بن
 الحسن يقطعن الاترج ولم يجدن الا ليرشغل قلوبهن بيوسف قال مجاهد فما
 احسن الابل بالدم وقال قتادة الحسن بن ايديهن حتى الفين والاصح انه كان قطعها
 بلا امانة انتهى تفسير طالع البين ۱۵۲ امين بر وقطعن ايديهن بالسكاكين ولم
 يشعن بالالام لشغل قلوبهن بيوسف انتهى

تفسير عرائس البيان ۱۵۳ امين بر قال ابو سعيد الخزاز الماخوذ في حال
 المشاهدة غائب عن حبه باثنا عن نفسه لا يحس بما جرى عليه قال الله تعالى
 فلما راثة اكبره الاية وقال ابن عطاء ودهشن في يوسف ويحيى بن حتى قطعن
 ايديهن فانه غلبة مشاهدة مخلوق لمخلوق فكيف بمن ياخذ مشاهدة من
 الحق فلم ينكر عليه بتغير صفاته عليه او ينطق في الوقت على حد الغلبة بمراي
 كثيرة انتهى تفسير حسيني ۱۵۴ امين بر در حقايق هي مذکور است که حق سبحانه و بديت

در عیان محبت خود را سرزنش میکنند که مخلوقی در رویت مخلوقی بدان مرتبه رسد که احساس الم
 قطع بر نمیکند شاد و شهود پر تو جمال خالق باید که از هیچ بلا و غنا متالم نشود بانه میسر است
 فی معرفة الآل والأصحاب ۱۵۵ امين بر در کتاب فصول الامام ابو البركات احمد
 بن الامام السعيد ابی منصور محمد بن احمد بن البرزوی رحمه الله عليه مذکور است که در تفسیر علی کریم
 تعالی وجه در ضی عنده مسجد کوفه نماز میگذاشت و سقف مسجد و راقع و مردم مسجد و دیدند
 چون از نماز فارغ شد گفت چیست گفتند سقف مسجد افتاد گفت کنت فی الصلوة

نه انچهان بتو مشغولم ای بهشتی دوست | که یاد خویشتم در غمیری آید

و نیز همین اسرار و نگار نورالدین عبدالرحمن جامی در تذکره الامراء و حکایت کشیدن پیکان آن
نیز است و کیش ولایت در وقتیکه از کشاکش کمان مجاهده برشاده بود باین مضمون اشاره
نمود و ابیات چند در ردیف نظم فرمود:

شیر خدا شاه ولایت علی	صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون شب بهیا گرفت	تیر مخالف به تنش جا گرفت
غنچه پیکان بکل او بنفت	عمه گل رحمت بکل او شگفت
روئے عبادت سوی محراب کرد	پشت بهر و سر اصحاب کرد
خبر الماس چون انداختند	چاک چون گل و نقش انداختند
عرقه بخون غنچه زنجار گون	آمده از گلبن احسان برون
کل کل خوش بصله چکید	گشت چون فارغ ز ناز آن بدید
کین همه گل صیت پائے من	ساخته گلزار معسلای من
صورت خالش چون نمود باز	گفت که سبگت بهانائے راز
کز الم تیغ ندوم خبر	گر چه ز من نیست خبر و ارت
طائر من سده نشین شد چه پاک	گر شودم تن چون نفس چاک چاک
جامی از آرایش تن پاک شو	در قدم پاک روان خاک شو
باشد از آن خاک بگردی رسی	گرد و خاکانی و بگردی رسی

و لعل شیخ الاسلام والمسلمین حجة الله فی العالمین زین الدین ابوبکر محمد النخعي
رحمه الله تعالى اشار الى هذا فی وصایاه قال بعد تمهید الحث علی المحضرة طاعة

الملك الغفور هل علمنا يوما من الصلوة وسائر الطاعات ولم يحيط به بالنا لا الله
وقد تمت تلك الطاعة على الوجه التام ولكن ذلك بالنسبة الى احوالنا ومقامنا
فاننا قلنا بالنسبة الى من اقتديا به صلى الله عليه وسلم ظهر لها كانت كلام مع مراب
بقية يحسبها الظان ماء بل بالنسبة الى ما كان لبعض اصحابه ولقد بلغ ان
امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضى الله عنه في بعض الحروب بالجهادية اصيب
بسهم ثم جذب السهم من عضوه الشريف وبقي النصل فيه فقالوا ان الذي يخرج
العضو لا يمكن استخراج النصل يخاف من ايداء الامير وتقطع عضوه الشريف فقال
رضي الله عنه اذا اشتغلت بالصلوة فاستخرجوه فلما افتتح الصلوة قطعوا وجرحوا
العضو واستخرجوا النصل وهو رضى الله تعالى عنه لم يتغير في صلاته فلما فرغ
قال لمرام تستخرجوه فقالوا قد استخرجناه فانظر الى اقباله الى ربه واستغفره في
عوالم الجمعية عليه حتى لم يحس بجرح العضو واستخراج النصل من جوف اللحم
فمن اذا اعضنا قلة او برغوة بل اذا وقع ذباب نتوش ولا يبقى لنا حضور
فاين نحن من تلك الحالات والمقامات انتهى - **علامه شيخ ابراهيم بجوري**
رحمه الله تعالى تحفة المري شرح جوهرة التوحيد ص ١١١ من تحرير فرائد المؤمنين
واما السهو فمتنع على الانبياء في الاخبار البلاغية كقولهم الجنة اعدت للمتقين وعذاب القبر واجب
وهكذا وغير البلاغية كقام زيد قد عمرو وهكذا وجاز عليهم في الانفال البلاغية وغيرها
كالسهو في الصلوة للتشريع لكن لم يكن سهوهم ناشيا عن اشتغالهم بغيرهم ولذا قال بعضهم -

والسهو من كل قلب غافل لا هـ

عما سوى الله فالتعظيم لله

يا سائل عن رسول الله كيف مهي

قد غاب عن كل شيء سره فيها

وبالحجامة فيجوز على ظوهرهم ما يجوز على البشر مما لا يوردى الى نقص
واما بواطنهم فمنزه عن ذلك متعلقة بربهم في المن كان المعرف
الكرخي بقول لي ثلاثون سنة في حضرت الله تعالى ما خرجت فانا
اكرم الله تعالى والناس يظنون اني اكلمهم الا اذا كان هذا حال احد الاتباع
فما بالك بالانبياء خصوصاً ربيهم الاعظم صلى الله عليه وسلم انتهى

علامه علي قاري مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح من تحرير
فرمانه بين والافتيام الى مع الله وقت لا يسمي فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل
معلوم لنبينا صلى الله عليه وسلم اذ فيه اشارة الى تمكينه في وقت كشور المشاهدة
واستفراقة في بحر الوحدة حيث لا يبقى فيه اثر البشرية والكونين وهذا محل
استقامة في مشهد التمكين الذي اخبر الله عنه بقوله فكان قاب قوسين
او ادنى وليس هناك مقام جبرئيل وجميع الكروبيين ولا مقام الصفين ^{الجليل}
ومن دونهم من الانبياء وكان اكثر اوقاته كذلك لكن يريده الله الى تاديب امته
في بعض الاوقات ليجري عليه احكام التكوين ولا يذوب في انوار كبرياءه
الازل انتهى حضرت محدث وهاوي رحمه الله تعالى مدارج النبوة جلد ۳

من تحرير فرمانه بين نعم دل بيدارست و خواب ما وروى تاثيري في ليكن ميتانده که اورا
عالمی و شهودی دست و پیران مستغرق گرد و دوازدها سوی آن شهود از ضرر و معافی
غافل و ذابل باشد چنانکه در بعض احیان در حالت وحی مثل این معنی روئے میداد
پس باعث عدم ادراک و بیان غفلت و زم نباشد بلکه طریان حالت عظیم بر دل شریف
نبوی صلی الله علیه و سلم که آنرا جز خدا و جل شمس فافهم و باشد التوفیق انما بالحجامة

تکلم کردن در حال شریف سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التیمات بقیاس بلکہ
 بدریافت معرفت خود از دائرہ حسن اوب بیرین است و حکم تکلم در مشابہات دارد و انتہی
 اتنے عبارات بطور مقدمات فکر عالی اور ذہن رسا میں محزون رہیں اب آگے نفس
 شہ کے قلع و قمع میں ایک ایسے قسم کا قصد پیش کرتے ہیں جسکی شمول سے تمام اویام
 لا ملائکہ اور خیالات باطلہ نیست و نابود ہو جاویں گے۔ عارف کامل جلال الدین
 رومی غنی و فقرہ ۳۲۲ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

<p>اندرین بودند کاواز صلا خواست آبی و وضو تازہ کرو ہر دوپا شست بموزہ کرو راس دست سوی موزہ برد آنخوش خطاب موزہ اندر ہوا برد او چون باد ورققا و از موزہ یک بار سیاہ پس عقاب آن موزہ را آورو باز از ضرورت کردم این کستماخی پس ریشش شکر کرد و گفت ما موزہ بر بودی و من در غم شدم گرچہ ہر غیبی خدا مارا نمود گفت و دراز تو کہ غفلت از توست مار در موزہ بہ پیغم در ہوا</p>	<p>مصطفیٰ بشیہ از سوی علا دست زد و ارشست اوزان آب برد موزہ را بر بود یک موزہ ربای موزہ را بر بود از دستش عقاب پس نگوں کرد و اوزان ماری قناد زان عنایت شد عقابش نیک خواہ گفت بستان و برد سوی نماز من زاوب دارم شکستہ شاخی این جفا دیدیم و خود بود آن وفا تو غم خوردی و من پریم شدم دل دران لحظہ بخود مشغول بود دیدیم آن عیب را از عکس تست نیست از من عکس تست ہی مصطفیٰ</p>
--	---

بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم میں جو پس معنی بیت اینچنین است کہ دل
بخود مشغول بود کہ نفس دل را شاہدہ میکرد و ذات باحدیت با جمیع اسما در دل است
پس بسبب استغراق دین مشاہدات توجہ بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مقضول عنہ
مانندہ و این وجہ وجہیست الخ مقصود آنست کہ باوصف نزول مشرت دل و تماشا
نفس خود بود و التفات بسوی اکوان کہ غائب از حس بودند ہو با این تماشا و التفات مان
چون برون عتاب دیدہ مزاج بر عتاب و رہم شد این منافی آن تماشا نیست و نسبت مراد از
استغراق محبت یا فنا تا دور ہم بودن صورت نہ بند و انتہی بہ

جمع ما تقدم فی هذه الشبهة سے پر ظاہر ہے کہ ایسے امور مشر غفلت و ذہول کا مشا
لا علمی نہیں ہو بلکہ کسی خاص طور سے ایک نوع کی کہ توجہ کے باعث یہ حالات شاہدہ
کے گئے تھے جس میں بھی اقسام کے فوائد اور عوائد کا فیضان منظور نظر تھا مثلاً مار کے
باہرے میں اگر فی الحال ہی ارشاد کر دیتے کہ شہ کے نیچے توجہ اور شا کر بجز رہائی کے اور
کیا تھا وہ کس قدر سکوت فرمایا لو کہ رو کے رہے آپنے استراحت زمانی نماز کا وقت
آگیا پانی نہیں بہنے کی جہت سے آیت شروعت تیم نازل ہو گئی جس کے طرف سید کا
اشارہ بھی مروی ہے پھر لا علمی کو مسافہ کہان سے ملا جیسا بنائے نہان کو انکار ہو یا او کو
انکار پر ناند انتحار۔ مثنوی شریف و نذرہ مٹ پر مولانا خاص ایک قصہ کے
ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں۔

صبح آن گراور را اور ہ نمود
تا گرد و شر مساران ہستلا
تا نہ بند و رکشا ز پشت درد

مصلحتی صبح آمد و در کشود
و رکشا و گشت نہان مصلحتی
تا برون آید و رکشا و گستاخ اور

مصطفیٰ مہدیہ احوال شیش : ایک مانع بد و فرمان ریش

تکویرت نعل شریف کی خبر پر چند جبریل امین سے نوی ہوا جبریل امین کو غیر کے نعل
مین کیا لگا ہی یہ خبر کہان سے اسکی خبر بھی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق کو بہت سی حیرت مین
ٹوٹے بغیر نہیں رہے گی لہذا اطلاع دینا لیجئے جو بے بالفرض مان لیا کہ حضرت رسول مقبول کو
وقوف علی مانی نعل شریف نہیں تھا اور جبریل علیہ السلام نے اطلاع دیکر آگاہ کیا اب کیا
ارشاد ہو کہ جبریل علیہ السلام نے کہان سے جانا اور اس علم کا کسکو قرینہ کروانا تو پھر اس کے
شاہد جواب نہیں ہو گا کہ لوح سے اطلاع حاصل کر کے جناب نبوی کو خبر دی تھی اگر ہی
جواب کے اور ضروری ہی قرین صواب ہے پھر اتنی تنگاپو علامت علامت علامت
علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت
علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت علامت
مبارک مشورۃ الاوراق مین ہو قال عبد اللہ الاسطرلابی۔

اھادی لہ ما حاز من نعماء
فضل علیہ لانہ من مائہ

اھادی لمحلبہ الکریم وامننا
کالبح بمطرحہ الصحاب ومالہ

انتهی فالحق ظہر علیہ الظہور وطاق القصب المثل المشہور قال السعدی رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تحفہ شرمیم زبستان شاہ

برو بوستان بان بایان شاہ

جبریل علیہ السلام کے اطلاع کنہ اتی پر تو پیل نے بھی اشارہ کر دیا جو صاف کہہ دیا ہے۔

وید تم آفتاب را از عکس تو بہت
نیست از من عکس تو بہت ہی مصطفیٰ

گفت دور از تو کہ غفلت از تو بہت
مار ورموزہ ہو بہم دور ہوا

یہ اشارہ بھی حکیم صاحب گزہ سمجھیں تو انھیں خدا سمجھے ہے

اما یہاں پر اتنی تحقیق تو ضروری ہو کہ نعلین پاک سے رو لاک میں ایسا کیا اور کتنا کچھ
لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر نہ رہی اور مخالفین کو اس قدر دھوم و دھماک کرنے کا موقع ملا کہ جب
اسکی تفتیش کی تو میا خستہ کسی کا یہ شعر پڑا گیا۔

بہر چہ تو یک قطرہ خون نکلا

بہت شور سنئے تھے پہلو میں لگا

حقیقت حال تو اتنی ہو جو کمال الدین و میری جمراتہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان
جلد امت میں تحریر کرتے ہیں۔ الحکم۔ القراء العظیم الواحۃ حلتہ قال المجوہری
هو مثل القمل و سیاقی اند القراء المہزول الخ و روی ابو داؤد عن ابی سعید
الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باصحابہ یوما فتزع نعلیہ و وضعہما
علی یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا بغالہم فلما انتقضت الصلوۃ قال
ما لکم خلعتنم نعالکم قالوا یا نبی اللہ رائناک خلعت نعلیک فخلعنا بغالنا
نقال علیہ الصلوۃ والسلام انما نزعنا مالان جبریل اخبرنی ان فیہما دم
حلتہ انتہی۔ قلت والمراد بہ الدم الیسیر المعفوع عنہ وانما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تنزعھا عن الجناۃ وانکان معفوا عنہا انتہی ۴

فقیر سر اپا تصحیر کرتا ہوں کہ یہ تو ایک جون بڑے ملکہ کا خون نعل میں لگا ہوا تھا آپ کے علم
سے تو ذرہ بھر بھی آسمانوں اور زمین میں من حیث مرتبت غائب نہیں ہو دیکھو علامت
کو غور سے پھر یہاں اس قدر خون سے افماض اور رگزر کا منی تشریح محض پر اور خبر
وینا جبریل کا بنا برتظیف و تطہیر و اس میں استہلال مخالفین کو کہ بھی علامت نہیں ہو
بہر عدم اعادہ نماز کا تو یہ قرینہ قائم ہو محدث و ملوکی اشعة اللغات ترجمہ
مشکوۃ میں اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں و قد یفتح

قاف و ذال معجز و راصل انچہ مکروہ پندار و از طبع و نظام انجاستی نبود کہ نازبان درست
 نباشد بلکہ چپے نہ بود مستقذ کہ طبع آن را ناخوش دارد و الا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز
 بان گزارده بود و خبر دادن جبرئیل و بر آوردن از پل بہت کمال تنظیف و تطہیر بود کہ لائق
 بحال شریف وی بود اہتی نہ

نوان شبہ ناشی عبارت قنادی قاضیخان سے

محمد عبدالعزیز نامی ایک صاحب تیز نے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں نشی علم
 غیب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہیں پھر
 غلام محمد اپنے مرتبہ استقار کے ص ۳ پر تحریر کرتے ہیں اور اس طرح در المنار عالمگیری قاضی
 خان نصاب الاصحاب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہیں ترویج بشہادۃ اللہ و رسولہ لہم جن
 وقالو یكون كفرا لاننا اعتقدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب هو
 ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت انتهى +

اجواب و ہوا الملہم للصواب

معنی دستتر نہیں کہ غلام اہل حدیث مذکور عبدالعزیز تو غیب والی رسول یزدانی سے
 براہ منکر ہو پھر اسکی تو شکایت نہیں مگر قابل تحسین اور لائق آفرین تو جیانی غلام محمد کی
 ہو سکا دعویٰ ایجاب جزئی کا اور دلیل سلب کلی کی ہو اور عوام کو مغالطہ دینے پر مانتھ و علم کیا
 خوب اسلوب سے روایت ہو کہ نقل کریں عبارت قاضیخان کی اور متعدد کتب کا نام و وزن
 بھاری کرنے کو زیادہ کر دینے میں ہچتمون سے تو نہیں مگر خداوند پاک سے بھی نہ شر مین

پھر اسی پر اکتفا کیسی ترجمہ کہتے فقرہ بڑھانے اور جملہ گھٹانے سے بھی باز نہ آئیں آخر الذکر
 غلام محمد استفطار کے اسی سہ پر اہتمام تقریر کے پائین علامت مہر مریع مستطیل خانہ میں پائین
 صورت بتاتے ہیں **اصداق غلام محمد** اسکو ملاحظہ کرنے والا انکو صادق کیون نہا سنے
 اور کاذب کیون نہا سنے بالخصوص جبکہ آپ ابن حافض صادق بھی ہیں تو تو پھر خود صادق
 ابن الصادق ٹھہرے اور خاندانی سہتے مانے گئے پائین مہر برعکس نہ نہا نام زیبی کا نور
 کا مطلب کیا عمدہ ظہور میں لا دیا کہ معین ابدی کو بھی شرمایا و تفسیر کبیر علیہ السلام میں قحرازی
 زیر آیت لاغویہم اجمعین الاعبادک المخلصین تحریر فرماتے ہیں ان الذی حمل ابلیس علی ذکر
 هذا الاستثناء ان لا یصیر کاذبا فی دعواه فلا احتراب ابلیس عن الکذب علما ان الکذب فی
 غایۃ الخساسة انتہی ہر چند جھوٹ سے اتہا کی حساسیت سے ابلیس احتراز کرے مگر صادق اور
 طوفیہ کہ ابن الصادق اور سیکر استعمال سے بڑی تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ آپ نے جو تحفہ اہلند
 کی گزرتی ترجمہ کا خون ناقص اپنے سر لیا ہو اور سکی فہرست میں یہ لکھ دیا ہو۔

۳۳۱

१२०. १२१. १२२. १२३. १२४. १२५. १२६. १२७. १२८. १२९. १३०. १३१. १३२. १३३. १३४. १३५. १३६. १३७. १३८. १३९. १४०. १४१. १४२. १४३. १४४. १४५. १४६. १४७. १४८. १४९. १५०. १५१. १५२. १५३. १५४. १५५. १५६. १५७. १५८. १५९. १६०. १६१. १६२. १६३. १६४. १६५. १६६. १६७. १६८. १६९. १७०. १७१. १७२. १७३. १७४. १७५. १७६. १७७. १७८. १७९. १८०. १८१. १८२. १८३. १८४. १८५. १८६. १८७. १८८. १८९. १९०. १९१. १९२. १९३. १९४. १९५. १९६. १९७. १९८. १९९. २००. २०१. २०२. २०३. २०४. २०५. २०६. २०७. २०८. २०९. २१०. २११. २१२. २१३. २१४. २१५. २१६. २१७. २१८. २१९. २२०. २२१. २२२. २२३. २२४. २२५. २२६. २२७. २२८. २२९. २३०. २३१. २३२. २३३. २३४. २३५. २३६. २३७. २३८. २३९. २४०. २४१. २४२. २४३. २४४. २४५. २४६. २४७. २४८. २४९. २۵०. २۵१. २۵२. २۵३. २۵४. २۵५. २۵६. २۵७. २۵८. २۵۹. २۶०. २۶१. २۶२. २۶३. २۶४. २۶۵. २۶६. २۶७. २۶۸. २۶۹. २۷०. २۷१. २۷२. २۷३. २۷४. २۷۵. २۷۬. २७७. २७८. २७९. २۸०. २۸१. २۸२. २۸३. २۸४. २۸५. २۸६. २۸७. २۸८. २۸९. २۹०. २۹१. २۹२. २۹३. २۹४. २۹۫. २۹६. २۹७. २۹८. २۹ۯ. ۳۰۰. ۳۰१. ۳۰२. ۳۰३. ۳۰४. ۳۰५. ۳۰६. ۳۰७. ۳۰८. ۳۰९. ۳۱०. ۳۱१. ۳۱२. ۳۱३. ۳۱४. ۳۱५. ۳۱६. ۳۱७. ۳۱८. ۳۱९. ۳۲۰. ۳۲१. ۳۲२. ۳۲३. ۳۲४. ۳۲५. ۳۲६. ۳۲७. ۳۲८. ۳۲९. ۳۳۰. ۳۳१. ۳۳२. ۳۳३. ۳۳४. ۳۳५. ۳۳६. ۳۳७. ۳۳८. ۳۳९. ۳۴۰. ۳۴१. ۳۴२. ۳۴३. ۳۴४. ۳۴५. ۳۴६. ۳۴७. ۳۴८. ۳۴९. ۳۵۰. ۳۵१. ۳۵२. ۳۵३. ۳۵४. ۳۵५. ۳۵६. ۳۵७. ۳۵८. ۳۵९. ۳۶۰. ۳۶१. ۳۶२. ۳۶३. ۳۶४. ۳۶५. ۳۶६. ۳۶७. ۳۶८. ۳۶९. ۳۷۰. ۳۷१. ۳۷२. ۳۷३. ۳۷४. ۳۷५. ۳۷६. ۳۷७. ۳۷८. ۳۷९. ۳۸۰. ۳۸१. ۳۸२. ۳۸३. ۳۸४. ۳۸५. ۳۸६. ۳۸७. ۳۸८. ۳۸९. ۳۹۰. ۳۹१. ۳۹२. ۳۹३. ۳۹४. ۳۹५. ۳۹६. ۳۹७. ۳۹८. ۳۹ۯ. ۴۰۰. ۴۰१. ۴۰२. ۴۰३. ۴۰४. ۴۰५. ۴۰६. ۴۰७. ۴۰८. ۴۰९. ۴۱۰. ۴۱१. ۴۱२. ۴۱३. ۴۱४. ۴۱५. ۴۱६. ۴۱७. ۴۱८. ۴۱९. ۴۲۰. ۴۲१. ۴۲२. ۴۲३. ۴۲४. ۴۲۫. ۴۲६. ۴۲७. ۴۲८. ۴۲۹. ۴۳۰. ۴۳१. ۴۳२. ۴۳३. ۴۳४. ۴۳५. ۴۳६. ۴۳७. ۴۳८. ۴۳۹. ۴۴۰. ۴۴१. ۴۴२. ۴۴३. ۴۴४. ۴۴५. ۴۴६. ۴۴७. ۴۴८. ۴۴ۯ. ۴۵۰. ۴۵१. ۴۵२. ۴۵३. ۴۵४. ۴۵५. ۴۵६. ۴۵७. ۴۵८. ۴۵ۯ. ۴۶۰. ۴۶१. ۴۶२. ۴۶३. ۴۶४. ۴۶५. ۴۶६. ۴۶७. ۴۶८. ۴۶ۯ. ۴۷۰. ۴۷१. ۴۷२. ۴۷३. ۴۷४. ۴۷५. ۴۷६. ۴۷७. ۴۷८. ۴۷ۯ. ۴۸۰. ۴۸१. ۴۸२. ۴۸३. ۴۸४. ۴۸५. ۴۸६. ۴۸७. ۴۸८. ۴۸ۯ. ۴۹۰. ۴۹१. ۴۹२. ۴۹३. ۴۹४. ۴۹५. ۴۹६. ۴۹७. ۴۹ۮ. ۴۹ۯ. ۵۰۰. ۵۰१. ۵۰२. ۵۰३. ۵۰४. ۵۰۫. ۵۰۬. ۵۰७. ۵۰ۮ. ۵۰ۯ. ۵۱۰. ۵۱१. ۵۱२. ۵۱३. ۵۱४. ۵۱५. ۵۱६. ۵۱७. ۵۱८. ۵۱ۯ. ۵۲۰. ۵۲१. ۵۲२. ۵۲३. ۵۲४. ۵۲۫. ۵۲६. ۵۲७. ۵۲८. ۵۲۹. ۵۳۰. ۵۳१. ۵۳२. ۵۳३. ۵۳४. ۵۳۫. ۵۳६. ۵۳७. ۵۳८. ۵۳ۯ. ۵۴۰. ۵۴१. ۵۴२. ۵۴३. ۵۴४. ۵۴۫. ۵۴६. ۵۴७. ۵۴ۮ. ۵۴ۯ. ۵۵۰. ۵۵१. ۵۵२. ۵۵३. ۵۵४. ۵۵۫. ۵۵६. ۵۵७. ۵۵८. ۵۵ۯ. ۵۶۰. ۵۶१. ۵۶२. ۵۶३. ۵۶४. ۵۶۫. ۵۶६. ۵۶७. ۵۶८. ۵۶ۯ. ۵۷۰. ۵۷१. ۵۷२. ۵۷३. ۵۷۪. ۵۷۫. ۵۷۬. ۵۷ۭ. ۵۷ۮ. ۵۷ۯ. ۵۸۰. ۵۸१. ۵۸२. ۵۸३. ۵۸४. ۵۸۫. ۵۸६. ۵۸७. ۵۸८. ۵۸ۯ. ۵۹۰. ۵۹१. ۵۹ۨ. ۵۹۩. ۵۹۫. ۵۹۬. ۵۹ۭ. ۵۹ۮ. ۵۹ۯ. ۶۰۰. ۶۰१. ۶۰२. ۶۰३. ۶۰४. ۶۰۫. ۶۰۬. ۶۰ۭ. ۶۰ۮ. ۶۰ۯ. ۶۱۰. ۶۱१. ۶۱२. ۶۱३. ۶۱४. ۶۱۫. ۶۱۬. ۶۱ۭ. ۶۱ۮ. ۶۱ۯ. ۶۲۰. ۶۲१. ۶۲२. ۶۲३. ۶۲४. ۶۲۫. ۶۲६. ۶۲७. ۶۲८. ۶۲۹. ۶۳۰. ۶۳१. ۶۳२. ۶۳३. ۶۳४. ۶۳۫. ۶۳६. ۶۳७. ۶۳८. ۶۳ۯ. ۶۴۰. ۶۴१. ۶۴२. ۶۴३. ۶۴४. ۶۴۫. ۶۴६. ۶۴ۭ. ۶۴ۮ. ۶۴ۯ. ۶۵۰. ۶۵१. ۶۵२. ۶۵३. ۶۵۪. ۶۵۫. ۶۵۬. ۶۵ۭ. ۶۵ۮ. ۶۵ۯ. ۶۶۰. ۶۶१. ۶۶२. ۶۶३. ۶۶४. ۶۶۫. ۶۶۬. ۶۶ۭ. ۶۶ۮ. ۶۶ۯ. ۶۷۰. ۶۷१. ۶۷२. ۶۷३. ۶۷४. ۶۷۫. ۶۷۬. ۶۷ۭ. ۶۷ۮ. ۶۷ۯ. ۶۸۰. ۶۸१. ۶۸२. ۶۸३. ۶۸४. ۶۸۫. ۶۸۬. ۶۸ۭ. ۶۸ۮ. ۶۸ۯ. ۶۹۰. ۶۹१. ۶۹२. ۶۹३. ۶۹۪. ۶۹۫. ۶۹۬. ۶۹ۭ. ۶۹ۮ. ۶۹ۯ. ۷۰۰. ۷۰१. ۷۰२. ۷۰३. ۷۰४. ۷۰۫. ۷۰۬. ۷۰ۭ. ۷۰ۮ. ۷۰ۯ. ۷۱۰. ۷۱१. ۷۱२. ۷۱३. ۷۱४. ۷۱۫. ۷۱۬. ۷۱ۭ. ۷۱ۮ. ۷۱ۯ. ۷۲۰. ۷۲१. ۷۲२. ۷۲३. ۷۲४. ۷۲۫. ۷۲۬. ۷۲ۭ. ۷۲ۮ. ۷۲ۯ. ۷۳۰. ۷۳१. ۷۳ۨ. ۷۳۩. ۷۳۫. ۷۳۬. ۷۳ۭ. ۷۳ۮ. ۷۳ۯ. ۷۴۰. ۷۴१. ۷۴२. ۷۴३. ۷۴४. ۷۴۫. ۷۴۬. ۷۴ۭ. ۷۴ۮ. ۷۴ۯ. ۷۵۰. ۷۵१. ۷۵२. ۷۵३. ۷۵۪. ۷۵۫. ۷۵۬. ۷۵ۭ. ۷۵ۮ. ۷۵ۯ. ۷۶۰. ۷۶१. ۷۶२. ۷۶३. ۷۶۪. ۷۶۫. ۷۶۬. ۷۶ۭ. ۷۶ۮ. ۷۶ۯ. ۷۷۰. ۷۷१. ۷۷२. ۷۷३. ۷۷۪. ۷۷۫. ۷۷۬. ۷۷ۭ. ۷۷ۮ. ۷۷ۯ. ۷۸۰. ۷۸१. ۷۸२. ۷۸३. ۷۸۪. ۷۸۫. ۷۸۬. ۷۸ۭ. ۷۸ۮ. ۷۸ۯ. ۷۹۰. ۷۹१. ۷۹ۨ. ۷۹۩. ۷۹۫. ۷۹۬. ۷۹ۭ. ۷۹ۮ. ۷۹ۯ. ۸۰۰. ۸۰१. ۸۰२. ۸۰३. ۸۰४. ۸۰۫. ۸۰۬. ۸۰ۭ. ۸۰ۮ. ۸۰ۯ. ۸۱۰. ۸۱१. ۸۱ۨ. ۸۱۩. ۸۱۫. ۸۱۬. ۸۱ۭ. ۸۱ۮ. ۸۱ۯ. ۸۲۰. ۸۲१. ۸۲ۨ. ۸۲۩. ۸۲۫. ۸۲۬. ۸۲ۭ. ۸۲ۮ. ۸۲ۯ. ۸۳۰. ۸۳१. ۸۳ۨ. ۸۳۩. ۸۳۫. ۸۳۬. ۸۳ۭ. ۸۳ۮ. ۸۳ۯ. ۸۴۰. ۸۴१. ۸۴ۨ. ۸۴۩. ۸۴۫. ۸۴۬. ۸۴ۭ. ۸۴ۮ. ۸۴ۯ. ۸۵۰. ۸۵१. ۸۵ۨ. ۸۵۩. ۸۵۫. ۸۵۬. ۸۵ۭ. ۸۵ۮ. ۸۵ۯ. ۸۶۰. ۸۶१. ۸۶ۨ. ۸۶۩. ۸۶۫. ۸۶۬. ۸۶ۭ. ۸۶ۮ. ۸۶ۯ. ۸۷۰. ۸۷१. ۸۷ۨ. ۸۷۩. ۸۷۫. ۸۷۬. ۸۷ۭ. ۸۷ۮ. ۸۷ۯ. ۸۸۰. ۸۸१. ۸۸ۨ. ۸۸۩. ۸۸۫. ۸۸۬. ۸۸ۭ. ۸۸ۮ. ۸۸ۯ. ۸۹۰. ۸۹१. ۸۹ۨ. ۸۹۩. ۸۹۫. ۸۹۬. ۸۹ۭ. ۸۹ۮ. ۸۹ۯ. ۹۰۰. ۹۰१. ۹۰२. ۹۰۩. ۹۰۫. ۹۰۬. ۹۰ۭ. ۹۰ۮ. ۹۰ۯ. ۹۱۰. ۹۱१. ۹۱ۨ. ۹۱۩. ۹۱۫. ۹۱۬. ۹۱ۭ. ۹۱ۮ. ۹۱ۯ. ۹۲۰. ۹۲१. ۹۲ۨ. ۹۲۩. ۹۲۫. ۹۲۬. ۹۲ۭ. ۹۲ۮ. ۹۲ۯ. ۹۳۰. ۹۳१. ۹۳ۨ. ۹۳۩. ۹۳۫. ۹۳۬. ۹۳ۭ. ۹۳ۮ. ۹۳ۯ. ۹۴۰. ۹۴१. ۹۴ۨ. ۹۴۩. ۹۴۫. ۹۴۬. ۹۴ۭ. ۹۴ۮ. ۹۴ۯ. ۹۵۰. ۹۵१. ۹۵ۨ. ۹۵۩. ۹۵۫. ۹۵۬. ۹۵ۭ. ۹۵ۮ. ۹۵ۯ. ۹۶۰. ۹۶१. ۹۶ۨ. ۹۶۩. ۹۶۫. ۹۶۬. ۹۶ۭ. ۹۶ۮ. ۹۶ۯ. ۹۷۰. ۹۷१. ۹۷ۨ. ۹۷۩. ۹۷۫. ۹۷۬. ۹۷ۭ. ۹۷ۮ. ۹۷ۯ. ۹۸۰. ۹۸१. ۹۸ۨ. ۹۸۩. ۹۸۫. ۹۸۬. ۹۸ۭ. ۹۸ۮ. ۹۸ۯ. ۹۹۰. ۹۹१. ۹۹ۨ. ۹۹۩. ۹۹۫. ۹۹۬. ۹۹ۭ. ۹۹ۮ. ۹۹ۯ. ۱۰۰۰. ۱۰۰۱. ۱۰۰۲. ۱۰۰۩. ۱۰۰۫. ۱۰۰۬. ۱۰۰ۭ. ۱۰۰ۮ. ۱۰۰ۯ. ۱۰۱۰. ۱۰۱१. ۱۰۱۲. ۱۰۱۩. ۱۰۱۫. ۱۰۱۬. ۱۰۱ۭ. ۱۰۱ۮ. ۱۰۱ۯ. ۱۰۲۰. ۱۰۲१. ۱۰۲۲. ۱۰۲۩. ۱۰۲۫. ۱۰۲۬. ۱۰۲ۭ. ۱۰۲ۮ. ۱۰۲ۯ. ۱۰۳۰. ۱۰۳१. ۱۰۳۲. ۱۰۳۩. ۱۰۳۫. ۱۰۳۬. ۱۰۳ۭ. ۱۰۳ۮ. ۱۰۳ۯ. ۱۰۴۰. ۱۰۴१. ۱۰۴۲. ۱۰۴۩. ۱۰۴۫. ۱۰۴۬. ۱۰۴ۭ. ۱۰۴ۮ. ۱۰۴ۯ. ۱۰۵۰. ۱۰۵१. ۱۰۵۲. ۱۰۵۩. ۱۰۵۫. ۱۰۵۬. ۱۰۵ۭ. ۱۰۵ۮ. ۱۰۵ۯ. ۱۰۶۰. ۱۰۶१. ۱۰۶۲. ۱۰۶۩. ۱۰۶۫. ۱۰۶۬. ۱۰۶ۭ. ۱۰۶ۮ. ۱۰۶ۯ. ۱۰۷۰. ۱۰۷१. ۱۰۷۲. ۱۰۷۩. ۱۰۷۫. ۱۰۷۬. ۱۰۷ۭ. ۱۰۷ۮ. ۱۰۷ۯ. ۱۰۸۰. ۱۰۸१. ۱۰۸۲. ۱۰۸۩. ۱۰۸۫. ۱۰۸۬. ۱۰۸ۭ. ۱۰۸ۮ. ۱۰۸ۯ. ۱۰۹۰. ۱۰۹१. ۱۰۹۲. ۱۰۹۩. ۱۰۹۫. ۱۰۹۬. ۱۰۹ۭ. ۱۰۹ۮ. ۱۰۹ۯ. ۱۱۰۰. ۱۱۰۱. ۱۱۰۲. ۱۱۰۩. ۱۱۰۫. ۱۱۰۬. ۱۱۰ۭ. ۱۱۰ۮ. ۱۱۰ۯ. ۱۱۱۰. ۱۱۱१. ۱۱۱۲. ۱۱۱۩. ۱۱۱۫. ۱۱۱۬. ۱۱۱ۭ. ۱۱۱ۮ. ۱۱۱ۯ. ۱۱۲۰. ۱۱۲१. ۱۱۲۲. ۱۱۲۩. ۱۱۲۫. ۱۱۲۬. ۱۱۲ۭ. ۱۱۲ۮ. ۱۱۲ۯ. ۱۱۳۰. ۱۱۳१. ۱۱۳۲. ۱۱۳۩. ۱۱۳۫. ۱۱۳۬. ۱۱۳ۭ. ۱۱۳ۮ. ۱۱۳ۯ. ۱۱۴۰. ۱۱۴१. ۱۱۴۲. ۱۱۴۩. ۱۱۴۫. ۱۱۴۬. ۱۱۴ۭ. ۱۱۴ۮ. ۱۱۴ۯ. ۱۱۵۰. ۱۱۵१. ۱۱۵۲. ۱۱۵۩. ۱۱۵۫. ۱۱۵۬. ۱۱۵ۭ. ۱۱۵ۮ. ۱۱۵ۯ. ۱۱۶۰. ۱۱۶१. ۱۱۶۲. ۱۱۶۩. ۱۱۶۫. ۱۱۶۬. ۱۱۶ۭ. ۱۱۶ۮ. ۱۱۶ۯ. ۱۱۷۰. ۱۱۷१. ۱۱۷۲. ۱۱۷۩. ۱۱۷۫. ۱۱۷۬. ۱۱۷ۭ. ۱۱۷ۮ. ۱۱۷ۯ. ۱۱۸۰. ۱۱۸१. ۱۱۸۲. ۱۱۸۩. ۱۱۸۫. ۱۱۸۬. ۱۱۸ۭ. ۱۱۸ۮ. ۱۱۸ۯ. ۱۱۹۰. ۱۱۹१. ۱۱۹۲. ۱۱۹۩. ۱۱۹۫. ۱۱۹۬. ۱۱۹ۭ. ۱۱۹ۮ. ۱۱۹ۯ. ۱۲۰۰. ۱۲۰۱. ۱۲۰۲. ۱۲۰۩. ۱۲۰۫. ۱۲۰۬. ۱۲۰ۭ. ۱۲۰ۮ. ۱۲۰ۯ. ۱۲۱۰. ۱۲۱१. ۱۲۱۲. ۱۲۱۩. ۱۲۱۫. ۱۲۱۬. ۱۲۱ۭ. ۱۲۱ۮ. ۱۲۱ۯ. ۱۲۲۰. ۱۲۲१. ۱۲۲۲. ۱۲۲۩. ۱۲۲۫. ۱۲۲۬. ۱۲۲ۭ. ۱۲۲ۮ. ۱۲۲ۯ. ۱۲۳۰. ۱۲۳१. ۱۲۳۲. ۱۲۳۩. ۱۲۳۫. ۱۲۳۬. ۱۲۳ۭ. ۱۲۳ۮ. ۱۲۳ۯ. ۱۲۴۰. ۱۲۴१. ۱۲۴۲. ۱۲۴۩. ۱۲۴۫. ۱۲۴۬. ۱۲۴ۭ. ۱۲۴ۮ. ۱۲۴ۯ. ۱۲۵۰. ۱۲۵१. ۱۲۵۲. ۱۲۵۩. ۱۲۵۫. ۱۲۵۬. ۱۲۵ۭ. ۱۲۵ۮ. ۱۲۵ۯ. ۱۲۶۰. ۱۲۶१. ۱۲۶۲. ۱۲۶۩. ۱۲۶۫. ۱۲۶۬. ۱۲۶ۭ. ۱۲۶ۮ. ۱۲۶ۯ. ۱۲۷۰. ۱۲۷१. ۱۲۷۲. ۱۲۷۩. ۱۲۷۫. ۱۲۷۬. ۱۲۷ۭ. ۱۲۷ۮ. ۱۲۷ۯ. ۱۲۸۰. ۱۲۸१. ۱۲۸۲. ۱۲۸۩. ۱۲۸۫. ۱۲۸۬. ۱۲۸ۭ. ۱۲۸ۮ. ۱۲۸ۯ. ۱۲۹۰. ۱۲۹१. ۱۲۹۲. ۱۲۹۩. ۱۲۹۫. ۱۲۹۬. ۱۲۹ۭ. ۱۲۹ۮ. ۱۲۹ۯ. ۱۳۰۰. ۱۳۰۱. ۱۳۰۲. ۱۳۰۩. ۱۳۰۫. ۱۳۰۬. ۱۳۰ۭ. ۱۳۰ۮ. ۱۳۰ۯ. ۱۳۱۰. ۱۳۱१. ۱۳۱۲. ۱۳۱۩. ۱۳۱۫. ۱۳۱۬. ۱۳۱ۭ. ۱۳۱ۮ. ۱۳۱ۯ. ۱۳۲۰. ۱۳۲१. ۱۳۲۲. ۱۳۲۩. ۱۳۲۫. ۱۳۲۬. ۱۳۲ۭ. ۱۳۲ۮ. ۱۳۲ۯ. ۱۳۳۰. ۱۳۳१. ۱۳۳۲. ۱۳۳۩. ۱۳۳۫. ۱۳۳۬. ۱۳۳ۭ. ۱۳۳ۮ. ۱۳۳ۯ. ۱۳۴۰. ۱۳۴१. ۱۳۴۲. ۱۳۴۩. ۱۳۴۫. ۱۳۴۬. ۱۳۴ۭ. ۱۳۴ۮ. ۱۳۴ۯ. ۱۳۵۰. ۱۳۵१. ۱۳۵۲. ۱۳۵۩. ۱۳۵۫. ۱۳۵۬. ۱۳۵ۭ. ۱۳۵ۮ. ۱۳۵ۯ. ۱۳۶۰. ۱۳۶१. ۱۳۶۲. ۱۳۶۩. ۱۳۶۫. ۱۳۶۬. ۱۳۶ۭ. ۱۳۶ۮ. ۱۳۶ۯ. ۱۳۷۰. ۱۳۷१. ۱۳۷۲. ۱۳۷۩. ۱۳۷۫. ۱۳۷۬. ۱۳۷ۭ. ۱۳۷ۮ. ۱۳۷ۯ. ۱۳۸۰. ۱۳۸१. ۱۳۸۲. ۱۳۸۩. ۱۳۸۫. ۱۳۸۬. ۱۳۸ۭ. ۱۳۸ۮ. ۱۳۸ۯ. ۱۳۹۰. ۱۳۹१. ۱۳۹۲. ۱۳۹۩. ۱۳۹۫. ۱۳۹۬. ۱۳۹ۭ. ۱۳۹ۮ. ۱۳۹ۯ. ۱۴۰۰. ۱۴۰۱. ۱۴۰۲. ۱۴۰۩. ۱۴۰۫. ۱۴۰۬. ۱۴۰ۭ. ۱۴۰ۮ. ۱۴۰ۯ. ۱۴۱۰. ۱۴۱१. ۱۴۱۲. ۱۴۱۩. ۱۴۱۫. ۱۴۱۬. ۱۴۱ۭ. ۱۴۱ۮ. ۱۴۱ۯ. ۱۴۲۰. ۱۴۲१. ۱۴۲۲. ۱۴۲۩. ۱۴۲۫. ۱۴۲۬. ۱۴۲ۭ. ۱۴۲ۮ. ۱۴۲ۯ. ۱۴۳۰. ۱۴۳१. ۱۴۳۲. ۱۴۳۩. ۱۴۳۫. ۱۴۳۬. ۱۴۳ۭ. ۱۴۳ۮ. ۱۴۳ۯ. ۱۴۴۰. ۱۴۴१. ۱۴۴۲. ۱۴۴۩. ۱۴۴۫. ۱۴۴۬. ۱۴۴ۭ. ۱۴۴ۮ. ۱۴۴ۯ. ۱۴۵۰. ۱۴۵१. ۱۴۵۲. ۱۴۵۩. ۱۴۵۫. ۱۴۵۬. ۱۴۵ۭ. ۱۴۵ۮ. ۱۴۵ۯ. ۱۴۶۰. ۱۴۶१. ۱۴۶۲. ۱۴۶۩. ۱۴۶۫. ۱۴۶۬. ۱۴۶ۭ. ۱۴۶ۮ. ۱۴۶ۯ. ۱۴۷۰. ۱۴۷१. ۱۴۷۲. ۱۴۷۩. ۱۴۷۫. ۱۴۷۬. ۱۴۷ۭ. ۱۴۷ۮ. ۱۴۷ۯ. ۱۴۸۰. ۱۴۸१. ۱۴۸۲. ۱۴۸۩. ۱۴۸۫. ۱۴۸۬. ۱۴۸ۭ. ۱۴۸ۮ. ۱۴۸ۯ. ۱۴۹۰. ۱۴۹१. ۱۴۹۲. ۱۴۹۩. ۱۴۹۫. ۱۴۹۬. ۱۴۹ۭ. ۱۴۹ۮ. ۱۴۹ۯ. ۱۵۰۰. ۱۵۰۱. ۱۵۰۲. ۱۵۰۩. ۱۵۰۫. ۱۵۰۬. ۱۵۰ۭ. ۱۵۰ۮ. ۱۵۰ۯ. ۱۵۱۰. ۱۵۱१. ۱۵۱۲. ۱۵۱۩. ۱۵۱۫. ۱۵۱۬. ۱۵۱ۭ. ۱۵۱ۮ. ۱۵۱ۯ. ۱۵۲۰. ۱۵۲१. ۱۵۲۲. ۱۵۲۩. ۱۵۲۫. ۱۵۲۬. ۱۵۲ۭ. ۱۵۲ۮ. ۱۵۲ۯ. ۱۵۳۰. ۱۵۳१. ۱۵۳۲. ۱۵۳۩. ۱۵۳۫. ۱۵۳۬. ۱۵۳ۭ. ۱۵۳ۮ. ۱۵۳ۯ. ۱۵۴۰. ۱۵۴१. ۱۵۴۲. ۱۵۴۩. ۱۵۴۫. ۱۵۴۬. ۱۵۴ۭ. ۱۵۴ۮ. ۱۵۴ۯ. ۱۵۵۰.

ને. અતે. નેતા. રસુલને. ગવાહુ. કી આ છે. અથવા. ફરીશના
 ને. ગવાહુ. કી આ છે. નો. ને કાફર. આ એ છે. કારણ કે. ને. એ મ.
 સમને. કે. ખુદાનો. રસુલ. છુપી. વાત. બહો છે. પડા. પે
 ગંમખર. (સલ) ન. આરે. જવતાં છુપી. વાત. બહો નાં ભુત
 નો. પછી. મર. હા. પછી. કે મ. બહો.

پھر اسکا ترجمہ انگریزی میں بدین الفاظ کرادیا ہے۔

^{۳۳۳}
*Kaji Sanaullah of Panipat says in Irsha
 dul talebin that if a man offers as witnesses
 of an action God and Rasul. he ulonce. be.
 comes a Kafir (an unbeliever), because
 Ilmegeb (inherent knowledge) is for
 prophets. It is said in Fatawa Kajikhan.
 that if a man marries without a witness,
 and says that his witnesses are God and
 Rasul, or angels, he becomes a Kafir.*

*Because suppose a God's Rasul knows
 secret. But if the prophet did not know
 secret when living, how could he know
 them after death*

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذمان عالیہ میں مرکب ہو گئے تو اب اصل
 عبارت قنادی قاضیخان کو بغور ملاحظہ کیجئے کہ وہ کس طور پر ہے پس واضح و لایحجہ کہ
 قاضیخانین پسند و وجاہے پر باختلاف الفاظ سیرہ نہ کو رہا اول تو کتاب النکاح کی
 فصل فی شرائط النکاح جلد ۱۵۱ پر یوں ہر جمل تزوج امثۃ بشہادۃ اللہ و رسولہ
 کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الابنہ و دوکل نکاح بکون بشہادۃ
 اللہ و بعضهم جعلوا ذلک کفرالا نہ یعتقدان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
 یعلم الغیب و ہو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب ما یكون کفر من السلم و ما لا یكون جلد ۲
 ۲۴ پر یوں ہر جمل تزوج امثۃ بغیر شہود فقال الرجل والمرثۃ خدامی را و پیغمبر را
 گواہ کرو یہ قالوا یكون کفرا لانه اعتقدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب
 حین کان فی الاحیاء فكيف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہے کہ مذکور ترجمہ پہلی عبارت کا
 ہرگز نہیں ہے تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل و رکاوٹ کہ اس میں بلکہ عبارت
 اولیٰ تک میں فرشتہ کا ذکر نہیں ہے جو ترجمہ میں بڑھایا گیا ہے اور اس پہلی عبارت میں
 جعلوا ہی مگر پہلی عبارت میں صاف قالوا موجود ہے جو ترجمہ میں گھٹایا گیا ہے ایسی فاش
 تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق غلام محمد ابن حافظ صادق صادق
 ابن الصادق بن اور بسبب فطش و حیا کے زندہ بھی ہیں اتنا ہی نہیں گزالیف
 و ترجمہ کا فیض بدستور جاری بھی ہے سچ ہے اذالم تستحی فافعل ما شئت
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قالوا کے فقرہ کو ترجمہ سے چٹ کر دینے میں بجز مغالطہ عوام اور کوئی غرض و ہمت
 نہیں تھی مفسر اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ بادی النظر میں متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

۲۴ : ۲۵ : ۲۶ : ۲۷ : ۲۸ : ۲۹ : ۳۰ : ۳۱ : ۳۲ : ۳۳ : ۳۴ : ۳۵ : ۳۶ : ۳۷ : ۳۸ : ۳۹ : ۴۰ : ۴۱ : ۴۲ : ۴۳ : ۴۴ : ۴۵ : ۴۶ : ۴۷ : ۴۸ : ۴۹ : ۵۰ : ۵۱ : ۵۲ : ۵۳ : ۵۴ : ۵۵ : ۵۶ : ۵۷ : ۵۸ : ۵۹ : ۶۰ : ۶۱ : ۶۲ : ۶۳ : ۶۴ : ۶۵ : ۶۶ : ۶۷ : ۶۸ : ۶۹ : ۷۰ : ۷۱ : ۷۲ : ۷۳ : ۷۴ : ۷۵ : ۷۶ : ۷۷ : ۷۸ : ۷۹ : ۸۰ : ۸۱ : ۸۲ : ۸۳ : ۸۴ : ۸۵ : ۸۶ : ۸۷ : ۸۸ : ۸۹ : ۹۰ : ۹۱ : ۹۲ : ۹۳ : ۹۴ : ۹۵ : ۹۶ : ۹۷ : ۹۸ : ۹۹ : ۱۰۰ : ۱۰۱ : ۱۰۲ : ۱۰۳ : ۱۰۴ : ۱۰۵ : ۱۰۶ : ۱۰۷ : ۱۰۸ : ۱۰۹ : ۱۱۰ : ۱۱۱ : ۱۱۲ : ۱۱۳ : ۱۱۴ : ۱۱۵ : ۱۱۶ : ۱۱۷ : ۱۱۸ : ۱۱۹ : ۱۲۰ : ۱۲۱ : ۱۲۲ : ۱۲۳ : ۱۲۴ : ۱۲۵ : ۱۲۶ : ۱۲۷ : ۱۲۸ : ۱۲۹ : ۱۳۰ : ۱۳۱ : ۱۳۲ : ۱۳۳ : ۱۳۴ : ۱۳۵ : ۱۳۶ : ۱۳۷ : ۱۳۸ : ۱۳۹ : ۱۴۰ : ۱۴۱ : ۱۴۲ : ۱۴۳ : ۱۴۴ : ۱۴۵ : ۱۴۶ : ۱۴۷ : ۱۴۸ : ۱۴۹ : ۱۵۰ : ۱۵۱ : ۱۵۲ : ۱۵۳ : ۱۵۴ : ۱۵۵ : ۱۵۶ : ۱۵۷ : ۱۵۸ : ۱۵۹ : ۱۶۰ : ۱۶۱ : ۱۶۲ : ۱۶۳ : ۱۶۴ : ۱۶۵ : ۱۶۶ : ۱۶۷ : ۱۶۸ : ۱۶۹ : ۱۷۰ : ۱۷۱ : ۱۷۲ : ۱۷۳ : ۱۷۴ : ۱۷۵ : ۱۷۶ : ۱۷۷ : ۱۷۸ : ۱۷۹ : ۱۸۰ : ۱۸۱ : ۱۸۲ : ۱۸۳ : ۱۸۴ : ۱۸۵ : ۱۸۶ : ۱۸۷ : ۱۸۸ : ۱۸۹ : ۱۹۰ : ۱۹۱ : ۱۹۲ : ۱۹۳ : ۱۹۴ : ۱۹۵ : ۱۹۶ : ۱۹۷ : ۱۹۸ : ۱۹۹ : ۲۰۰ : ۲۰۱ : ۲۰۲ : ۲۰۳ : ۲۰۴ : ۲۰۵ : ۲۰۶ : ۲۰۷ : ۲۰۸ : ۲۰۹ : ۲۱۰ : ۲۱۱ : ۲۱۲ : ۲۱۳ : ۲۱۴ : ۲۱۵ : ۲۱۶ : ۲۱۷ : ۲۱۸ : ۲۱۹ : ۲۲۰ : ۲۲۱ : ۲۲۲ : ۲۲۳ : ۲۲۴ : ۲۲۵ : ۲۲۶ : ۲۲۷ : ۲۲۸ : ۲۲۹ : ۲۳۰ : ۲۳۱ : ۲۳۲ : ۲۳۳ : ۲۳۴ : ۲۳۵ : ۲۳۶ : ۲۳۷ : ۲۳۸ : ۲۳۹ : ۲۴۰ : ۲۴۱ : ۲۴۲ : ۲۴۳ : ۲۴۴ : ۲۴۵ : ۲۴۶ : ۲۴۷ : ۲۴۸ : ۲۴۹ : ۲۵۰ : ۲۵۱ : ۲۵۲ : ۲۵۳ : ۲۵۴ : ۲۵۵ : ۲۵۶ : ۲۵۷ : ۲۵۸ : ۲۵۹ : ۲۶۰ : ۲۶۱ : ۲۶۲ : ۲۶۳ : ۲۶۴ : ۲۶۵ : ۲۶۶ : ۲۶۷ : ۲۶۸ : ۲۶۹ : ۲۷۰ : ۲۷۱ : ۲۷۲ : ۲۷۳ : ۲۷۴ : ۲۷۵ : ۲۷۶ : ۲۷۷ : ۲۷۸ : ۲۷۹ : ۲۸۰ : ۲۸۱ : ۲۸۲ : ۲۸۳ : ۲۸۴ : ۲۸۵ : ۲۸۶ : ۲۸۷ : ۲۸۸ : ۲۸۹ : ۲۹۰ : ۲۹۱ : ۲۹۲ : ۲۹۳ : ۲۹۴ : ۲۹۵ : ۲۹۶ : ۲۹۷ : ۲۹۸ : ۲۹۹ : ۳۰۰ : ۳۰۱ : ۳۰۲ : ۳۰۳ : ۳۰۴ : ۳۰۵ : ۳۰۶ : ۳۰۷ : ۳۰۸ : ۳۰۹ : ۳۱۰ : ۳۱۱ : ۳۱۲ : ۳۱۳ : ۳۱۴ : ۳۱۵ : ۳۱۶ : ۳۱۷ : ۳۱۸ : ۳۱۹ : ۳۲۰ : ۳۲۱ : ۳۲۲ : ۳۲۳ : ۳۲۴ : ۳۲۵ : ۳۲۶ : ۳۲۷ : ۳۲۸ : ۳۲۹ : ۳۳۰ : ۳۳۱ : ۳۳۲ : ۳۳۳ : ۳۳۴ : ۳۳۵ : ۳۳۶ : ۳۳۷ : ۳۳۸ : ۳۳۹ : ۳۴۰ : ۳۴۱ : ۳۴۲ : ۳۴۳ : ۳۴۴ : ۳۴۵ : ۳۴۶ : ۳۴۷ : ۳۴۸ : ۳۴۹ : ۳۵۰ : ۳۵۱ : ۳۵۲ : ۳۵۳ : ۳۵۴ : ۳۵۵ : ۳۵۶ : ۳۵۷ : ۳۵۸ : ۳۵۹ : ۳۶۰ : ۳۶۱ : ۳۶۲ : ۳۶۳ : ۳۶۴ : ۳۶۵ : ۳۶۶ : ۳۶۷ : ۳۶۸ : ۳۶۹ : ۳۷۰ : ۳۷۱ : ۳۷۲ : ۳۷۳ : ۳۷۴ : ۳۷۵ : ۳۷۶ : ۳۷۷ : ۳۷۸ : ۳۷۹ : ۳۸۰ : ۳۸۱ : ۳۸۲ : ۳۸۳ : ۳۸۴ : ۳۸۵ : ۳۸۶ : ۳۸۷ : ۳۸۸ : ۳۸۹ : ۳۹۰ : ۳۹۱ : ۳۹۲ : ۳۹۳ : ۳۹۴ : ۳۹۵ : ۳۹۶ : ۳۹۷ : ۳۹۸ : ۳۹۹ : ۴۰۰ : ۴۰۱ : ۴۰۲ : ۴۰۳ : ۴۰۴ : ۴۰۵ : ۴۰۶ : ۴۰۷ : ۴۰۸ : ۴۰۹ : ۴۱۰ : ۴۱۱ : ۴۱۲ : ۴۱۳ : ۴۱۴ : ۴۱۵ : ۴۱۶ : ۴۱۷ : ۴۱۸ : ۴۱۹ : ۴۲۰ : ۴۲۱ : ۴۲۲ : ۴۲۳ : ۴۲۴ : ۴۲۵ : ۴۲۶ : ۴۲۷ : ۴۲۸ : ۴۲۹ : ۴۳۰ : ۴۳۱ : ۴۳۲ : ۴۳۳ : ۴۳۴ : ۴۳۵ : ۴۳۶ : ۴۳۷ : ۴۳۸ : ۴۳۹ : ۴۴۰ : ۴۴۱ : ۴۴۲ : ۴۴۳ : ۴۴۴ : ۴۴۵ : ۴۴۶ : ۴۴۷ : ۴۴۸ : ۴۴۹ : ۴۵۰ : ۴۵۱ : ۴۵۲ : ۴۵۳ : ۴۵۴ : ۴۵۵ : ۴۵۶ : ۴۵۷ : ۴۵۸ : ۴۵۹ : ۴۶۰ : ۴۶۱ : ۴۶۲ : ۴۶۳ : ۴۶۴ : ۴۶۵ : ۴۶۶ : ۴۶۷ : ۴۶۸ : ۴۶۹ : ۴۷۰ : ۴۷۱ : ۴۷۲ : ۴۷۳ : ۴۷۴ : ۴۷۵ : ۴۷۶ : ۴۷۷ : ۴۷۸ : ۴۷۹ : ۴۸۰ : ۴۸۱ : ۴۸۲ : ۴۸۳ : ۴۸۴ : ۴۸۵ : ۴۸۶ : ۴۸۷ : ۴۸۸ : ۴۸۹ : ۴۹۰ : ۴۹۱ : ۴۹۲ : ۴۹۳ : ۴۹۴ : ۴۹۵ : ۴۹۶ : ۴۹۷ : ۴۹۸ : ۴۹۹ : ۵۰۰ : ۵۰۱ : ۵۰۲ : ۵۰۳ : ۵۰۴ : ۵۰۵ : ۵۰۶ : ۵۰۷ : ۵۰۸ : ۵۰۹ : ۵۱۰ : ۵۱۱ : ۵۱۲ : ۵۱۳ : ۵۱۴ : ۵۱۵ : ۵۱۶ : ۵۱۷ : ۵۱۸ : ۵۱۹ : ۵۲۰ : ۵۲۱ : ۵۲۲ : ۵۲۳ : ۵۲۴ : ۵۲۵ : ۵۲۶ : ۵۲۷ : ۵۲۸ : ۵۲۹ : ۵۳۰ : ۵۳۱ : ۵۳۲ : ۵۳۳ : ۵۳۴ : ۵۳۵ : ۵۳۶ : ۵۳۷ : ۵۳۸ : ۵۳۹ : ۵۴۰ : ۵۴۱ : ۵۴۲ : ۵۴۳ : ۵۴۴ : ۵۴۵ : ۵۴۶ : ۵۴۷ : ۵۴۸ : ۵۴۹ : ۵۵۰ : ۵۵۱ : ۵۵۲ : ۵۵۳ : ۵۵۴ : ۵۵۵ : ۵۵۶ : ۵۵۷ : ۵۵۸ : ۵۵۹ : ۵۶۰ : ۵۶۱ : ۵۶۲ : ۵۶۳ : ۵۶۴ : ۵۶۵ : ۵۶۶ : ۵۶۷ : ۵۶۸ : ۵۶۹ : ۵۷۰ : ۵۷۱ : ۵۷۲ : ۵۷۳ : ۵۷۴ : ۵۷۵ : ۵۷۶ : ۵۷۷ : ۵۷۸ : ۵۷۹ : ۵۸۰ : ۵۸۱ : ۵۸۲ : ۵۸۳ : ۵۸۴ : ۵۸۵ : ۵۸۶ : ۵۸۷ : ۵۸۸ : ۵۸۹ : ۵۹۰ : ۵۹۱ : ۵۹۲ : ۵۹۳ : ۵۹۴ : ۵۹۵ : ۵۹۶ : ۵۹۷ : ۵۹۸ : ۵۹۹ : ۶۰۰ : ۶۰۱ : ۶۰۲ : ۶۰۳ : ۶۰۴ : ۶۰۵ : ۶۰۶ : ۶۰۷ : ۶۰۸ : ۶۰۹ : ۶۱۰ : ۶۱۱ : ۶۱۲ : ۶۱۳ : ۶۱۴ : ۶۱۵ : ۶۱۶ : ۶۱۷ : ۶۱۸ : ۶۱۹ : ۶۲۰ : ۶۲۱ : ۶۲۲ : ۶۲۳ : ۶۲۴ : ۶۲۵ : ۶۲۶ : ۶۲۷ : ۶۲۸ : ۶۲۹ : ۶۳۰ : ۶۳۱ : ۶۳۲ : ۶۳۳ : ۶۳۴ : ۶۳۵ : ۶۳۶ : ۶۳۷ : ۶۳۸ : ۶۳۹ : ۶۴۰ : ۶۴۱ : ۶۴۲ : ۶۴۳ : ۶۴۴ : ۶۴۵ : ۶۴۶ : ۶۴۷ : ۶۴۸ : ۶۴۹ : ۶۵۰ : ۶۵۱ : ۶۵۲ : ۶۵۳ : ۶۵۴ : ۶۵۵ : ۶۵۶ : ۶۵۷ : ۶۵۸ : ۶۵۹ : ۶۶۰ : ۶۶۱ : ۶۶۲ : ۶۶۳ : ۶۶۴ : ۶۶۵ : ۶۶۶ : ۶۶۷ : ۶۶۸ : ۶۶۹ : ۶۷۰ : ۶۷۱ : ۶۷۲ : ۶۷۳ : ۶۷۴ : ۶۷۵ : ۶۷۶ : ۶۷۷ : ۶۷۸ : ۶۷۹ : ۶۸۰ : ۶۸۱ : ۶۸۲ : ۶۸۳ : ۶۸۴ : ۶۸۵ : ۶۸۶ : ۶۸۷ : ۶۸۸ : ۶۸۹ : ۶۹۰ : ۶۹۱ : ۶۹۲ : ۶۹۳ : ۶۹۴ : ۶۹۵ : ۶۹۶ : ۶۹۷ : ۶۹۸ : ۶۹۹ : ۷۰۰ : ۷۰۱ : ۷۰۲ : ۷۰۳ : ۷۰۴ : ۷۰۵ : ۷۰۶ : ۷۰۷ : ۷۰۸ : ۷۰۹ : ۷۱۰ : ۷۱۱ : ۷۱۲ : ۷۱۳ : ۷۱۴ : ۷۱۵ : ۷۱۶ : ۷۱۷ : ۷۱۸ : ۷۱۹ : ۷۲۰ : ۷۲۱ : ۷۲۲ : ۷۲۳ : ۷۲۴ : ۷۲۵ : ۷۲۶ : ۷۲۷ : ۷۲۸ : ۷۲۹ : ۷۳۰ : ۷۳۱ : ۷۳۲ : ۷۳۳ : ۷۳۴ : ۷۳۵ : ۷۳۶ : ۷۳۷ : ۷۳۸ : ۷۳۹ : ۷۴۰ : ۷۴۱ : ۷۴۲ : ۷۴۳ : ۷۴۴ : ۷۴۵ : ۷۴۶ : ۷۴۷ : ۷۴۸ : ۷۴۹ : ۷۵۰ : ۷۵۱ : ۷۵۲ : ۷۵۳ : ۷۵۴ : ۷۵۵ : ۷۵۶ : ۷۵۷ : ۷۵۸ : ۷۵۹ : ۷۶۰ : ۷۶۱ : ۷۶۲ : ۷۶۳ : ۷۶۴ : ۷۶۵ : ۷۶۶ : ۷۶۷ : ۷۶۸ : ۷۶۹ : ۷۷۰ : ۷۷۱ : ۷۷۲ : ۷۷۳ : ۷۷۴ : ۷۷۵ : ۷۷۶ : ۷۷۷ : ۷۷۸ : ۷۷۹ : ۷۸۰ : ۷۸۱ : ۷۸۲ : ۷۸۳ : ۷۸۴ : ۷۸۵ : ۷۸۶ : ۷۸۷ : ۷۸۸ : ۷۸۹ : ۷۹۰ : ۷۹۱ : ۷۹۲ : ۷۹۳ : ۷۹۴ : ۷۹۵ : ۷۹۶ : ۷۹۷ : ۷۹۸ : ۷۹۹ : ۸۰۰ : ۸۰۱ : ۸۰۲ : ۸۰۳ : ۸۰۴ : ۸۰۵ : ۸۰۶ : ۸۰۷ : ۸۰۸ : ۸۰۹ : ۸۱۰ : ۸۱۱ : ۸۱۲ : ۸۱۳ : ۸۱۴ : ۸۱۵ : ۸۱۶ : ۸۱۷ : ۸۱۸ : ۸۱۹ : ۸۲۰ : ۸۲۱ : ۸۲۲ : ۸۲۳ : ۸۲۴ : ۸۲۵ : ۸۲۶ : ۸۲۷ : ۸۲۸ : ۸۲۹ : ۸۳۰ : ۸۳۱ : ۸۳۲ : ۸۳۳ : ۸۳۴ : ۸۳۵ : ۸۳۶ : ۸۳۷ : ۸۳۸ : ۸۳۹ : ۸۴۰ : ۸۴۱ : ۸۴۲ : ۸۴۳ : ۸۴۴ : ۸۴۵ : ۸۴۶ : ۸۴۷ : ۸۴۸ : ۸۴۹ : ۸۵۰ : ۸۵۱ : ۸۵۲ : ۸۵۳ : ۸۵۴ : ۸۵۵ : ۸۵۶ : ۸۵۷ : ۸۵۸ : ۸۵۹ : ۸۶۰ : ۸۶۱ : ۸۶۲ : ۸۶۳ : ۸۶۴ : ۸۶۵ : ۸۶۶ : ۸۶۷ : ۸۶۸ : ۸۶۹ : ۸۷۰ : ۸۷۱ : ۸۷۲ : ۸۷۳ : ۸۷۴ : ۸۷۵ : ۸۷۶ : ۸۷۷ : ۸۷۸ : ۸۷۹ : ۸۸۰ : ۸۸۱ : ۸۸۲ : ۸۸۳ : ۸۸۴ : ۸۸۵ : ۸۸۶ : ۸۸۷ : ۸۸۸ : ۸۸۹ : ۸۹۰ : ۸۹۱ : ۸۹۲ : ۸۹۳ : ۸۹۴ : ۸۹۵ : ۸۹۶ : ۸۹۷ : ۸۹۸ : ۸۹۹ : ۹۰۰ : ۹۰۱ : ۹۰۲ : ۹۰۳ : ۹۰۴ : ۹۰۵ : ۹۰۶ : ۹۰۷ : ۹۰۸ : ۹۰۹ : ۹۱۰ : ۹۱۱ : ۹۱۲ : ۹۱۳ : ۹۱۴ : ۹۱۵ : ۹۱۶ : ۹۱۷ : ۹۱۸ : ۹۱۹ : ۹۲۰ : ۹۲۱ : ۹۲۲ : ۹۲۳ : ۹۲۴ : ۹۲۵ : ۹۲۶ : ۹۲۷ : ۹۲۸ : ۹۲۹ : ۹۳۰ : ۹۳۱ : ۹۳۲ : ۹۳۳ : ۹۳۴ : ۹۳۵ : ۹۳۶ : ۹۳۷ : ۹۳۸ : ۹۳۹ : ۹۴۰ : ۹۴۱ : ۹۴۲ : ۹۴۳ : ۹۴۴ : ۹۴۵ : ۹۴۶ : ۹۴۷ : ۹۴۸ : ۹۴۹ : ۹۵۰ : ۹۵۱ : ۹۵۲ : ۹۵۳ : ۹۵۴ : ۹۵۵ : ۹۵۶ : ۹۵۷ : ۹۵۸ : ۹۵۹ : ۹۶۰ : ۹۶۱ : ۹۶۲ : ۹۶۳ : ۹۶۴ : ۹۶۵ : ۹۶۶ : ۹۶۷ : ۹۶۸ : ۹۶۹ : ۹۷۰ : ۹۷۱ : ۹۷۲ : ۹۷۳ : ۹۷۴ : ۹۷۵ : ۹۷۶ : ۹۷۷ : ۹۷۸ : ۹۷۹ : ۹۸۰ : ۹۸۱ : ۹۸۲ : ۹۸۳ : ۹۸۴ : ۹۸۵ : ۹۸۶ : ۹۸۷ : ۹۸۸ : ۹۸۹ : ۹۹۰ : ۹۹۱ : ۹۹۲ : ۹۹۳ : ۹۹۴ : ۹۹۵ : ۹۹۶ : ۹۹۷ : ۹۹۸ : ۹۹۹ : ۱۰۰۰ : ۱۰۰۱ : ۱۰۰۲ : ۱۰۰۳ : ۱۰۰۴ : ۱۰۰۵ : ۱۰۰۶ : ۱۰۰۷ : ۱۰۰۸ : ۱۰۰۹ : ۱۰۱۰ : ۱۰۱۱ : ۱۰۱۲ : ۱۰۱۳ : ۱۰۱۴ : ۱۰۱۵ : ۱۰۱۶ : ۱۰۱۷ : ۱۰۱۸ : ۱۰۱۹ : ۱۰۲۰ : ۱۰۲۱ : ۱۰۲۲ : ۱۰۲۳ : ۱۰۲۴ : ۱۰۲۵ : ۱۰۲۶ : ۱۰۲۷ : ۱۰۲۸ : ۱۰۲۹ : ۱۰۳۰ : ۱۰۳۱ : ۱۰۳۲ : ۱۰۳۳ : ۱۰۳۴ : ۱۰۳۵ : ۱۰۳۶ : ۱۰۳۷ : ۱۰۳۸ : ۱۰۳۹ : ۱۰۴۰ : ۱۰۴۱ : ۱۰۴۲ : ۱۰۴۳ : ۱۰۴۴ : ۱۰۴۵ : ۱۰۴۶ : ۱۰۴۷ : ۱۰۴۸ : ۱۰۴۹ : ۱۰۵۰ : ۱۰۵۱ : ۱۰۵۲ : ۱۰۵۳ : ۱۰۵۴ : ۱۰۵۵ : ۱۰۵۶ : ۱۰۵۷ : ۱۰۵۸ : ۱۰۵۹ : ۱۰۶۰ : ۱۰۶۱ : ۱۰۶۲ : ۱۰۶۳ : ۱۰۶۴ : ۱۰۶۵ : ۱۰۶۶ : ۱۰۶۷ : ۱۰۶۸ : ۱۰۶۹ : ۱۰۷۰ : ۱۰۷۱ : ۱۰۷۲ : ۱۰۷۳ : ۱۰۷۴ : ۱۰۷۵ : ۱۰۷۶ : ۱۰۷۷ : ۱۰۷۸ : ۱۰۷۹ : ۱۰۸۰ : ۱۰۸۱ : ۱۰۸۲ : ۱۰۸۳ : ۱۰۸۴ : ۱۰۸۵ : ۱۰۸۶ : ۱۰۸۷ : ۱۰۸۸ : ۱۰۸۹ : ۱۰۹۰ : ۱۰۹۱ : ۱۰۹۲ : ۱۰۹۳ : ۱۰۹۴ : ۱۰۹۵ : ۱۰۹۶ : ۱۰۹۷ : ۱۰۹۸ : ۱۰۹۹ : ۱۱۰۰ : ۱۱۰۱ : ۱۱۰۲ : ۱۱۰۳ : ۱۱۰۴ : ۱۱۰۵ : ۱۱۰۶ : ۱۱۰۷ : ۱۱۰۸ : ۱۱۰۹ : ۱۱۱۰ : ۱۱۱۱ : ۱۱۱۲ : ۱۱۱۳ : ۱۱۱۴ : ۱۱۱۵ : ۱۱۱۶ : ۱۱۱۷ : ۱۱۱۸ : ۱۱۱۹ : ۱۱۲۰ : ۱۱۲۱ : ۱۱۲۲ : ۱۱۲۳ : ۱۱۲۴ : ۱۱۲۵ : ۱۱۲۶ : ۱۱۲۷ : ۱۱۲۸ : ۱۱۲۹ : ۱۱۳۰ : ۱۱۳۱ : ۱۱۳۲ : ۱۱۳۳ : ۱۱۳۴ : ۱۱۳۵ : ۱۱۳۶ : ۱۱۳۷ : ۱۱۳۸ : ۱۱۳۹ : ۱۱۴۰ : ۱۱۴۱ : ۱۱۴۲ : ۱۱۴۳ : ۱۱۴۴ : ۱۱۴۵ : ۱۱۴۶ : ۱۱۴۷ : ۱۱۴۸ : ۱۱۴۹ : ۱۱۵۰ : ۱۱۵۱ : ۱۱۵۲ : ۱۱۵۳ : ۱۱۵۴ : ۱۱۵۵ : ۱۱۵۶ : ۱۱۵۷ : ۱۱۵۸ : ۱۱۵۹ : ۱۱۶۰ : ۱۱۶۱ : ۱۱۶۲ : ۱۱۶۳ : ۱۱۶۴ : ۱۱۶۵ : ۱۱۶۶ : ۱۱۶۷ : ۱۱۶۸ : ۱۱۶۹ : ۱۱۷۰ : ۱۱۷۱ : ۱۱۷۲ : ۱۱۷۳ : ۱۱۷۴ : ۱۱۷۵ : ۱۱۷۶ : ۱۱۷۷ : ۱۱۷۸ : ۱۱۷۹ : ۱۱۸۰ : ۱۱۸۱ : ۱۱۸۲ : ۱۱۸۳ : ۱۱۸۴ : ۱۱۸۵ : ۱۱۸۶ : ۱۱۸۷ : ۱۱۸۸ : ۱۱۸۹ : ۱۱۹۰ : ۱۱۹۱ : ۱۱۹۲ : ۱۱۹۳ : ۱۱۹۴ : ۱۱۹۵ : ۱۱۹۶ : ۱۱۹۷ : ۱۱۹۸ : ۱۱۹۹ : ۱۲۰۰ : ۱۲۰۱ : ۱۲۰۲ : ۱۲۰۳ : ۱۲۰۴ : ۱۲۰۵ : ۱۲۰۶ : ۱۲۰۷ : ۱۲۰۸ : ۱۲۰۹ : ۱۲۱۰ : ۱۲۱۱ : ۱۲۱۲ : ۱۲۱۳ : ۱۲۱۴ : ۱۲۱۵ : ۱۲۱۶ : ۱۲۱۷ : ۱۲۱۸ : ۱۲۱۹ : ۱۲۲۰ : ۱۲۲۱ : ۱۲۲۲ : ۱۲۲۳ : ۱۲۲۴ : ۱۲۲۵ : ۱۲۲۶ : ۱۲۲۷ : ۱۲۲۸ : ۱۲۲۹ : ۱۲۳۰ : ۱۲۳۱ : ۱۲۳۲ : ۱۲۳۳ : ۱۲۳۴ : ۱۲۳۵ : ۱۲۳۶ : ۱۲۳۷ : ۱۲۳۸ : ۱۲۳۹ : ۱۲۴۰ : ۱۲۴۱ : ۱۲۴۲ : ۱۲۴۳ : ۱۲۴۴ : ۱۲۴۵ : ۱۲۴۶ : ۱۲۴۷ : ۱۲۴۸ : ۱۲۴۹ : ۱۲۵۰ : ۱۲۵۱ : ۱۲۵۲ : ۱۲۵۳ : ۱۲۵۴ : ۱۲۵۵ : ۱۲۵۶ : ۱۲۵۷ : ۱۲۵۸ : ۱۲۵۹ : ۱۲۶۰ : ۱۲۶۱ : ۱۲۶۲ : ۱۲۶۳ : ۱۲۶۴ : ۱۲۶۵ : ۱۲۶۶ : ۱۲۶۷ : ۱۲۶۸ : ۱۲۶۹ : ۱۲۷۰ : ۱۲۷۱ : ۱۲۷۲ : ۱۲۷۳ : ۱۲۷۴ : ۱۲۷۵ : ۱۲۷۶ : ۱۲۷۷ : ۱۲۷۸ : ۱۲۷۹ : ۱۲۸۰ : ۱۲۸۱ : ۱۲۸۲ : ۱۲۸۳ : ۱۲۸۴ : ۱۲۸۵ : ۱۲۸۶ : ۱۲۸۷ : ۱۲۸۸ : ۱۲۸۹ : ۱۲۹۰ : ۱۲۹۱ : ۱۲۹۲ : ۱۲۹۳ : ۱۲۹۴ : ۱۲۹۵ : ۱۲۹۶ : ۱۲۹۷ : ۱۲۹۸ : ۱۲۹۹ : ۱۳۰۰ : ۱۳۰۱ : ۱۳۰۲ : ۱۳۰۳ : ۱۳۰۴ : ۱۳۰۵ : ۱۳۰۶ : ۱۳۰۷ : ۱۳۰۸ : ۱۳۰۹ : ۱۳۱۰ : ۱۳۱۱ : ۱۳۱۲ : ۱۳۱۳ : ۱۳۱۴ : ۱۳۱۵ : ۱۳۱۶ : ۱۳۱۷ : ۱۳۱۸ : ۱۳۱۹ : ۱۳۲۰ : ۱۳۲۱ : ۱۳۲۲ : ۱۳۲۳ : ۱۳۲۴ : ۱۳۲۵ : ۱۳۲۶ : ۱۳۲۷ : ۱۳۲۸ : ۱۳۲۹ : ۱۳۳۰ : ۱۳۳۱ : ۱۳۳۲ : ۱۳۳۳ : ۱۳۳۴ : ۱۳۳۵ : ۱۳۳۶ : ۱۳۳۷ : ۱۳۳۸ : ۱۳۳۹ : ۱۳۴۰ : ۱۳۴۱ : ۱۳۴۲ : ۱۳۴۳ : ۱۳۴۴ : ۱۳۴۵ : ۱۳۴۶ : ۱۳۴۷ : ۱۳۴۸ : ۱۳۴۹ : ۱۳۵۰ : ۱۳۵۱ : ۱۳۵۲ : ۱۳۵۳ : ۱۳۵۴ : ۱۳۵۵ : ۱۳۵۶ : ۱۳۵۷ : ۱۳۵۸ : ۱۳۵۹ : ۱۳۶۰ : ۱۳۶۱ : ۱۳۶۲ : ۱۳۶۳ : ۱۳۶۴ : ۱۳۶۵ : ۱۳۶۶ : ۱۳۶۷ : ۱۳۶۸ : ۱۳۶۹ : ۱۳۷۰ : ۱۳۷۱ : ۱۳۷۲ : ۱۳۷۳ : ۱۳۷۴ : ۱۳۷۵ : ۱۳۷۶ : ۱۳۷۷ : ۱۳۷۸ : ۱۳۷۹ : ۱۳۸۰ : ۱۳۸۱ : ۱۳۸۲ : ۱۳۸۳ : ۱۳۸۴ : ۱۳۸۵ : ۱۳۸۶ : ۱۳۸۷ : ۱۳۸۸ : ۱۳۸۹ : ۱۳۹۰ : ۱۳۹۱ : ۱۳۹۲ : ۱۳۹۳ : ۱۳۹۴ : ۱۳

تفاتی ہے پھر قاضی خان جیسے معتبر فتاویٰ کا اب جائے چون و چرا ہی نہیں رہی تکفیر
معتقد علم غیب کی غیر خدا سے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہو گئی جس میں خواہ کسی قسم کی غیب اور
کیسی ہی کیوں نہ ہو تمام و کمال داخل و شامل ہو مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہیں سوچا اور
اور نا عاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بھڑا ہے۔

اول بظالمان اثر ظلم میرسد | پیش از بدت ہمیشہ کمان ناله میکند

خود کو اس موٹی اور پھر لابی زنجیر تکفیر سے کب رہائی حاصل ہوگی جو بعد و کو اغذات میں
ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہر قبول کر لیا ہو حق ہے کہ۔

باز گویدن نذار و سود جاہل راز چہل | قلب نادان گر گنی صد بار نادان میشود

قابل افسوس تو حال ادن سفلہ موچون اور رزیل بھٹیلون بد کیشون کا ہو
اور لائق حیرت تو حال ذریت و ماہیہ نجدیہ کے بعض بعض ادن خویشون کا ہو جو غلام
محمد کی جانب سے ازلہ اور استغفار وغیرہ کی اشاعت کے ایجنٹ قرار دے گئے اور اشاعت
تکفیر کے کثر مقرر کئے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اس کے پامی کی عیاری نے
اونھیں بالکل سرسیمہ اور سیاہ سینہ کر دیا تاہم بچارے بون نہ سمجھے کہ بھڑا ہے

وہ حق عشق احمد بندگان چیدہ خوردا | بخا صان شاہ می بخشہ می نوشیدہ خوردا

یہ کاوش کے ساتھ کرتے ہیں اور یہ عداوت کا دم کے آگے بھرتے ہیں مالی ان چہ
زبانوں کا اور حال ان گستاخیوں کا کیا ہو گا پھر ظاہر ہو کہ بجز تباہی اور وسیاہی کے کچھ
بھی حاصل نہیں ہوا خسر الدنیا والآخرۃ ذلک هو المحذوران المبین

امام الشکرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی
سے جسے ذیل میں درج کرنا ہون کر کے جانچ لیئے کہ دراصل یہ ترجمہ عبارت قاضی خان کا

ہو یا مطلب افادہ صدیق حسن خان کا قال الذی حج البیت المحرام ولم یرزقہ النبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام فی مثا من کتابہ ریاض المرقاض وغیاض العریاض -

مسئلہ اولیاء علم غیب نباشد مگر انچہ از منہیات بطریق ذوق عادات کشف یا بالہام انہار علم و ہند
علم غیب مراد لیاہر گفتن کفر بہت قال اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم غداً خرافاً اللہ ولا اعلم الغیب یعنی مگر
ہی مویہ صلم نمیکویم شمالہ کہ نزد من خزانہای خداست رحمت کنم بہ کہ را خواہم و نمیکویم کہ من علم غیب میدانم
بلکہ چنانچہ نفی علم غیب در من آیہ و امثال ان از خاتم انبیاء فرمودہ بچنین نفی آن از جملہ رسل کرد و گفت یوم
یجمع اللہ الرسل فیکون صاذاً البیت قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب و فرمود لا یحیطون بشئ من علمہ
الا بما شاء و فرمود لا یواسجناک لا علم لنا الا ما علمنا یعنی انبیاء و ملاکہ اعطاء نمیکند از علم خدا پذیرد مگر
انچہ خدا خواہد و انچہ خدا اذن دہد و انہار بدان علم و او دیگر آیات شاہدین بہ غالباً بہت دشمن است کہ انہا

مادہ پرستی و گوہرستی اعتقاد حصول این علم بہت در حق اولیاء و صالحی حد رست
کنند بر جان قاضی شمارند قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا و رسول برین علم گواہ اند
کا فرمود یعنی بسبب اثبات غیب دانی از برای رسول صلم انتہی ۛ

فائدہ غلام محمد کے از القاریب اور استقار اور ایسے ہی ترجمہ تہمتہ البند
مین پھر عمدۃ النماغین امام آف سجد مولین کے نصیرۃ النعیم مین اور ملا قنوجی کے باختر
ریاض الترماض مین ترجمہ تمینی اور صلوٰۃ و سلام کے فقر و ن کو مختصر اور منہوت کر کے
نبا بجا لکھ دینے نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اپنے مسلسل مطلب مین اس بحث کی چھیڑے
بھی رک نہیں رہ سکا پس بنا چاری کسی قدر روایات یہاں پر تحریر کرتا ہوں شاید کہ
مخالفین آیندہ اپنی عادات قبو اور شناغات فصیحہ سے باز آویں۔ وما ذالک
علی اللہ بعزیز ۛ

مجلی سرائع الحقائق فی بیان الصلوة علی خیر المخلوقین ص ۴۴

وقال المحقق الحلالى فى شرح خطبة الشيخ الجليل ويستحب لقارى اسمه صلى الله عليه وسلم فى حديث وغيره ان يصلى ويسلم عليه صلى الله عليه وسلم وان لم يكن
يكو نامكتوبين فى كتاب الكاتب ان يكتبها ويبنى عن اختصارها يكتب بعض
وترك الباقي وقال ابو العباس ابن الخطيب المعروف بابن قنفذ فى شرحه شرف
الطالب فى سناد الطالب اعلم ان فى كتب الحديث فضيلته عظيمة كقوله لما
فى الحديث من ذكر الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ومذموم من فعل غيرها
فى الكتب صاد او سيناء وفى الفية السيرة

واجبتنا لومر لها والخذنا منها صلاة وسلاما تكفنا
انتهى او فترات الفاضل على حدائق زريعة النابض من ^{٢٢٨} وقد استعمل كثيرا لاسيما
الاعاجم الفتح في التخط والتطوق به على امله ككتابته خذ حار مفتر ومحمد الله رح وممنوع
والى آخرة تارة التوبة امو صلى الله عليه وسلم وعليه السلام ثم الى غير ذلك لكن الا الى ترك
الاخرين وان اكثر منه الاعاجم انتهى او ^{٢٢٨} مقدمه صحيح بخارجي مطبوعه مولانا احمد على
صاحب مرحوم ^{٢٢٨} من هو الفصل السادس والعشرون في اداب الكاتب قال النووي
يستحب لكاتب الحديث ان يذكر الله عز وجل ان يكتب عز وجل او تعالى او
سبحانه او تبارك وتعالى او جل ذكره او تبارك اسمه او جل عظمته او جل ^{٢٢٨}
او ما اشبه ذلك وكذلك يكتب عند ذكر النبي صلى الله عليه وسلم كما لها
لارامرها ولا متصرا على احدهما وكذلك يقول في الصحابي رضي الله عنه
فان كان صحابيا ابن صحابي قال رضي الله عنهما وكذلك يترضى ويترحم

علی سائر العلماء والاختیار ویکتب کل هذا وان لم یکن مکتوباً فی الاصل الذی ینقل منه
 فان هذا لیس روایۃ وانما هو دعاء وینبغی للمقاری ان یقرء کل ما ذکرناه وان لم
 یکن مذکوراً فی الاصل الذی یقرء منه ولا یأثم من تکرر ذلك ومن اغفل هذا
 حرم اجر اعظیما وفوت فضلا حیاً انتہی اور طحاوی شرح در المختار میں
 ۳۳۹ ہر ویکرہ الوضوء بالصلوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلك کلمہ بکمالہ و فی بعض
 المواضع من التمارین خانیتہ من کتب علیہ السلام بھمة والمیہ یکفر لا ینتغیف
 وتغفیف للابناء کفر بلا شک انتہی یہاں سے ابنہ از زمان کی حدیث دانی اور
 معلومات اترال علی حقانی کا پتا لگ سکتا ہو کہ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ پھر مولانا احمد علی
 صاحب نے تو محض فضل جیم اور خیر عظیم سے حرمان نصیب ہی فرمایا مگر طحاوی
 نے ترک فعل حرام بتایا اور تمارین خانیتہ والے نے تو کافر ہی بتایا ۛ

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان پر دھیان دیجئے اور فقہائے ربانیہ کی حیثیت
 کا اندازہ کیجئے تو باری النظر سے متبادر ہو جائیگا کہ وہی قالوا جے غلام محمد نے ترجمہ
 میں سے چلاٹ لیا اوسی پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات
 استعمال کی اصطلاح پر زمرہ بخیرہ کو وقوف ہوتا تو شاید کچھ بھی شرماتے اور ایسی جرأت
 ودلیری نہ فرماتے علامہ نامی فاضل شامی نے روا المختار جانشینہ و المختار جلد ۲
 ۳۳۳ میں تحریر فرمایا ہر لفظۃ قالوا تذکر فیما فیہ خلاف کما صرحوا بہ انتہی پھر ایسے
 محمد امین مشہور بابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے عقود الدریۃ متقی الخامدۃ
 جلد ۲ ۳۳۳ میں فرمایا فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشایخ کثرت فی النہایت
 فی کتاب النصب فی قولہ ما ذاخل الخمر بالقاء الملیح الزود اشار الی ذلك فی کتاب النصب

فی قولہ لیس ان ینوی التطوع فی هذه الصورة دون الکافر علی ما قالوا وقد افاد
 جدی یعنی السعد التفتازانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قوله تعالی حتی
 یتبین لکم الخیط الابيض ان فی لفظ قالوا اشارة الی ضعف ما قالوا انتهى مرحوم مولوی
عبدالحی صاحب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ کتابین بچہ مقدمہ عمدۃ الرعا
 کتابین فرمایا ہر فائدہ لفظ قالوا یشمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ
 فی کتاب الغصب و فی العنایتۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوۃ و ذکر ابن الہمام
 الفتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء و الکفارة من کتاب الصوم ان عامہ را
 صاحب المہدایتی فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتهى و کذا ذکرہ سعد الدین
 التفتازانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قوله تعالی حتی یتبین لکم الخیط
 الابيض ان فی لفظ قالوا اشارة الی ضعف ما قالوا انتهى ۛ

اتنی عبارت کے مطابق سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضنف مقال
 پر علی العموم وال ہو مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان من بالخصوص کیا حال ہو
 یہ بھی دریافت میں آجانا خالی از فائدہ نہیں ہو لہذا ملاحظہ ہو علامہ **علی کی غنیۃ المستمل**
شرح منیۃ المصلی آخر بحث قنوت من پر جو تحریر فرماتے ہیں وہاں **یصلی** فی آخر القنوت
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لانہ من سنن الدعاء
 وقد تقدمت الروایۃ بہا من طریق النسائی فی حدیث قنوت الحسن بن علی
 قال ابن الہمام ولا ینبغی ان یعدل عن هذا القول و ذکر فی بعض الفتاوی بلفظ
 لا یاس فقال لا یاس بان یصلی وهو غیر بعيد عن قول ابی اللیث والمراد بلا
 یاس انہ الاولی نظر الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ انہ اصل

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الآخر
 وهو قول لوری وعن الائمة المتقدمین وليس لقائله دلیل یعتبر وکلام قاضی
 خان یشیر الی عدم اختیاره له حیث قال واذ صلی علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
 فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدة الاخيرة نفی قوله قالوا الشارة الی عدم
 استحسانه والی انه غیر مروی عن الائمة کما قلناه فان ذلك من التعارض
 فی عباراتهم لمن استقرها والله تعالی اعلم بحسب معلوم ہو چنانکہ قاضی خان خود کی
 ناپسند اور غیر مروی عن الائمة روایت کو لفظ قالوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قالوا کیوں
 انکفر امین بھی مان لیتے کہ یہ تکفیر قاضی خان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمة اور بہت
 ضعیف ہی پھر ضعیف مرجوح اور مقابل راجح ہو اور بمنزلہ منسوخ ہو جس پر خود کو عمل درآمد
 کرنے کا ساغ نہیں پھر فتوٰوں میں غیہ کے واسطے تو بلا داعی سخت ضرورت کی جو یہاں
 پر غتنی ہو عند انفسہ اتفاقاً منسوخ ہو واما المختار میں ہوا ان الحكم والفتيا بالقول
 المرجوح جمل وخرق للاجماع استہی روال مختار منبداً من ہر قولہ وان
 الحكم والفتيا اذکنا العمل بنفسه قال العلامة الشرنبلالی فی رسالۃ العقد النہج
 فی جواز التقليد مقتضی مذهب الشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح
 فی القضاء والافتاء دون العمل بنفسه ومذهب الحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی
 لنفسه لكون المرجوح صار منسوخاً فیہ فلیحفظ احرب قاضی خان کی ایسی روایت
 میں کے قالوا کے اسہ تمامال کا مبنی ضعف مقال پر ثابت ہو گیا جس پر خود عامل ہی
 نہیں منستی بھی جاہل اور غار قاصد اصحاب قرار یا چکا تو اب انھیں کی کتاب النکاح
 والی پہلی روایت و بعضہم جعلوا ذلك کفراً کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاحب

در کار ہی نہیں بادی النظر سے معلوم ہو رہا ہو کہ یہ قول مجبور خلاف جمہور یعنی علی غیر المشہور
 ہو در المختار میں کتاب النکاح ص ۳ پر تو ترجیح بشہادۃ اللہ ویرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لویہ جرنیل
 یکضائے روی و المختار جلد ۲ ص ۲۸ میں ہر قولہ یکضائے لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم
 الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکضائے لان الاشیاء تعرض علی روح النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسول یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا ینظرون علی غیبہ احد الا
 من ارتضیٰ من رسول انتہی اس سے عبارت معلوم ہو گیا کہ کفر شخص نہ کو رکھا اعتقاد ہی اتفاق ہی نہیں ہو
 طحاوی حاشیہ و المختار میں ہر قولہ یکضائے لان وجہ نہ حلال صاخر ما اللہ تعالیٰ لا اللہ تعالیٰ لہ
 یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح
 الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب امر وقال شیخی
 زادہ نقل عن التاتارخانیۃ لا یکضائے لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا ینظرون علی غیبہ احد
 الا من ارتضیٰ من رسول انتہی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاق ہی نہیں
 مگر اختلاف ہی ہوا تکفیر اس ناکح کی یا تو اس جہت سے ہو کہ نکاح غیر وضع شرعی کی حالت
 مافی ہو یا اس جہت سے ہو کہ ناکح معتقد غیب دانی ہو پس باوجود دو دہوئے سبب تکفیر کے
 جس سبب کو مخالفین نے مانا ہو وہ بھی اتفاق ہی نہیں ہوا تا ہی نہیں بلکہ اوس میں بھی صحیح
 عدم تکفیر ہو اور صحیح کے مقابل عند الفقہاء ضعیف و فاسد یا باطل ہوا کرتا ہو
 مجموعہ خالی جلد ثانی ص ۳ میں ہو در فتاویٰ حجتہ میگیدہ صحیح آفت کہ این رو
 کا و نشو و زرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکنند انتہی معدن
 الحقائق شرح کثر الدقائق میں ہو والصحیح انہ لا یکضائے لان الانبیاء علیہم

الصلوة والسلام یعلمون الغیب ویمرض علیہم الاشیاء انتہی خزانۃ الروایات
 من ہر دو فی المضمرات والصحیح انہ لا یکفر لان الاجیاء علیہم الصلوة والسلام یعلمون
 الغیب ویمرض علیہم الاشیاء فلا ینکفرون کما انتہی جب عدم تکفیر کا صحیح ہونا زمان صافیہ
 میں آگیا تو اب مقابل صحیح کا غیر صحیح یا ضعیف و فاسد ہونا سے مقدمہ عمدۃ الرعا یہ متا
 اور ر و المتحار طہ اشد میں ہر الاصح مقابل للصحیح و ہوا ی الصحیح مقابل للضعیف
 انتہی عیون البصار شرح الاشباہ والنظائر متا میں ہر وقال جامع
 المضمرات والمشکلات لفظ الاصح تقتضی ان ینکفرون غیرہا صحیح و لفظ الصحیح
 تقتضی ان ینکفرون غیرہا صحیح و فی جری الاصح علی المتقی البحر للبا قانی فی شرح
 قوله ولم آل جہا فی التنبیہ علی الاصح والاقوی قال والاصح مقابل للصحیح مقابل
 الفاسد انتہی جب والصحیح انہ لا ینکفر کے مقابل میں غیر صحیح فاسد اور ضعیف یا یا گیا تو ادا
 حکم اور فتویٰ دینا علامت میں آچکا ہو کہ جہل و فرق اجماع پر پس تکفیر کا فتویٰ دینا اصلا
 جائز ہی نہیں ہر و المتحار میں ہر واذ انزلت بالصحیح اذ لما خوذہ او بدلتی او علیہ الفتویٰ لہ
 یفت بخالفۃ اہ انتہی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے دو میں سے ایک
 ایسے سبب کو پسند کر لیا ہے جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پا چکا ہے اور مسئلہ نظیر ہر حدیث
 دعیٰ ہذا یقولین ما کنت تقولین لا یسمین بھی مانست کی منہر دو علتوں میں سے بیاعت
 خود غرضی وہی علت کو پسند کی تھی جس پر شارحین نے ضعف کا اشارہ کر دیا تھا ملاحظہ ہو
 علامہ محمد کا مولف استقارہ پر نایب مولوی نور محمد مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت
 کے سطر نمبر میں فی اللغات قالوا انما یمنعن عن ذلك کراہتا ان یسد علم الغیب الیہ
 مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی شیخ نے لفظ قالوا سے صاف بتا دیا ہے کہ منع کی یہ وجہ

ضعیف ہو کر نور محمد اپنی حیالت سے اسی پراڑا ہو ایسی ہی غلام محمد تو کیا مگر خادم اہل تشہد
عبدالغیر زبھی خود غرضی سے اوسی وجہ ضعیف و فاسد پر کھڑا ہوتا چاری واضطراری
یہاں پر سولوی عبدالحی صاحب کے مقدمہ عمدۃ الرعاۃ ص ۱۳۱ سے کسی قدر
عبایت نقل کرتا ہوں مخالفین اوسے نصیحت جانیں اور بالکل براہ نامین آپ فرماتے ہیں
وفی فتاوی قاسم بن قطلوبغا عن الفتاوی الولوالجیۃ اعلم ان من یتقنی ان یکون
فتواہ اعملاً موافقاً لقول اروجہ فی المسئلة و یعمل بما شاء من الاقوال والوجود
من غیر نظر فی الترجیح نقد جہل و خرق الاجماع انتہی اس سے بچوں مفت کرمقین
کا جاہل و خارق اجماع ہونا ثابت ہو رہا مطلوب نقطہ

وسوان شبہ حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام النکین غلام محمد نے اپنے دلائل مزعومہ کے فصل دوم میں تحریر کیا ہے ہست
ترندی ص ۱۳۱ عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انکم تختصمون
الی واما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحسن بحجة عن بعض فان قضیت لاحد منکم
بشیء من حق اخیه فاما انقطع له قطعة من النار فلا یأخذ منه شیئا اس حدیث کا حاشیہ
لمعات سے ہوا ان ترک علی حاجبت علیہ من القضاء البشریۃ ولما وئد بالوحي طرء
علی منها ما یطرء علی سائر البشر پس اگر جمیع خبریات ماکان و مایکون کا علم آنحضرت
صلعم کو ہوتا تو طرء علی مایطر علی سائر البشر کی کوئی معنی نہیں ہے حالانکہ یہ جملہ وانا
انا بشر سے مستنبط ہے

اقول اس مدعی اجتہاد و استنباط کی یادہ گوئی سن چکے اب شارح مشارق

کا فرمودہ ملاحظہ فرما دین بقدر ضرورت یہاں نقل کرتا ہوں جو فرمایا ہو بان قولہ فی الرواۃ
 الاخری فانفق لہ نحو ما اسمع منه ظاہر یدل علی ان ذلك فيما كان بسمع الخصم
 غیر انیکون هناك جنة اویمین وليس الكلام فيه فانما الكلام في القضاء بشهادة
 الزور وان قوله صلى الله عليه وسلم فمن قضيت له بحق مسلم الى الغرض شرطية وهي
 لا تقتضي صدق المقدم فيكون من باب فرض الحال نظر الى عدم جواز قراره
 علی الخطاء ومجوز ذلك اذا تعلق به غرض كما فی قوله تعالى قل ان كان للرحمن ولدا
 فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التصدید والتقریر علی اللس والاقدام
 علی تلین الحج فی اخذ اموال الناس و بان الاحتجاج به يستلزم انه صلى الله عليه وسلم
 یقر علی الخطاء لانه لا یكون ما يقتضي به قطعة من النار الا اذا استمر الخطاء والا
 فمتی فرض انه یطلع علیه فانه یجب ان یبطل ذلك الحكم ويرد الحق لمستقته فظاهر
 المحدث یخالف ذلك فاما ان یسقط الاحتجاج به ویؤول الى ما تقدم واما ان یستلزم
 المقر علی الخطاء وهو باطل انتفى هر چند بحث ایک تفصیل کا طلبگار ہو لیکن تطویل
 محل مانع ہونیگا عند کرام الناس کے نزدیک مقبول ہو اگر تاہی مولوی عبدالحی نقضۃ النعیم
 میں شہر قصہ بنویرق پھر ذکر شہادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورۃ کہف کو دہرم
 و امام سے نقل کر کے اور سپر تفریع فرماتے ہیں ملاحظہ ہرمت فہذاہ الایات التي تلیت علیک
 مع اسباب نزولھا لوتا ملتھا لاذعبت فی نفسك ان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما کان
 یعلم جمیع المغیبات ویحویھا والا لما قال لقنادة انما کذب زید بن ارقم الا لاجل
 تریشا عما سألوه من عند نفسه تحزن من شامة الاعداء وتوقیاعن معاناة مرارة
 الکابة والغم الى خمس عشرة ليلة مما تلبث الوحی من الله سبحانه وتعالى بتفی

ایسے فاضل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف سواؤں کے اختلاط
 سے تو بیڈ صعب استنباط پیدا ہو کر سمیت میں زہر مارتے بھی پار جانا چاہتا ہو اسکی اصلاح
 تراغین کے استاد کی منقول عبارت ضمن علامت میں گدی چلی ہو نصارة نظر قدس
 کیلئے دوبار تحریر کرتا ہوں جو اپریز کے فضا سے تحریر فرمائی ہو واعظم الارواح علما و
 اتواھا نظر ارواحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لایھا یعسوب الارواح نہی مطلعة علی
 جمیع مافی العالم کا سبق دفعتہ واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
 بینہا و بین ذات الطاہرہ صلی اللہ علیہ وسلم امدتھا بعدم الغفلة حتی صارت
 الذات مطلعة علی جمیع مافی العالم مع عدم طوق الغفلة لمافی ذلک لکن الاطلاع
 لیس مثل الاطلاع فان اطلع الروح رقتة واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
 التدریج والترتیب الخ حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق قوت ہی بہانا تھا
 کہ ان قصص کے ماتقدم زمانہ میں ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا اتنا
 حالت فقدان میں تو ایسا خیال بڑا خافی اور ہرزہ سرائی ہے یا بار پیمانی نہیں تو
 بلاریب خود نمائی ہے ۛ

گیارہواں شبہ حدیث تملیح پر ہے

عمدة المخالفین امام مسجد مولین مولوی عبدالحی صاحب اپنے نصرة النعم
 مث پر تحریر فرماتے ہیں واما الاحادیث التي يستدل بها علی نفی علم جمیع المخلوقات
 له صلعم فنہا الخ مث ومنها ما روی مسلم عن رافع ابن خدیج قال قدم نبی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بالمدينة وھم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کما تصنعہ قال لعلمکم

لو لم تفعلوا كان خيرا فتركوه ففتقت قال فذكر والذالك فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من راي فامنا انا بشر فقال العلامة القاري اي فليس لي اطلاع على المغيبات وانما انك شئ قلت بحسب الظن المشهور اذ ذاك الى مسبب الاسباب واستغراق في عجائب قدرته وغرائب قوته التي لا توقف على سبب انتهى بحروفه *

اقول اسکا جواب محدث وپہلوی کے اشعۃ اللمعات ترجمہ المشکوٰۃ

سے ہر چند ہو سکتا ہے جسکو موت پر بعد ایک تقریر دلیہ پر کے تحریر فرماتے ہیں والا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وانا ہست از ہمہ در ہمہ کار نامی دنیا و آخرت انتہی اما زیاد توضیح کی خاطر کسب قدر بیان اور بھی کہ لکھے دیتے ہیں یا فصل در اسی فصل الخطاب من علامہ قیصری سے نقل کرتے ہیں ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبۃ وانکان یقول انتم اعلم بامور دنیا کم من حیث بشریۃ انتہی ہر چند خاص حیثیت بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی حیثیات سے بھی متعلق جاتا حیثیات سے کیا ضلالت سے خالی نہیں ہو تفسیر حسین سورہ مریم کے ابتدا میں کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتیں ہیں اول بشری جیسا کہ ظاہر انما انا بشر مثکم و دوسری ملکی جو ارشاد کیا انی لست کا حد کمر تیسری حق جہان فرمان ہو کہ لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل الا پھر اس سے قطع نظر کہ صورت بشری ہی میں من حیث البشریۃ آپ کے فرمودہ کا مطلب اصلا وہ نہیں ہے جو مخالفین نے تراش دیا علی قاری کی شرح شفا و شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ میں ہر فصل (ومن معجزاتہ الباہرۃ) ای آیاتہ الظاہرۃ صاحبہ اللہ

له من المعارف (ای اجزئہ و العلوم) ای کلیتہ و المدد کات الظنیۃ و البقینیۃ و
 الاسرار الباطنۃ و الانوار الظاہرۃ (وخصہ) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدین
 و الدین (ای مایتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ و الاخریۃ و استشکل بانہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وجد الاضرار یلقحون التخل فقال لو ترکتموه فلم یخرج شیئا و خرج شیئا
 فقال انتم علم بامر دنیا کبر و اجیب بانہ کان نظامہ لا و حیار قال الشیخ سیدی محمد
 السنوسی اراد ان یعلمہم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل اما ہناک فلم یمثلوا
 فقال انتم اعرف ب دنیا کبر و لو امثلوا و تعلموا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ہذا المحنة انتہی
 و ہونی غایۃ اللطافۃ انتہی **خفاہی نے نسیم الریاض میں بعد نقل کرنے کلام**
 سنوسی کے گویوں کہا کہ ^{۳۴۱} و ہونی غایۃ الحسن لمن تأملہ اما قاری صاحب کلام سنوسی کو
 محتاج تامل بھی جانتے ہیں میں جو فرما رہے ہیں و ہونی غایۃ اللطافۃ اما ہی فرما کر خاصوش
 نہیں ہے اور اسی شرح میں جلد ۳ ^{۳۴۲} پر تحریر فرمادیا کہ و عندی انہ علیہ الصلوۃ والسلام
 اصاب فی ذلک الظن و لو ثبتوا علی کلامہ لفاقوا فی الفن و لا یرفع عنہم کلفۃ المعالجۃ
 فاما وقع التفرع حسب جریان العادۃ الا ترى ان من تعود باکل شی او شربہ یتفقہ
 فی رقة واذ المرید یتفرع عن حال ملو صبرا علی نقصان سنۃ او سنتین لرجع التخیل
 الی حالہ الاول و ربما کان ینید علی قدرہ المعول و فی القصۃ اشارۃ الی التوکل و عدم
 المبالغۃ فی الاسباب و غفل عنہا رباب المعالجۃ من الاصحاب و اللہ اعلم بالصواب
 و انتہی هذا و لنعم ما قیل -

کہ زبان و رو مان نگہداری
 جوز بیغزرا سبکساری

چون نداری کمال فضل آنہ
 آدمی را زبان فصیحہ کند

سَأَلْتُ لِسَانَ السَّلَامَةِ عَمَّا يُوْجِبُ النَّذَامَةَ وَالْمَلَامَةَ

بارسوان شبہ حدیث قیام فینا مقاماً فمات ترک فی مقامہ لک
 ۛ الی قیام الساعة الحدیث پر ہے ۛ

امام الشکرین علامہ محمد کے ازالہ کے مش پر ہی بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ زمانے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہو کہ وعظ میں مضامین رہتے اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ فلان شہر میں اتنے مکان ہونگے جہیں اتنی اینٹ ہونگی اتنا چوڑا اتنی بالواتے درخت فلان سال اتنے گیسوں اور فلان سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیر ذلک لا تعد ولا تحصى اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہیں نہیں اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائیں تو ایک زمانہ چاہئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے اور یہ بیان موضوع خطبہ سے باہر ہو جاوے ان شاء اللہ

اقول پھر اسی قسم کے ہفتاد و تھالیس نے بھی انصاف الفہم میں داخل کر دئے ہیں جس سے انکے عقیدہ کی پوری جانچ ہو سکتی ہو اور ہر ہم جو صحت تمام ثبات کرائے ہیں کہ گیسوں باجرہ تو کیا ذرہ ذرہ بھر بھی لوح محفوظ میں ہو اور وہ لوح آپ کے علم کا ایک صف ہو جسکے بعض کی خبر ایسے صحابہ کو دی ہو محقق و مطہر علیہ السلام
 شریف علیہ السلام میں ارشاد فرماتے ہیں واز بکمال است کہ جو یہ در دنیا است از زمان اہم
 کا اور ان لغز اولی برد شکست ساعد تا بہ احوال از اول تا آخر معلوم کرد و باران خود را
 نیز بعضی از ان خبر دہشتی اور اویر علامت میں قول را بب کا ثمرہ فی کمرہ گذر چکا ہر جے

علامہ ابن جریر نے علوم سوروشہ من الانبیاء سے وارد کیا ہے یہ تمام ہر طرف رکھ کر طارق ابن
 شہاب کی حدیث مایہ نظہ فرماتے قال سمعت عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك
 من حفظه ونسبه من نسبه رواه البخاری علامہ ^{۱۹۲} ^{۱۹۱} ابن کثیر کی موصوف مولوی احمد علی
 والی بخاری ^{۳۳۲} پر غیر جاری اور کواکب الدراری سے ہوتے والغرض انہ اخبار عن
 المبدء والمعاش والمعاد جميعاً قال الطیبی دل ذلك على انه اخبر عن جميع احوال
 المخلوقات انتهى ارشاد الساری جلد ۵ ص ۲۱۰ میں ہر دل ذلك على انه اخبر
 بجميع احوال المخلوقات انتهى مرقاة المفاتیح باب بدء الخلق میں اسی حدیث کے تحت میں
 ہے قال لعقلائی اخبرنا عن المبدء شيئاً بعد شيء الى ان انتهى الاخبار عن حال
 الاستقرار في الجنة والنار ودل ذلك على انه اخبر في المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات
 انتهى پھر مرقاة القاری جلد ۵ ص ۲۱۰ میں ہر فید دلالة على انه اخبر في المجلس الواحد
 بجميع احوال المخلوقات من ابتدائها الى انتهائها في ايراد ذلك كله في مجلس واحد
 امر عظیم من خوارق العادة کیف وقد اعطی مع ذلك جوامع الکلم صلی اللہ علیہ
 وسلم انتهى اور مرقاة باب المعجزات میں مروی خطب کی حدیث فاخبرنا بما هو
 كائن الى يوم القيمة کی شرح میں علی قاری فرماتے ہیں ای مجمل اور مفصل انفیہ الاعجاز اکثر انہی
 یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبد الحمی بنین ہے جس میں خیالات محمدانہ کو مسامع ہو سکے اور
 یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے بڑی جرأت
 کیا پتی جیالی ہے اور مخصوص شرعیہ سے گویا درپردہ الحاکر کرنا ہو اور کاروبار دنیا کو
 اپنے حالات اتر سے متناسہ کرنا ہو جو جلی وید نہ بید نیون کا ہو

مشکوٰۃ المصابیح میں ہر دین عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال خفف علی رسولہ القرآن فكان یامر بہ واہ فتسج فیقرأ القرآن قبل ان
 تسج رواہ البخاری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ **تت** میں **علی قاری**
 رحمہ الباری تحریر فرماتے ہیں **تت** قال التوریشتی یزید بالقرآن الزبور واما قال للقرآن
 لانه قصدا عجازه من طریق القراءة وقد دل الحديث علی ان الله تعالیٰ یطوی الزمان
 لمن یشاء من عباده کما یطوی المکان لهم وهذا باب لاسبیل الی ادراکہ الابالیفیض
 الروانی قلت حاصلہ اند من خرق العادات علی اختلاف فی انہ یسط للزمان او علی الشا
 والاول اظهر وقد حصل تنبیہا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ الاسراء هذا المعنی علی الوجه
 الاکمل فی المبني من الجمع بین طی المکان ویطی الزمان بحسب السمع واللسان فی تلیل
 من الآن ولاتباعہ ايضا وقع حظ من هذا الشأن علی ملک کان علیا کرم الله وجهہ کان
 یبیت القرآن من ابتداء مقصد کوبہ مع تحقق المبانی وقہم المعانی وینتہ حین وضع
 قدمہ فی رکابہ الثاني وقد نقل مولانا نور الدین عبدالرحمن قدس سرہ السامی
 فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس عن بعض المشائخ انہ قرأ القرآن حین
 استلم الحجر الاسود والركن الاسعد الی حین وصول محاذات باب الکعبۃ الشریفۃ والقبلة
 المنیقة وقد جمعہ ابن التیغ شہاب الدین السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحوفا حروفا
 من اولہ الی آخرہ قدس اللہ اسرارہم وبقنعا بیکۃ انوارہم انتہی اور اس سے
 بھی زیادہ حسیۃ الگنیہ یہ بات ہر جے مولانا مرحوم عبدالرؤف صاحب تفسیر ربو فی
 نے اپنی کتاب مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کے ص ۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
 ملاؤ الدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہر کہ کہ زمین بعد نماز صبح کے اذکار سے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہوں اور اس عالم میں سے نکل کر اور یہی عالم میں جاتا ہوں وہاں سو سو
 برس ہزار ہزار سال مشغول عبادت رہتا ہوں ہر سال تین سو ساٹھ روز گزارتا ہوں
 ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور
 ادوی سنن اور ادواب موافق دھیفے اپنے کے بجالاتا ہوں پھر تپ مراقبہ سے سراہتا ہوں
 قوافط طلوع ہوتا ہو نماز اشراق کی یہاں ادا کرتا ہوں انتہی ہے

امام النکرن غلام محمد کے مستند مولوی عبدالحی صاحب اقامۃ الحجۃ
 میں تحریر کرتے ہیں ^۱فانقلت بعض المجاہدات مما لا یعقل وقوعها کثان ختمات فی
 یوم وليلة وکاداء الف رکعة فی ليلة ونحو ذلك قلت وقوع مثل هذا وان استبعد
 من العوام لکن لا يستبعد ذلك من اهل الله تعالى فالله اعطوا من ربهم
 قوة ملكية وصلوها الى هذه الصفات لا ينكره الا من ينكر صدور الکرامات
 ونحو القواعد العادات انتہی

تیرھواں شب آیت و منہم من لم نقص علیک

غلام محمد کے ہمنیاں مولوی محمد گجراتی کتب وارش نے استفادہ کے ساتھ پر
 تحریر کیا ہے قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلك من قصصنا علیک
 ومنہم من نقص علیک یعنی بعض رسل کا قصہ کہنے بیان کیا اور بعض کا نہیں
 کیا پس بیشک جنکا قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہیں ادا فرمایا وہ غیر معلوم رہا پس
 جمیع ذریعات کا علم ہوا ہے

اقول مشکوٰۃ المصابیح بلب الخلق و ذکر الانبیاء میں ہو و حق ابی ذر

قال قلت يا رسول الله اى الانبياء كان اول قال آدم قلت يا رسول الله ونبي كان قال
نعم نبي مكلم قلت يا رسول الله كم المرسلون قال ثلثمائة وبضعة عشر جمعا غفيرا وفي
رواية عن ابي امامة قال ابو ذر قلت يا رسول الله كم وفاء عدة الانبياء قال مائة
الف واربع مائة وعشرون الفا المرسل من ذلك ثلثمائة وخمسة عشر جمعا غفيرا رواه
احمد ملا علي قاري رحمه الله **مرقاة المفاتيح** جلد اول من تحريره فاضل
دين محمد بن محمد لا ينافي قوله تعالى ولقد ارسلنا رسلنا من قبلك منهم من قصصنا عليك
ومنهم من لم نقصص عليك لان المنفى هو التفصيل والثابت هو الاجمال او
المنفى مقيد بالوحى المجلى والثبوت متحقق بالوحى الخفى انتهى اوراوسى من
مذكره اخير من هو العددي الى شيئا كان محذورا به لكنه ليس بمقطوع فيجب الايمان
بالانبياء والمرسلون بحمل من غير حصر في عدد لئلا يخرج احدا منهم ولا يدخل
احدا من غيرهم فيهم انتهى ۛ

ۛ

تفسير روح البيان من هو قال النيشابوري كان الاسم الشريف
اربعة لحرف ليوافق اسم الله تعالى كما ان محمد رسول الله اثنا عشر حرفا مثل
لا اله الا الله وهو من الاسماء المناسبة الخ ومحمد باعتبار البسط لا بحساب
الحج ثلثمائة وثلاثة عشر مثل عدد المسلمين فانك اذا اخذت في بسط الميم الميم
المدغم م م م ح وال يظهر لك العدد المذكور انتهى باقى كى يتيق كتاب
المايز وغيره من ملاحظه فرما دىن فقط ۛ

اليواقيت والجواب عليه من هو الله تعالى رحمه الله تعالى ارشاد
فاضل دين محمد بن محمد لا ينافي قوله تعالى ولقد ارسلنا رسلنا من قبلك منهم من قصصنا عليك

هو عالم بها كلها على الكمال ليوسوس للناس بضد ما امرت الانبياء به ولو لا
 علم بها الربا التبس عليه الامر فامر الناس بما امرت به الوسل ذلك لا يصح منه
 انتهى اس سے ظاہر ہو کہ جب شرایع انبیاء و رسل کو لعین جاتا ہو تو اصحاب شرایع کو بھی
 ضرور سچا بتا ہوا ہوا انھیں اگر نبی کریم نجائیں تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم
 قرار پائیگا جسکے عمائد و مابہ قائل ہیں و هذا مما لا استطاع تحريه ولا يباح تقريره
 مع فقدان فائدة الامتنان في قول السبحان وعلك ما لم تكن تعلم وكان
 فضل الله عليك عظيما ۞

چودھواں شب آیہ و ما علناہ الشعر پر ہے

قد اخبرني من اوثق به کہ یہی کے ایک گلدار مجتہد صاحب نے ایک نیا شب اپنے
 اجتہاد و خانہ زاد سے یوں ایجاد کیا کہ کلام مجید میں ہو و ما علناہ الشعر ما ينبغي له
 یعنی فن شاعری ایک ایسی شے ہو جسکی تعلیم رسول کریم کو نہیں ہے پھر آپ کل شے کے
 علیم نہیں ہیں ۞

اقول قربان ایسے زمیندہ تغیر کے اور صدقہ ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے
 جسکا اجتہاد اس درجہ پہنچ گیا اور میڈیکل افسر نے ابھی تلک ایسے مطلق العنان
 چھوڑ رکھا کہ کسی پاگل خانہ میں تو جوالے کر کے زیر علاج رکھا نہیں لیکن اسکے رگ
 جان پر بغرض اذیاج و مہ فاسد ایک اودھ نشتر بھی مارا نہیں و یا خدا خیر کرے آثار و
 علامات نوروی میں اگر کچھ بھی گئے تو منہ میں ہوا سیہ پیدا ہوئے بغیر رہے تو
 جعفر زلی کا ذمہ ہے ۞

فی الجملہ اس یا وہ گوہر زہ سر اگوا بھی ملک اتنا بھی معلوم نہیں ہو کہ شو کا معنی مشی
وجود ہو جو ماہرین فن پر ظاہر و مہرین ہو اور مادہ شعر گوئی بنی کریم میں قبیل بالائے
لے سے مخصوص ہو پھر اسکے ایجاد سے بنی میں مشیت کو تعلق نہیں تو معدوم محال ہو
اور معدوم محال شو نہیں ہو اور آپ تو کل شو کے علیم میں فقط ۛ

پسند رسولان شبہ اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا یکم پر ہے

نام کے علماء حقیقہ کے فتوے و رسد غیب کے ذیل میں فقیر محمد حسین نے
لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری واللہ لا ادری
ما یفعل بی ولا یکم اس حدیث کی شرح میں جناب شیخ الحدیث سید الکمل حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی یون فرماتے ہیں والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسه
صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لیس بمطلع علیہ واندہ غیرہ وانف ولا مطلع علی المقدور
لہ ولا لغیرہ والمکفون من امرہ وامر غیرہ انتہی ۛ

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اختراقی اور خانہ ساز نہیں یہ تو ایک پرانا
مشن ہو مگر ایمان کے قطع و برید کا جسے کجی پر زور دینے محمد بن عبد الوہاب اپنی کتاب
الترغیب میں لکھ گیا ہو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تصحیحہ واللہ لا ادری واللہ لا
ما یفعل بی ولا یکم فہذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمۃ فی
حال حیاتہ فنکشف یعلم حال تلك المشرکین بعد مماتہ انتہی مگر چونکہ اسکا جواز ۛ

مفصلاً تقدیس الوکیل من ص ۱۶۹ سے تا ص ۱۸۲ بالانزیہ علیہ اچکا ہوا اور ایک عمدہ
جواب آیت در خمیر فتوحات میں مجددانہ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد
رضا خان صاحب دام فیضہم کے فتوے میں بیان ہو گا لہذا اوسے پر
تحویل کر کے تطویل سے اعراض کرتے ہیں ۔

سولھوان شبہ بریلوی علیٰ محی صبا کی عبارت پیداموا

علامہ محمد کے دلائل پیش کردہ حکم ساظرہ بڑودہ کے فصل تیسری میں ہوا
الانمار المرفوعہ ص ۲۸ میں ہوا مذکورہ الوعاظ من ان النبی اعطی علم الاولین و آخرین
مفضلاً و ہب لہ علم ماضی و مایاتی کلیاً و جزئاً و انہ لا فرق بین علمہ و علم ربہ من
حیث الاحاطة و الشمول و انما الفرق بینہما ان علم اللہ ازلی ابدی بنفس ذاتہ بدین
تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فانہ حصل لہ بتعلیم ربہ و ہذا زخرف من القول زور
علی ما صرح بہ ابن حجر للکی فی منہج الفکریۃ شرح قصیدہ الحمزیۃ وغیرہ من ارباب الشعو
و الثابت من الایات القرآنیۃ و الاحادیث النبویۃ ہوان الاحاطة و الشمول و علم کل
علم مختص بجناب الحق و لہ توہب ہذا الصفتہ من جانب الحق لاحد من الخلق انتقے

الجواب

مخد یون کا پیر زاوہ محمد بن عبد الیاب کتاب التوحید میں تحریر کیا ہوا بتفہود بہ
عقلاء مشرکی زمانتا بان المراد نفی العلم و الدرایۃ التفصیلیۃ المستقلۃ و لانہ
وانہ کان فی اول الامر ثم التی امہ علیہ علم الاول و الآخرین و جعلہ مطلعاً علی ما یكون

الی یوم القیمة وامثال ذلك الهنوات فلو ابتدع فی الدین انتھى اس کلام سے کلام
 مولوی عبدالحی کیسا پہلو بہ پہلو اور چسپان ہویم اور پر کی روایات میں معتبرین سے جو کہ
 نقل کر چکے وہ حرف بون انکی تقریب سے برخلاف ہواون تمام کے اقوال کو حضرت موصوف
 زخرف القول اور زور زما رہے ہیں یہاں کیقدر شرم و رکارتھی مگر اوس سے اوسکے
 سرکار کو چند ان سرکار نہیں ہو یہ خرافات بھی منجملہ اون ہزایات کے قرار دے لیجئے جسکی
 تفصیل تنبیہ الجملہ وغیرہ رسائل میں شائع ہو چکی ہو یا جواب بھی وہی ہو جو اون رسائل کے
 جوابات میں پیش کیا گیا ہو کہ کسی کی طعن کردہ عبارت ہو فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہو
 کہ ان کتابوں پر نظر نہوگی یا کتاب نے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہوگی نہیں تو
 ایسا وہیات کلام علماء ارتقا کی شان میں کہنے کی جرأت شاید نہ کرتے کسی کتاب پر
 نظر نہو گیا اوس کتاب کے ہر ایک معنیوں سے باخبر نہو نا کوئی تعجب کی بات نہیں ہو مشنوی
 معنوی و فقرہ ۳۳ میں اسرار نماز کی کیقدر بیان کئے ہوئے ہیں اور نور الالوار ۳۳
 بحث کون الما سورہ موصوفنا باحسن کے اخیر میں کافقرہ بھی اوسی کا مشہور مولانا المرحوم
 مولوی عبدالحکیم او خلا اللہ دار النعیم نے بھی رقم الاقمار میں فی بعض النسخ المعتمدہ وقد
 بیئت اسرار ہانی المشنوی المعنوی فرما دیا ہو جو کہ عبارت قد نہتانا الاسرار ہمیش نظر تھی
 جو نسخہ مکتوب یہ الشارح میں بون تھی کہ وقد بیئت اناسرار ہانی المشنوی المعنوی محض
 مفتا المے آپ کو نمبر کر دیا کہ ہذا بشعر بان للشارح مشنویا فرما دیا ہو اب غور فرمایئے کہ
 مشنوی متداول میں جو مطلب مذکور ہو و بروقت مستضر ذہن عالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
 بون فرما سکتے تے حاشا و کلام حاشا و کلام ایسے ہی بیان بھی تصور فرمایئے کہ مسئلہ
 انھیں میں عبدالحی صاحب کو ان روایات سے محض نا آشنا تھی تھی جو ایسا فرما دیا اور قطع

نظر اس تمام سے آپ کو نفی کر رہے ہیں اور نفی کا شہادت نامہ تقویہ پاری کے طور پر
 بیکار ہوتا ہی مجموعۃ القادی میں جو فرایا ہو کہ در شریعت محمدیہ ثابت نہ ہو کہ آنحضرت
 بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ و کلیہ اطلاع داشتند الا ما اشار اللہ تعالیٰ
 انتہی غالباً یہاں شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوگی
 جس میں ثابت نہیں ہوا الا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو علی ما رو بوضاحت ثابت ہے
 کہ آپ بكل شیء علیم و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ

ذوالفضل العظیم

بخدمت بزرگان آخری معذرت پیمبران

یہ کہ فقیر سر اپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے
 تتبع کتب و فیہ کار کے حتی الامکان منکران دین اور دشمنان سید المرسلین صلوٰۃ
 اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و علیہم السلام کے شبہات بموقع اور اعتراضات بھیل کا جواب دیا
 اور ایک ہی مطلب و مضمون کا متعدد کتب سے استخراج کیا ہوا سمین تطویل جواب
 یا ضخامت کتاب مقصود نہیں ہو محض غرض یہ ہو کہ بداعیہ ضرورت رجوع الی الاصل
 کو کوئی کتاب اگر دستیاب نہ ہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہو جائے یا ایک کتاب
 اور دوسرے مصنف پر کوئی حملہ کرے تو دوسرے اور اسکے بچاؤ میں حمایت کام آئے

جو جو کتب ماخذ روایات ہیں وہ عن الثقات اعتبار اور سنجیدگی کی نظر سے
 دیکھے جاتے ہوں و نیز دین گو سہار و نابہ نجدیہ اونکو نمائے تو بھی کوئی قباحت
 یا کسی قسم کا جرح نہیں ہو وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جاوہ مستقیم

پر جاویں گے اور نفس نسیم کے اغوار سے اعراض کر جاویں گے مطلقاً اس میں نہیں ہو بلکہ عوام
اہل اسلام لگام و مابیت اپنے کام میں لے زمین اور ذرہ بخدیر کی گستر وہ رنگین
تزویری دام میں نادرستہ اپنا ایمان مانتوں ہاتھ دے ندین اسماعیلیہ گروہ کی طمع
کاری سے دھوکا کھا سچائیں اور عیار ان گنگوہ کے فریب میں آنجائیں صرف یہ
مراد اور محض ہی مقصود ہو رہا ہے

عوام کا لالہ نام تو کیا مگر بعض خواص کا عوام بھی جب کسی نام کے ساتھ
مولویت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہیں تو مصداق اس حکایت کے بنجاتے ہیں
جو مشہور ہو کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملا سے سنی کا معنی دریافت کیا تو اس نے
جواب دیا کہ سنی وہ جو سکر ایمان لادے ایسے ہی ان خشرات الارض کا حال ہو کہ کسی قسم کا
ایک چھاپا ہوا پرچہ چاہے پھر اوسمیں مولوی اور وہ حنفی کہا جاوے اس کے زلفیہ
کیون نہوں اور یہ فی زمانہ ایک روان وادب ہے سپر جو گیا وہ چت ہونے بغیر رہ سکتا
ہی نہیں ہو اور ایسے جیسے موجودہ بدکیشوں نے ہی طرز اعتبار کر لی ہو کہ کفر خیر زندہ
امیر عقائد کو ترویج کی غرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے
خون کرنے پر قابو پا جاتے ہیں یہ

علامہ محمد کو نظر عاشرت ملاحظہ کیے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتداء میں
حزم علی بلہوری کو ترویج سلع کا سبکی غرض سے کتنا سراپا ہے جسے شارق اللہ
اور درالمتار کا مترجم کہنا کافی نبانا تو خطاب ولی کامل بھی عطا فرمایا جو تختہ ہندوستان
میں وہ کونسا معمولی استعداد کا طالب تعلیم ہے جسے عقائد حزم علی پر خوف ہو گا اور
اس کے کرتوت سے انجان ہو گا مرحوم مولانا مولوی عبید اللہ صاحب اعلیٰ مدرس

مسجد جامع ممبئی کا رسالہ نور الشمعہ جو مولوی حافظ عبد الغفور صاحب خطیب مسجد بنگاری محلہ ممبئی کے نام سے شائع ہوا ہوکتے نہیں دیکھا جس میں خرم پوری کی اجمالی صفت مندرج ہو ترجمہ میں مذہب حنفی کی تائید سے اسما علیہ کردہ سے خارج ہو جاسکتا ہو مگر اس سے کب لازم آئیگا کہ اسحاقیہ انہوہ میں بھی داخل نہیں ہو زعمشری نے کہیں تائید مذہب حنفیہ کر دی تو کیا اب وہ وہیہ وبال اعتبار ال سے بے داغ ہو جاسکتا ہو حاشا و کلا ثم حاشا و کلا عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا اہل فریبی ہو لہذا

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر میں غلام محمد نے ایک فتویٰ کا ترجمہ ضمیر کر دیا ہو اس کے عنوان کی سرخی یہ ہو۔ فتویٰ از علماء حنفیہ و سنہ علم غیب۔ جسکا گجراتی ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

اب فرمائے کہ کون ہو گا جو یہ دیکھ کر یا اس کا مضمون سن کر سنی مسلمانوں سے خارج ہو رہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے چٹے ٹپے میں جنھوں نے دستخط کر دے ہیں اور اکثر انھیں کے وہ نوعمر گبر و مدرس ہیں گو بعض بعض پرانے ہی بھی جو ہو ہو مصداق اس فرد کے ہیں۔

زائل مدرسہ اسرار معرفت مطلب ۱۱ کہ نکتہ دان شود کر کرم کتاب خورو

عہدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اسپر محمود حسن خلیل احمد رشید احمد کے دستخط اور مواہیر بھی موجود ہیں اول الذکر نے تو لکھا ہو۔ البجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ۔ دوسرے نے بھی کہا کہ۔ البجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ۔ ذکر تیسرے صاحب رشید احمد تو وہ ہیں جنکے فریق اور پاشی کے نسبت صاحب الزالہ استحقاق

عن علم المصطفیٰ یون تحریر کرتے ہیں۔ یہ رشیدی سپاور تو کا زگری پر او دھار کھائے مہجر
 میں زندان اسی کا رخیر میں رہتے ہیں اس۔ خاص میں جب کبھی قلم کفر قرع اٹھا لیا ہو
 تو اپنے پروردگار کو شرک و بدعتی بنا کر کھدیا ہوا ان سند یافتہ ہستیوں کی نیکو ڈکے
 روسی جنت الابرار اسماعیل و رشیدی جاگیر داروں کا حصہ ہر باقی سب نصیب
 انتہی۔ بھلا ایسے پرانے گرگ ممد بان دیدہ محض نام نامی اور اسم گرامی تحت
 فرمانے پر ملتی کیوں ہو جائیں کیا ایک سطر بھی تحریرہ زمانین نہیں نہیں ضرور ضرور
 ایک آوہ گولانٹ تو کھائیں مگر ہو وہ دلہنزی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ لکے تو کچھ
 کم ایک ہی سطر گراوس میں بھی کیا ہی خوب پڑھا اور کسی مرغوب تیری جو غور سے نہ سن
 وہ انھیں کا موصوفہ دیکھتے آپ زالت پر کاتھم اور عدت حرکاتہم کا ارشاد ہے۔
 علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہر اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کیا یا یہاں شرک کے
 خالی نہیں۔ اس پرانے کھلاڑی کو یہ تو شاید یاد نہ رہا جو ارشاد عقل سلیم میں علامۃ الوجود منقہ
 ابو سعور نے فرمایا ہو و علناہ من لدنا علما خاصا لا یکتہ کنہہ ولا یقاد سرقدہ وہو
 علم الغیوب انتہی و یکو تفسیر کیر تابد کے ص۔ پر عاشید میں جسکو ممان ہو پر
 بیضاوی صاحب بھی انوار الترمیل مشہور تحریر کرتے ہیں و علناہ من لدنا علما انتہی
 بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وہو علم الغیوب انتہی مان یاد رہے کہ ابو سعور سے تو واسطہ
 نہیں ہو رہے بیضاوی تو اسکا سوا پارہ پڑھا اور پڑھایا ہو گا اور یہ طلب تو آگے جا کے ہو
 پھر معذرت مگر تعجب و تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت مہی و الف ثانی صاحب کے کتب بات
 جلد ۱۳ پر غور معذرت و کونہ سوچا ہو یا یاد آیا ہو۔ یہ علم غیب کہ مضمون با دست سبحانہ
 فلسفہ سل را الطلاع می بخشد انتہی و اوسے تصب شدہ تیری علی انہو میں ہنسنے

نام کا رشید سمجھا وہ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جسے ابو سعور بیضاوی و امام ربانی کو بھی
لوٹ شرک سے پسیدہ کر دیا۔ ناظرین بات مکیں یاد رکھیں حضرت محبوب کبریا احمد محبتی محمد مصطفیٰ
علیہ التہیہ و التہا کی نسبت جسکے عقیدہ میں شتمہ بھر عناد یا ذرہ سافساد ہو گا وہ علی الدوام
ممر الیالی والا بام میں یوں ہی ناکام بہ نام برے انجام سے موندھ کی کھائیگا اور زلت
پائیگا و نعم ما قیل۔

کپڑی کو سرتابہ از شہ ماورب ط

حسبنا الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ غفرانک ہینا والیک
المصیر۔ ط

میرے بھولے پھر پیارے بھائی مسلمانو میرا کہا مانو اور یقین جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد بن جنکے مسائل باطلہ اور دلائل غلطہ کی تردید میں دوبارہ
مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی جو حسین ان مکاروں
اور عیاروں کے خلاف پر ۲۵ علماء نامدار ہر ملک و دیار نے دستخط کئے اور ہر لگائی ہو
پھر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم نے انکے برخلاف بوارق لامعہ لکھی جس پر بھی
۱۲ علماء احکام اور فضلاء اسلام نے تائیدین اور تقریریں لکھیں میں یہ آپس کبھی دیکھی
ہونوگی لیکن سو او عرب میں حبیبہ عظمت و جلال سے میلین اخضرین معروف ہیں ویسے
بلا و ہند میں صفات کمال سے یہ مشعلین مشتعلین موصوف لئے قواعد کا سدھ اور عقائد
فاسدہ کے بطلان میں تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و انخلیل نام کی
یہاں کتاب دیکھ کر ان بزرگوں کی حقیقت کا بولا اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد و سرلو۔

تازہ کرلو مخفی و مستتر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب پورے ملک پر تصور میں چھپ چکی ہو
 شائق اسکے مطالعہ سے مزاقان اسلام اور قزاقان ایمان کے سوا اعتقاد اور طبیعتی فساد پھر قلعہ
 عناد پر وقوف حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہو اسی میں سے بیان پر حضرت مخدوم
 جناب مولانا مولوی رحمت اللہ مخدوم مصنف اظہار الحق (جو سلطان البرہین و
 خاقان البحرین کی طرف سے پایہ حریم کے خطاب مستطاب سے مخاطب ہیں) کی تقریر پر
 ثبت پر سے نقل کرنا ناگزیر ہے بنا علیہ تحریر نے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تقریظ حضرت مولانا الفضل الکمال اولنا حضرت مولوی حرمت
 صاحب علیہ الرحمۃ پایہ حریم شریفین مہاجر کہ معظّمہ والہ شرفاً و تعظیماً
 از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و تحلیل مش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہوں حاجی رحمت بہ النان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما ایمان کہ
 مت سے بعض امین جناب رشید احمد صاحب کی سقا تاجو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں
 اعتبار کرتا تھا کہ انھوں نے ایسا کہا ہو گا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو اب مولوی میرے
 رابطہ شامروی کا ہو جب تک کہ معظّمہ میں نہیں آئے تھے تو میرے منع کرتا تھا اور کہ معظّمہ میں آنے کے
 بعد تقریباً بت تاکید سے بالمشافہ منع کرتا تھا کہ آپس میں مختلف ہوں اور علماء مدرسہ
 دیوبند کو اپنا بڑا سمجھو پر وہ سکین کہنا تک صبر کرتا تھا اور میرا اعتبار کرتا کہ اس طرح متد رہنا کہ
 حضرات علماء مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق توازن مجھے تک پہنچی کہ تمام افسوس سے کہ کہنا
 پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید کو رشید

سمجھتا تھا پھر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (میں نے غیر رشید) جس طرف آئے اور طرف
ایسا تعصب برتا کہ اوسمین اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہو حضرت نے اول
قلم سپر اٹھایا کہ جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمین دوسری جماعت کو بغیر
اذان اور تکبیر کے ہو اور دوسری جگہ ہو جائز نہیں آپ کا اور آپ کے متبعین کا وہ حکم تو تھا
جو نجد دین کا وقت حکومت مکہ معظمہ کے تھا کہ جو جماعت اول میں حاضر نہ ہو سکے سزا دیتے
تھے سو آپ کا اور آپ کے متبعین کا ایسا حکم جابلون کے واسطے من و سلوی ہو گیا کہ سب
موسمون میں خاص کر شدت گرمی کے موسم میں عذر مانتے لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو
جماعت فوت ہو گئی ہو۔ دوسری جماعت جائز نہیں وکان اور گھر چھوڑ کر مسجد میں کسوا سطر
جاردین اور علماء نے جو مخالف اور نکلے لکھا کب سنتے تھے اپنی ہٹ پر روز بروز بڑھتے تھے
پھر ایک فاسق مرد کو جو اپنے کو حضرت عیسیٰ کے برابر سمجھتا تھا اور سب امیہ
بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل گنتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ فدائی پر بھونچاتا تھا عیسیٰ
اور موسیٰ اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہو اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت
معین الدین چشتی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کو جسکے سلسلوں میں لکھو کھا صاحبین اور ہزار
اولیا مقبول رب العالمین گذرے میں کا زور گرہا کہندہ بتلاتا تھا اور بھواسے۔

|| این سلسلہ از طلائے ناب است || این خانہ نام آفتاب است

بڑا بھائی اس مرد کا دنیا کی کمائی کے لئے اوہی طریقہ برتا ہو اور دوسرا چھوٹا بھائی
اوسکا امام الدین نامی چوڑوان اور بھنگیوں کے پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور اوسکے
تردیک بڑا مقبول پیغمبر حضرت مولوی رشید اس مرد کو مدد صالح کہتے تھے اور

جو علماء اوس مردود کے حق میں کچھ کہتے تھے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہیں بٹتے تھے اور
کہتے تھے مرد صالح ہو احمد شد کہ خدا تعالیٰ نے اسکو چھوٹا کیا اور بیٹے کے حق میں جو دعویٰ کرتا
اسمیں بالکل ہی چھوٹا کیا ہے حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
انوار سے کی طرف متوجہ ہوئے اور انکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے
مردم کے ذہن میں گونجایا ہی روایت صحیح سے ہر منع دیا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب سے جناب مولانا اسحاق مرحوم تک عادت تھی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی
کے پاس جا کر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تھے سو یہ سب انکے مشائخ کرام
و اساتذہ عظام میں سے سو آپ کے قند کے موافق ان مشائخ کرام و اساتذہ عظام کا جو حال
ہو رہا تھا یہی اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو نادمہ دست خالی
نہیں مینے خود تجربہ کیا کہ جب میں ہندوستان میں تھا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان
کرتا تھا اور مجلس میں کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تھے اور اس بیان شہادت
میں تعزینوں کے بنانے کی برائی اور چہرہ رسوم اور بدعات تعزینوں کے سامنے کہ جاتی ہوا کی برائی بیان
کرتا تھا اور اسمیں تین نادمہ سے تھے اول یہ کہ میں چھ گھنٹی دن پڑھے اس وعظ کو شروع کرتا
تھا اور دوسرے تک اس مجلس کو متہ نہا تھا سو ہزار سے زیادہ آدمی تعزینوں کے دیکھنے اور ان
رسوم اور بدعات کے کرنے سے کہتے تھے دوسری یہ کہ اس سببی میں ساٹھ تعزے بنتے
تھے جس میں دو شیعوں کے اور اٹھاون سنت و جماعت کے سوا اٹھاون میں سے دوسری برس
میں اکتیس کم ہوتے تھے دوسری برس کے بعد غدر پڑ گیا اور میں ہندوستان سے نکل گیا اور امید کہ
ایک برس اگر رہا میرا اور جتنا تو یہ ستائیس جو اٹھاون میں سے باقی تھے موقوف ہو جاتے
تیسرے یہ کہ ہزار آدمیوں سے اونچے کو بلا واسطہ اور ہزاروں مرد اور عورت اور بچوں کو ہوا

ان ہزار کے برائی تغزیہ کی اور ان بدعات کی معلوم ہو جاتی تھی پر شکر کرتا ہوں کہ حضرت
 رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹھایا اور شہادت کے باطل کرنے پر بے شکوے پھر
 حضرت رشید نے جو نواسے کی طرف توجہ کی تھی اس پر ہی اکتفاء کر کے خود ذات
 حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ اخوانہ واکہ واصحابہ وسلم کی طرف توجہ کی پہلے مولود کو
 کنصیا کا جنم آٹھمی ٹھہرا دیا اور اس کے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہو نیکو گو کوئی کیسے ذوق
 شوق میں ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہر نے بتلانے فرمانے سے لکھو کہا علماء صاحبین اور
 مشائخ مقبول رب العالمین انکے نزدیک برے نفرتی ٹھہر گئے پھر ذات نبوی بن اس پر بھی
 اکتفاء کر کے اور امکان ذاتی سے تجاوز کر کے چھ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان
 ذاتی کے باعتبار تو کچھ یہی نہ رہی اور انکار مہربانہ کچھ بڑے بھائی سے بڑھتے نہ رہا اور بڑی
 کوشش اسمین کی کہ حضرت کا عالم شیطان لعین کے علم سے کہیں کمتر ہو اور اسی
 عقیدے کے خلاف کوشش فرمایا پھر اس توجہ پر جو ذات اقدس نبوی کی طرف تھی اکتفا
 نہ کیا ذات اقدس الہی کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالیٰ کے حق
 میں دعویٰ کیا کہ ائمہ کا چہرہ بولنا ممتنع بالذات نہیں بلکہ امکان چھوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی
 وصف کمال کی زمانی معوذہ باللہ من ہذہ الخرافات میں تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن
 میں بہت برا سمجھتا ہوں اور اپنے معین کو منع کرتا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور انکے چیلے
 چاٹون کے ایسے ارشادات نہ سنیں اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کھلم کھلا تبرا ہو گا لیکن جب جمہور
 علماء صاحبین اور اہل حق سے کاظمین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کی
 زبان اور قلم سے نہ چھوٹے تو مجھے کیا شکایت ہوگی۔ قصہ گنگوہ مدتہاے دراز تک محل اولیاء کرام
 سلسلہ حقیقہ صابریہ کا رہا انہیں سے ایک ناپاک الانہش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

ایسی روح نہیں میثوی مشہور ہوا کہ صد ہا کوں تک اسکی اپنا سے خلق ڈرتی ہو کیا اس نہیں
 کے سبب ان اولیاء کو جو بکثرت ہوئے ہر اکہہ سکتا حاشا بکلا وہ تو اپنی زندگی جہل کے سبب
 بڑا اعتبار رکھتا تھا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت گنگوہ میں نکل کھڑا ہو تو اس
 کتا خوف ہوگا اور جیسا شکوۃ الصباچ میں کتابا لاماہ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت
 ہو نفوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان میں ہی اس زمانہ کے حالات اور
 حضرت رشید اور انکے چیلے چاٹون کی تحریر اور تقریر سے پتا ملتا ہے کہ جو اس مقدمہ میں وہ
 کہ میرے اوپر تحریر کرینگے میں سب سے اسکے جواب کی طرف التفات نہ کروں گا اول یہ کہ شدت کا
 ضعف ہو اور مجاہدہ میں طاقت ان چیزوں کی طرف توجہ کی ہی نہیں دوسری یہ کہ اس امر میں
 توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اللہ کے بندے اس کے مقابلہ پر کھڑے
 ہیں باقی رہے اور دو بات ایک یہ کہ فرماتے ہیں بموجب خواب کسی شخص کے کہ علما دیوبند
 کے علما حرمین سے عقل میں سچاں اللہ چوٹا منہ بڑی بات شیخ عبدالرحمن سراج نے میں برس
 منصب اتنا پر تمام کیا اس میں برس میں صغیر اور کبیر موافق مخالف انکی دیانت کے قائل میں
 اسے پہلے سید عبداللہ مرغنی جو مفتی تھے انکی دیانت وامانت ہی ضرب المثل ہو اور اکثر علما اصحاب
 یہاں موجود ہیں گو بعض غیر صاحبین یہاں موجود ہیں بعض کی خطا سے اکثر کے حق میں
 برگمان ہونا شان مسلم کی نہیں دوسرے یہ کہ فرماتے ہیں کہ مسجد اہرام میں ایک عالم نابینا سے مولود
 کا حال پوچھا گیا انھوں نے کہا رہتہ حرام شاید نابینا مولوی محمد انصاری سہا پوری ہو
 جو تفسیر سے نام اونکا نہیں لیا کہ اونکو کہ کام صغیر و کبیر اہل علم سے برا کہتا ہی یا اور کوئی ایسا اندھا
 عقل اور بینائی کا ہو گا سچاں اللہ خواب ایک مجہول شخص سے دیوبند کے علما حرمین کے
 علما سے افضل تعبیر ہو یا ایک بینائی کے اندھے کے کہنے سے بد حقیقت میں وہ عقل کا

ہی اندھا ہو مولود بدعت اور حرام ٹھہر جائے۔ اسپر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقیروں میں کہ
 اکثر انہیں کے رند و بد مذہب ہوتے ہیں گوشاؤ و نادار بعض انہیں کے اچھے بھی ہوں ایک اپنے
 مرید کو کہتا تھا کہ بعد کچھ خدمت کے تجھے ایک نکتہ فقیری کا بتاؤنگا بعد چند مدت کے اوسنے خدمت
 کر کے جو وہ نکتہ پوچھا تو کہا کہ مولیٰ۔ محمد۔ مدار تینوں کے اول میں ہم ہوں اور اس میں اشارہ
 ہو کہ تینوں کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجھے بعد اور کچھ خدمت کے بتاؤنگا بعد گزرنے مدت اور
 کرنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچھا کہا کہ مکہ۔ مدینہ۔ مکہ میں پور تینوں کے اول میں ہم
 ہوں اور اس میں اشارہ ہو کہ یہ تینوں آپس میں برابر ہیں اس رند نے مکہ مدینہ کو مکہ میں پور کے برابر بتلایا
 تھا حضرت مہج بھڑائے ہر کہ آمد پر آن مزید کرو۔ دیوبند کو مکہ مدینہ دونوں سے افضل ٹھہرا
 کیون نہو شاہ باش۔ این کار از تو آید و مردان چنین گفتند۔ اور دوسری بات یہ ہو کہ براہین قاطعہ
 میں انوار ساطعہ کے جواب میں کوئی فقرہ نہوگا کہ اسکے مصنف کو صراحت کلمات فحش سے یاد
 نہ کرتے ہوں اسپر مجھے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ زندے اور گالی گلوچ
 بکھڑ میں مشہور نہیں ہوں ایک کی بیعت کا جو میں نے حال سنا تو معلوم ہوا کہ اسکے مرشد نے وقت بہت
 لینے کے یہ کہا تھا کہ سن بے جو اکھیلیو گالی گلوچ بکھڑ پر کاف لام سے رکھو سنکر کے مضمون میری
 سمجھ میں نہ آیا میں نے لنگے ایک مقبرے سے پوچھا کہ اس قول کے کیا معنی ہیں کہا کاف سے مراد کافر
 کہنا اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کافر کہنے اور لعنتی کہنے کو ایسا برا
 سمجھیں اور براہین قاطعہ کے مصنف انوار ساطعہ کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلا دیں۔
 بعض جگہ بعض چیز و نہیں مشہور ہیں جیسی میری سستی کراہ اور مانو تب کے رہنے والے مولوی
 قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہ تھے نحوست میں مشہور ہو کہ عوام صبح کو انکا نام ہی نہیں لیتے
 کراہ کو بریوں والا شہر اور مانو کہ بیوٹا شہر کہتے ہیں اور کرسی اور کاندھلہ اور انبیٹہ جو جمن میں

مشہور ہیں اور ان بستیوں کے اہالی میں کچھ نہ کچھ تاثر ہوتے ہیں میری بستی کی تاثیر میرے
میں یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ محسوس دیکھا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو اپنی بستی
کے خواص سے بچا دے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب

کو ان کے رومین جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین
العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفرلہ المنان

ماہ اذقندہ شمسہ
از مکہ معظمہ

محمد العبد
رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب میں براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور میں نے سنایا سننے
کے بعد آپ نے اس کے مضامین کی تائید میں تقریظ مرقومہ بالا اپنی زبان فیض بیان
سے فرمائی اور اسکے اخیر میں اپنی مہر کرائی۔ العبد حضرت نور
مدرس اول مدرسہ ہند یہ مکہ۔ تحریر، اماؤذقندہ شمسہ

حضرت نور
۱۲۹۰

اردو رسالہ جو عربی رسالہ کا ضمیر ہے جواب میں براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس احقر نے سنایا اور بعد سننے کے اس کے مضامین کی تائید میں
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریظ مرقومہ بالا فرمائی اور اسکے
اخیر میں اپنی مہر ثبت کرائی۔ فقط

عبد اللہ
رحمۃ اللہ علیہ

العبد عبد الجبار نعمی مدرس دوم مدرسہ ہند یہ واقعہ مکہ معظمہ تعلیم خور

اب بھی کوئی مسلمان انہماں رہ کر حقیقت کے گمان سے انکی تزویر و ظلمیان سے غافل و
زائل رہے تو ہمیں اتنا ہی پڑے دینا کافی و وفاقی ہذا بصاثر من و بکم فمن ابصر فلفنہ

ومن عن فعلها وما انا عليكم بحفيظ

اما از انجا که اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الکرسی کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی صورت ملاحظہ کی لہذا ہم بیان بذریعہ ضرورت مجبہ ایک اور نمونہ بتلا میں اد سے فکر و غور سے دیکھ بھال کر ہر ایک انسان چونکہ رہیگا تو بانی کے یا جوج ماجوج کے سر یا ان افسان سے مخیا زہ خسارت ایمان ہرگز نہ سہیگا وباللہ التوفیق وهو خیر الموفق

غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استقار کے مآثر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید مثبت ہو اور میں وہ خود آپ کو اہل سنت و الجماعت مقرر فرما رہے ہیں اسکا تو تعجب ہی نہیں ہو کہ یہی ایک مشہور مضمون کوئے پر ایست سوزون کر کے کہے دیتے ہیں۔

قاضی چو لاف میرانی از پاکدامنی

بڑی حیرتناک بات تو یہ ہے جو میں فرما رہے ہیں سزاوارتہ مسلمان غیبی پر ناظمہ راہ حق حکیم قمر الدین صاحب ساکن بڑودہ کی تالیف شدہ پر تمام شہر سورت کے علماء و دانشمندان کی تصحیح و موافقت ہو اور بعض اہل نادیر کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت و جماعت ہی انتہی۔ بیان پر صاحب کا شعر۔

بنامی بصاحب نظر ان جو ہر خود را

تو لکھنا بچا ہر کچھ کیا انھوں کا یہ کلام بڑھنا بھی خطا ہو کہ۔

صاحب دو چیز می شکند قدر شعرا۔

قاضی جی نے پوری طاقت صرف کر دی اور بیحد زور لگا دیا جو ناظمہ راہ حق سے مستدلال

فرمایا باقی کتب دینیہ سے موندھ پھر اگر جو اوپر چلے گویا اپنے عند میں اقامت دلیل کا حق ادا کر کے

انا ایسی عیاری اور طبع کاری کی قدر اور اعتباری تو تب ہی ممکن و قابل تر ہو سکتی کہ

حکیم قمر الدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے ہی مقامات چند اور ہر سہ تے تا مبلغ فضل و کمال
 کا سرمایہ غیر معدود باقی رہا تا مگر قاضی جی کٹر پیٹ جلدی سے کھلو ایک بازی گندی ہو گئی
 اپنے پڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑو وہ کی قید لگائی اتنا ذمے تو اور وٹے طور پر ملنا
 خفیہ میں یہی سما جاتے خیر مضی یا مضی و نقد یا قرضی تا یہ دیکھتے وقت شاید محکمہ دار العضا
 میں آپ کے سامنے فز کی ہو گا اس جہت سے ٹھوکر کھائی آپ کا تصور نہیں ہو آپ معذور
 ہو لیکن اب پھر سے سونہ کھو لو اور جان پہچان کر لو کہ یہ وہ حکیم قمر الدین صاحب ہیں
 جنہوں نے بنا بر مشہور و زبان روز و یک و دو آپ پونہ و رجن یعنی پور سے
 اوسھی کوڑی میں ایک کم علیا و اونکو اسی بٹ کے لئے بڑو وہ بولایا
 اور رات کو شبیرہ کھلایا علی الصباح الی بری منک تو نہیں بن اسے بری منک فرمایا اور
 چوٹو مہان کے گھر کا راستہ بتایا اگر یہ امر مشہور صحیح ہو اور پھر ناظر کی عبارت کا وہی مطلب
 ہو جو جن ثنائان سامی نے اختراع کر کے قرار دے لیا ہر تو اب چند سے فن عفی و اصل
 فاجوہ علی اللہ سکر ذکر و لمن انتصر بعد ظلم فاولئک ما علیہم من سبیل پر کار بندی
 میں کوئی جرح نہیں ہو لہذا معروضہ کو گوش حق پرش سے اصفا کر کے قضا کیئے
 حکیم جی کا شطرنج کی برومات میں تفسیر اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہو گا اور نیز
 آپ کی عکسی تصویر تعلق پیرایہ میں مختلف مقامات کے دیوانہ پر آویزان بھی ملا قطع
 کی ہوگی مگر اس بار ایک خاص اجلاس میں کتبا کو پاس لئے ہوئے انگریزی ٹوپی
 زیب سر اور کوٹ پتلون کے لباس میں جو تصور کھینچائی ہے اور ایسی حالت میں
 ڈاڑھی کی یہی غالباً جسے فریج کٹ کہا کرتے ہیں اوس قرینہ سے صفائی ہو اس پیکر پاک
 کو ایک پٹے میں رکھ دیکئے اور مقابل کے پٹے میں آپ کے کلام بلاغت نظام کو دہر دیکئے

جو ذہنی کیفیت انجمن اسلام ٹرودہ بابت ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ تا ۹ پر ارشاد فرماتے ہیں

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہو تبخیر	کشتی ہو ایک شکستہ مکان ہو بغیر
تصور یہ پول ہو کہ جو بے بو جو بے اثر	اگر راست ہو چیتے ہو تو ہو خار پر ضرر

عامل نہیں ہو اگر مستعدی مرض ہے وہ	
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ	

مفہوم اسکے فعل سے ہوتا ہو صاف حال	یہ رو کہ زبانی ہو دلسین ہو قیل و قال
ہو گفتگو کی جاہل وہ علم کو محال	جس کا جواب کہ نہیں سنئے اگر سوال

انسان اپنے نفس پہ کامل بصیر ہے	
یہ سورا اعتقاد کی ظاہر نظیر ہے	

مان بعض نے کہا ہو جو عالم ہو سہل	کہہ فعل سے نہ اس کے غرض قبول ہو چل
لیکن یہ بات کہتی ہو مخصوص ایک محل	تعلیم یافتہ نکلے ہو یہ ایک مثل

دیوار پر لکھی ہو نصیحت تو مان لے	
عالم جو بے عمل برائے خاک جان لے	

پس اہل انجمن نے کیا سوچ کر خیال	انگے تھے اہل علم ٹرودہ میں ہیشمال
جنگو علوم دین محمد میں تھا کمال	پر نہ ہو گیا ہو اب تو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہو نہ قرآن کا شوق ہے	
ٹیلون و کوٹ کرکٹ و ہوٹل سے ذوق ہے	

قاضی جی حضور والا کی اوسی حیرتناک فوٹو گراف اور اس کلام پاک و صاف کا انصاف
آپ ہی پر چھوڑا جاتا ہوا ماز اناجھا کہ یہ عوارض ذاتی سے بحث ہو جسے صاحبان تہذیب

بہت ہی ناپسند کرتے ہیں اس سے پہلے ہی کر کے حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ کر لیجئے جسے آپ اپنے ایک قبلہ پر خط میں تحریر کر رہے ہیں وہ ہو گا۔

جناب قبلہ مجدد اسمین برہان صاحب دومی سلمہ

پیر زادہ علی میاں صاحب نے مجھے مسئلہ پوچھا تھا اور کہا تھا کہ آپ تحریر کر کے روانہ کر دے تو بڑی مہربانی ہو گی صورت مسئلہ کی یہ ہو کہ اگر مصطفیٰ کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت ہی جماعت کے ساتھ ماتمہ آئیگی سنت صبح کی پڑھ لی اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر ایک رکعت کے ملنے کا یقین نہ ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہو اور قضا سنت کی آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہیں ہو اور یہ سنت کی قضا اس واسطے ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہو لیلة العرس میں یہ مضمون شرع وقایہ کا ہو اور عبارت اسکی یہ ہو ویترک سنة الفجر ویقتدی من لایدرکہ فان فاقت بدون الفرض لایقضى قبل طلوع الشمس فیقضى السنة بعد طلوع الشمس الى الزوال عند محمد وحمد الله۔

العبد خادم الطلبة قمر الدین عفی عنہ
اس قطعی حکم میں لیلة العرس اور شرع وقایہ نقضی ناش خطائین قلم مجاز رقم سے صفحہ
تالیف میں حکیدہ ہو میں اسکا چند ان اندیشہ نہیں ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد
ہوئی وہ تو دانا یا ان فن پر روشن و مبرہن ہے کیا اسمین بھی مضائقہ نہیں ہوتا ہے

ہدایہ میں ہو و اما عند محمد وحمد الله تعالیٰ یقضیہا الى الزوال لان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قضاها بعد ارتفاع الشمس عداة لیلة التعریر ولها
ان الافضل فی السنة ان لایقضى لاختصاص القضا بالواجب والمحدث ورد

فی قضائہا تبعاً للفرض فبقی ما وراه علی الاصل اور غلام محمد کے بھی مستند
مولوی عبدالحی صاحب کے مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۱۲۲ پر ہے ۔

سوال ۱۲۹ - سنت فجر اگر بصورت شمول جماعت ترک شود پس اولے آن قبل

از طلوع آفتاب بلا کراہتہ جائز است یا نہ می توان اجرا - **ہوالمصوب**

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت للصلوة فصلیت معہ
الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد فی اصل فقل ما لا یتبع
اصلاً فان قلت انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا ذن انما اخرجہ الترمذی
وابن ماجہ وغیرہما عدیم کراہت ثابت وضعف اسنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ
ہست نہ بدرجہ بہت کہ مسقط احتیاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت سید نہ
یعنی در عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری می نویسد قلت استقرت القاعدة ان البیوع والمعاظ
اذا تعارضوا جعل المحاضر متاخراً وقد ورد الہامی فی احادیث کثیرۃ انتہی ۔

اور پھر مجموعۃ الفتاویٰ جلد اول ۱۲۲ پر ہے ۔ استفادہ ۔ مایقول العلماء

فی ہذہ المسئلۃ ذکر فی کتب الاضاف قاطبۃ لایقضی سنۃ الفجر الا اذا فاتت
مع الفجر فبقضیہا تبعاً للقضاء قبل الزوال واما اذا فاتت وحده فلا تقضی قبل
طلوع الشمس بالاجماع لکراہتہ النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام
لا صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس
رواہ ابو داؤد وکن یعارضہ صاری قیس بن عمر رأی رسول اللہ رجلاً یصلی
بعد صلوة الصبح رکعتین فقال صلوة الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن
صلیت الركعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فنکت رسول اللہ رواہ ابو داؤد

فما وجه التوفيق ورفع التعارض - بينوا توجروا - وهو المصوب - لاشك في
 صحة الأحاديث التي وردت بالمنع عن الصلوة بعد طلوع الفجر حتى
 تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب من التطوعات على ما في الصحيحين وغيرهما
 وكذا لا شبهة في كون الحديث الدال على جواز أداء سنة الفجر بعد صلاة الفجر
 قبل طلوع الشمس محتجاً به إلا أن أصحابنا لما ثبتوا في الأصول أن النص للبيع
 والمحرم إذا تعارضاً يقدم المحرم وإن القول مقدم على الفعل والتقرير حكماً
 هنا بالمنع عملاً بأحاديث النهي العامة القولية المحرمة وكذا قال العيني في
 النهاية شرح الهداية بعد ذكر التعارضين أن البيع والمعاظرة إذا تعارضتا
 جعل المعاظرة متأخراً وقد ورد النهي في كثير من الأحاديث انتهى - اس
 بیان سے حکیم جی کی نقاب ت کا اندازہ کر کے ناظر راہ حق کا نام نہ لیے مجھے تو برا تعجب
 یہ ہے کہ آپ کے حکیم جی جو حلیفہ شرب کے ہو کر محمد کے مذہب میں کیوں شامل ہو گئے
 خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک بنا ماجری سن لیئے ۔

امام الشکر بن غلام محمد کے بھی مستند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی میں
 لکھا ہے یورپ میں ملک کے ملک ایسے بیدین و ملحد ہو گئے کہ جو خدا اور خدا کی باتوں
 پر قہقہہ اڑاتے ہیں جنکا اثر ہندوستان میں بھی ہو لوس ہند سید احمد خان بہادر
 کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانوں میں بھونچا اور شراب خواہی و زمانے از حد رواج
 پایا اور مسین پر سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے کہ مسین یورپ کے ملحدوں کی
 تقلید کے قرآن مجید کو بالکل محرف کر دیا ہر خرق عادات اور معجزات انبیاء اور ملائکہ اور
 جن و شیطان و نہامی جنت اور عقوبات و دوزخ کا محض انکار ہے اور پیغمبر علیہ السلام

کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہو اور وجود اور اثر و عا پر وغیرہ بہت امور منصوصہ پر مضحکہ
کیا ہو اور اسی میں ہو تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز نامتو ہو اس شخص نے اپنے
خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین پوروسپے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک
ترقی قومی اور فلاح اسلام ہو رہا ہے دراصل یہ کتاب تحریف قرآن ہو تفسیر خان صاحب

بہادر کی بیباکی اور احماد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علمائے مکیفہ کا فتویٰ دیا ہو
مگر چونکہ وہ اور انکی ذریت جنت و دوزخ کے منکر اور الہامی باتوں کو منسوختہ ہیں اسلئے اس
کفر کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ مضحکہ اڑاتے ہیں العباد باللہ ثم العباد باللہ

انھیں مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ روپیہ مرتبہ مرزا محمد
بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی سے بیان پر نقل کر دینا بھی خالی از فوائد نہیں آپ کا
ارشاد صدق بنیاد ہو۔ سید اگرچہ ہم ہی مسلمانوں میں ایک پرانے معزز شخص ہیں
مگر زمانے کی نیرنگیوں اور تیرہویں صدی کے اثر نے تھے ریفارمر مصلح قوم پیدا
کر دئے پھر تو وہ تھے اور انکے ہاتھ صاف کرنا ہندوستان میں پر دہی اور منیم اسلام
بتا سید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی
اور اسکے صد و دو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم میں جو مسلمانوں کو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہنچا ہوا نبیا کو تو کیا ایک نبی کو ہی نہ کہ کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا ہی انکار
کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتیں اور بیشمار صحیح احادیث
صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان باتوں میں ایک کا بھی منکر جنہی ہو جو خالد امجد جہنم میں جلیگا
سید کے اسلام میں ہندو عیسائی دہرے بت پرست سب داخل ہیں اور جنت کے
مستحق ہیں پھر اسلام صدید کے بموجب سید نے تفسیر میں مغربی فلاسفوں کے خیالات

بٹھلانے اور اصل معافی کو دیکھ کے وہ دیکر باہر نکالنے میں جو کوشش کی وہ اسلام جدید
 کے پیروں کے نزدیک قابل شکوہی ہو اسکے بعد سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی
 جنت و دوزخ ملا کہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار دیا مگر ان کے معنی بل
 وئے نئی نبوت جس کا کسی پر خاتمہ نہیں جو معجزا و خرق عادت کے محتاج نہیں نیا جبریل
 نے ملا کہ اپنے قوت ملکیت بلکہ نیا خراجہ و عاقبول کرنے پر قادر ہے نظام عالم میں جاری
 کرنے کے بعد و خیل ہی ماننا پڑا پھر جب اصل اصول باتوں میں یہ اختلاف ہو تو فروعات
 و عملیات کی کیا پیشکش دراب میں نہیں سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندوں کی
 تعلیم کی کسی اصلاح و ترمیم کی بجائے یہ کی تعلیم و تربیت جو مسلمانوں کے بچوں کے تھمن
 اور رحمت کی طرح غلگندہ کاچ پر بڑی رہتی ہو میرے نزدیک مسلمانوں کی موجودہ حالت کیلئے
 کسی طرح مفید نہیں بلکہ سمٹ معروضہ خطرناک ہو اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سے پہلے کے دونوں
 صاحبزادوں کے حتمین ظاہر ہوا ہے وہ ان کے لئے قدرتی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے عبرت ہے
 سید نے اسلام قدیم کو گرا کر جو وسیع اسلام کے بنگلے میں صابنہ اور نو کو بھجایا ہذا وینما
 کے ایک شراب خوار ہی ہو جسے رضا ہی نہیں کر دیا بلکہ یہ کاری ملازمت کے قابل ہی نہیں
 رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کر دیا کیا علیک ڈاکٹر سب سے کہ ایک گھنٹہ تاک او میں وینیات کی
 چھوٹی کتابوں کی تعلیم دیکھاتی ہو اور ظہر و عہد کے وقت کھیل کود کے ذریعہ سے نماز پر مجبور
 کیا جاتا ہو خواہ بیوقوف ہی کیوں نہ ہو اواداس کے ارکان و شرط سے بچہ ہی کیوں نہ ہو رستہ
 المسلمین کہلا یا کاستحق ہو سکتا ہو نہیں ہرگز نہیں وہ تو نماز و طہارت

قاضی صاحب معاف فرمائیے گا کہ سب سے بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کا یہ سہ میرا مقصود کیونکر
 منوایا ہو اب وہ موقع آگیا جو میں اپنی گنہ گارش پر اپنے خیال کو متوجہ کر سکوں اور آپ آئیں

اپنے محکمہ دارالقضائین سائین تب ملک آپ کے عالی و صہبان کو اپنے قابو میں رکھ سکوں آپ
اپنی قوت متخیلہ کے ایک گوشہ میں صفائی صاحب کی تقریر مسبوقة الذکر کے فقرہ اور تمام بیان
سلسل کے خاص خاص جملہ ضرورتیں کھینچنا عاویس کی ضرورت نہ ہے یہ قوی امید ہے
اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قائم
کر رہے ہیں جبکہ ایسے سید کو ملک الموت نے دھرو پایا اور اسکی روح کو دارالجزا کی طرف روانہ
فرمایا تو بڑا وہ انجمن اسلام کے بعض مہمبروں کی تحریک سے ایک تعزیت نامہ لکھنے کا موقع آیا
جس پر آپ کے انجمن مستند حکیم صاحب نے انشاء فرمایا ملاحظہ ہو فر کثیفیت انجمن اسلام بڑا وہ
بابت ۱۸۹۷ء کی کتاب پر جواب شاد کرتے ہیں *

جناب انریل سٹر سید محمود خان صاحب پیادہ ادا ام اجلہ
ہم اہل انجمن اسلام بڑا وہ گجرات بصد حسرت و افسوس صدمہ جانکاہ آپ کے پدربزرگوار مغفور
سے استرجاع کرتے ہیں (انا صد وانا الیہ راجعون) حقا کہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور
شیر میدان بہت بزرگ و عظیم و جلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ میں آپ
ہی تطیر و مثال اس اسقال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ امر مسلم القیوت ہو کہ ساکنان عالم کون و مناد
کو بموجب کل شیء ہالک الا وحید یک روز معین ہو اور ان مقررہ پر غواہی انجاء اجلہم لایستأخرون
ساعة ولا یتقدمون جام اجل مینا ہو اور باقیات صالحات کو صبر جری ضروری کر کے رنجیدہ خاطر
جینا ہو لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہیں اور بعض کا اہل قوم موجود حال اور
بعض کا غم باعتبار حال و استقبال اور ضا شام ہو و کفی باللہ شہید کہ نور اللہ مدقہ بانوار رحمت
والفرقان قسم ثالث سے تھے اور کیون ہو جب اہل اسلام پر گستاخیات اور بے بنی کی چھاگئی
اور ہر طرف سے صدائیں اوبار اور مجموع کی لئے للہین اور دوسری قوموں نے بیاعت تحصیل وقتی اور

فتون حالی پای ترقی بر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دلی خون ہو گیا سبب کہ مدام خیر خواہی قوم کا
 دوم مار تھے پس یہ ہزاروں ہزار وقت مشقت بتائیدات آسمانی و توفیقات ربانی مدرسہ عالی قائم
 کر کے سرکار گورنمنٹ سے بطور انگریز پاس شدہ اسکالرون کو بشمار سبب بیاقت علمی و حیثیت
 منی رفت عہدہ ہائے مایلیق پر چڑھا دیا اور محبتوں کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھا دیا اور بھی
 بھی وہ دریائے کمرست اور جلال کی موصین کہ مراد ہمانی وہی مدرسہ عالیہ ہوریالی گشت زار اہل اسلام
 کو جاری اور زبان میں کل اسباب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدہ عبرت وار کھتے ہیں اونکا ماتم کرینگے
 اور نسلا بعد نسلا اونکے احسان سے سر جھکائے ہوئے سجدہ استغفار بجا لائینگے۔ ہمارے
 نزدیک تو حدیث شریف ان الله عز وجل بعثني هذا الامة على اس كل صالة من عبده دينها
 رواه ابو داود و مصداق اسکی حقیقہ ہو یا مجاز اونکی ذات مقدس ہو کئے سرے علوم و فنون
 ماضی اور حال کو اہل اسلام میں پھیلا دیا بھی اسمان رفت و عزت پر اکثر سار ہائے روشن
 اسلام جو چمک دکھارے اور ہماری نظرون میں تابان و درخشان آئے ہیں اسی کتاب سہی و
 بہت کا پر تو ہو انوس کہ غروب ہو گیا جب دور دست باشند تو کواستقد تار کی رنج آنکھوں میں
 چھاری تو آپ کے غم و الم کا کیا بیان ہو سکتا ہو آپ کو کمقین صبر و تحمل حاصل ہو آپ جزائے
 صبر و تحمل سے ناواقف نہیں ہیں انک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ اولئک ہم المہتدان قلہ

ای بسا درد اکہ آن ذیشان برفت
 ہر مزارع قطرہ زن باران برفت
 بگشت ما بگذشتہ و بقیان برفت
 نخل مہو طاز سر طفلان برفت
 آن ہمای رحمت و احسان برفت

حسرتا ناظم نمون شد رکن قوم
 ذات او بد صورت ابر مستطیر
 بود سبزی و ربانی از و
 دای گرمای تسلیم باز شد
 از سرتاق رواق آفتاب

عمیتا ابیضت از اشک و سراق

واورینا چون مرگنسان برفت

باجواب من اف و القوم۔ انا

زین جهان سید احمد خان برفت

یہاں پر قمر الدین صاحب کو صرف دین کے سنے بتلا دینا ضرور جسے دریافت کر کے شاید آئندہ عیسوی سنہ جیسی یہاں لکھی تحریر کر کے ارنا جائز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئیں۔

قمر رازی تفسیر کبیر جلد ۳۸۱ میں زیر آیہ ان عدا الشہور اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ

تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں البعث الثانی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین قد یأ

بہ الحساب یقال للکس من دان نفسہا والقیم معناه المستقیم فتفسیر الایۃ

علی هذا التقدير ذلك الحساب الصیغ المستقیم اذ فلم یکن حمل هذا اللفظ علی التبعدا ولی

من حملہ علی الحساب قال اهل العلم الواجب علی المسلمین بحکم هذه الایۃ ان یعتبروا

فی بیوعهم و دیونهم واحوال ذکوتهم وسائر احکام السنۃ العربیۃ بالاہلۃ ولا یجوز

لهم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظروں میں کیہ وقعت

سے دیکھے نہیں جاتے لہذا اور علمہ گذارش کیا چاہتا ہوں جو یہ ہو۔

جناب قاضی صاحب کیمچی کا یہ مضمون مختلف اجزا کا مرکب معجون ہو گیا ہو لہذا چند شبہات کا

فیصلہ چاہتا ہوں وہ آپ اپنی گورنٹ سے عنایت کرنے میں دریغ روانہ فرمائیں۔ عیننا ابیضت

از اشک و سراق بد و اورینا چون مرگنسان برفت۔ اس شعر میں خود بشمول کسی غیر کے عیت

ابیضت کے مصداق نہ اور سید کو مرگنسان کا مفہوم بنانے میں فن شاعری نہ سہی تو انہیں

بھٹائی کے روسے کوٹنے دفعہ کی رعایت منظور فرمائی ہو لیکن آپ تکلیف نہ کیجئے غالباً آپ بھی

اس کو چست و اتف نہیں ہیں پھر فیصلہ دینا جائز نہیں لہذا رہنے و در علم چہاں میں ہو جائی

آپ معروضات ذیل کے فیصلہ دیتے دیتے بھی اوکٹانجائیں تو خوشا نصیب اور بڑی غنیمت جان لوگا۔

اولاً یہ کہ حکیم جی نے وہاں سے یہاں تک سوق کلام میں سید کو عموماً جن صفات
کمال سے موصوف فرمایا ہوا وہ خصوصاً مصداق حدیث ابو داؤد و بتایا ہوا واقعی ان صفات
سے موصوف ہونے کا سید مستحق تہایا نہیں ۛ

ثانیاً اگر مستحق تھا زیادے تو علام محمد کے مستند مولوی صفائی صاحب والی تقریر کی
نسبت کیا خیال قائم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجئے ۛ
ثالثاً اگر حکیم یہ ہو کہ اصلاً اور قطعاً مستحق نہیں تھا تو اب آپ کے مستند حکیم جی کو کیا مقرر کرتے
میں آوے یہ بے لاف و گزان پیروئے انصاف ارشاد کیجئے ۛ

رابعاً اور المحدثین میں ہولاً باس بار ثانیہ بشعرا وغیرہ لکن بیکرہ الافراط فی مدحہ انتقد
اور ہدایہ میں ہولمردی عن محمد بن صنان کل مکروہ حرام انتہی بنا بر روایۃ و المحدث حکیم جی سید
کے اس مرتبہ میں غایۃ درجہ کے افراط کی وجہ سے بشمول روایۃ ہدایہ فعل حرام پر ارتکاب کر کے بجائے
خود سرائی یا حصول ثواب واقعی خراب ہوئے یا نہیں ۛ

خامساً اخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبله واسيداه ونحو ذلك
الا وكل الله به ملكين يلهمانه ويقولان اهكذا كنت واخرج القرطبي في التذكرة والسيوطي
في شرح الصدور عن ابی هذبة ابراهيم بن هذبة قال حدثنا انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد الميت اذا وضع في قبره واقعد قال يقول اهل
واسيداه واشريفاه واميراه قال يقول الملك اسمع ما يقولون الت كنت سيداً
كنت اميراً انت كنت شرفياً قال فيقول الميت باليتهم يكتون فيضبط ضغطة تختلف
فيهما اضلاعه انتهى مفری کا حال تو آپ فرما دو گے لیکن مفری کا حال ارشاد ہو کہ بنا بر

بر خلاف عقیدہ سید بشرط وجود ملائکہ طہرانہ کا مفہوم آمد مختلف فیہا اصطلاح کا مصداق ہونا
سید کی واسطے ملنے میں کیا کوئی قیامت ہو یا نہیں یا بچوں جواب باصواب بحوالہ کتاب
ارشاد ہون ۛ

مگر انجا کہ غلام محمد کے مستند حقانی صاحب نے سید کو بولوس فرمایا اور آپ کے حکیم جی
نے اسے مجدد دین بتایا آپ یا انصاف نہیں کر سکو گے وجہ یہ کہ آپ اور غلام محمد دو تن و یک
روح جیسی ہونہ آپ غلام محمد کے مستند کو ہر اسٹاؤ گے اور نہ خود کے مستند حکیم کو بچاؤ کھاؤ گے لہذا یہ مقدمہ
ہم آپ کے وار القضا سے ٹرانس ذکر کر کے خود حکیم جی کے حوالہ کرے دیتے ہیں جسے اب کوئی تصفیہ
طلبی کی ضرورت ہی نہیں وہ خود بڑے مدبر اور گہرے دور اندیش ہیں روح واحد کے جسامین
اور ان کے مستندین میں اندرونی بگاڑ اور خانہ جنگی ہوئی کیسی دین انھوں نے پیش بینی کر کے خود
بمخوف فیصلہ لکھ رہا ہوتا ہی نہیں وہ مطبوع ہو کر شائع ہی ہو گیا ہو ۛ

ملاحظہ کیجئے مگر سہ بزم شادی ص ۱۲ پر آپ کا ارشاد بلاغت مباد

ماہ ثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر	ای فلک ایسا ہو روشن آسمان آدمی
جس مائل ہو سوی جس یہ نکتہ ہر ایک	آدمی کو چاہئے ہوتہ روان آدمی

کیون قاضی جی دیوانہ ہوا ہے وہاں ارحمہ اللہ بس ہت۔ آگے آئے آیت نہ لکھ ہو نہ شکایت
یہی یہ بات کہ ثانی شرتو مطلب کا تھا لیکن اہل شر کے نقل سے کونسا مقصود ہوتا وہ
بھی کہے دیتا ہوں کہ از سہین آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو ثرب فرمایا ہو جو کہا۔ ماہ ثرب کے
اشارہ سے ہوا شق القمر۔ اور اسوقت ملک حضور کو اتنا شعور نہیں ہو کہ بلدہ پاک سرور خط خاک
و قہ افلاک کو ثرب کہنا سمجھ کر وہ یہ مقبوح موجب توہین صوح پر خیاب قاضی القضاات و مکیہ و لائل نحر
کی شرح مزید کلمات میں کی رہا تھی۔

ای ورجہ مدینہ جسم تو چون جان
در لفظ مدینہ مگر از اعجاز ست
برین تو گرفته قاف تا قاف جہان
سروش شد و گرفت دین را بیان

ایسے مدینہ کو یثرب کہنا بڑی میاکی ہو اور سنت ناپاکی کتاب لاجواب و وجوہ المسفرہ عن
التساع المسفرہ من ہو ویکرہ ان یقال للمدینۃ یثرب الآن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال للمدینۃ یثرب فلیست غفر اللہ ہو طابہ رواہ ابن عازب وقال القرطبی فی تفسیرہ
یثرب اسم رجل من العنقاء قتل بهذا الارض فسموها باسمه قال البراء فی شرح البخاری
یکرہ ان یقال للمدینۃ للشفۃ یثرب لانه من التشریب وهو التعلیل والتویع انتہی
ہر چند صاحب وجوہ مسفرہ اور بر مادی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا مکروہ کہا ہو مگر جسے یثرب
میں ہدایہ سے نقل کر دیا کہ ہر ایک مکروہ کا حرام ہونا انصاف امام محمد سے مروی ہو اور قضا و سنت
فرمیں حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند کر چکے ہیں میں بیشک و بطاریب مدینہ کو یثرب کہنے میں
حکیم جی حرام کے ترک ہوئے جسکی خبر بھی نبوی شاک اس بات کا قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث
میں مدینہ کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہر آئندہ عبارتوں سے نکال ہو جاوے گا نقایۃ الاثر شرح
خلاصۃ السیر میں ہو و ماورئ فی التذیل یا اہل یثرب لامقام لکم فہو قول بعض
المنافقین وما جاء فی بعض الاحادیث تسمیہا یثرب فہو قبل النص عن ذلك انتہی
خلاصۃ الوفا و باخباہر و المصطفیٰ میں ہو و ردی ابن شبنہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن تسمیۃ المدینۃ یثرب فلیست غفر اللہ ہو طابہ و ما فی الایۃ حکایۃ عن المنافقین
ولنا قل عیسیٰ بن یسار المالکی من سماها یثرب کتب علی خطیۃ لکن فی الصیغین
فی حدیث المجرۃ فاذا ہي المدینۃ یثرب و فی رواۃ لا اراها الا یثرب وقد یجاب بانہ
قبل النہی انتہی جہت القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۴ پر محدث و ملوی زید

تعالی ارشاد فرماتے ہیں در حدیث آمده است ان الله امرني ان اسمي المدينة طابة فرمو
 پروردگار عالم جل جلاله مرا امر کرد مدینه را طابہ نام کنم و از وہب بن منہ آمده است کہ نام مدینه در
 تورات طابہ و طیبہ است و مذہب امام مالک آنست کہ ہر کہ زمین مدینہ را بعد م طیب نسبت کند و
 ہوا می اورا ناخوش گوید واجب التذکرہ گردد و اورا جس کتہ تا آنکہ توبہ صحیح از وی بوجود آید و پیش
 از زمان سعادت نشان نبوت مدینہ را یثرب و اثرب بر وزن مسجد میگفتند رسول خدا علیہ افضل الصلوٰۃ
 و اکلیلہا بامر الہی عرسمہ اورا طابہ و طیبہ نام کردہ گویند کہ یثرب نام کلی از اولاد نوح است علیہ السلام کہ
 بعد از تفرق ذریت او مدین سرزمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف است کہ یثرب اسم مدینہ
 است یا نامیہ کہ در جانب غربی جبل احد است و مدوی عیون کثیر و تمثیل بسیار بود و اکثر علما این قول را
 ترجیح نمودہ و در ذوات ارباب تصنیف جمع سودان است و ابن مذاکہ کہ یکی از اصحاب امام مالک است و
 قدوہ مورخان مدینہ و بعضی دیگر از علما روایت کردہ اند کہ مدینہ باب یثرب قسمیہ مکتد و و تاریخ بخاری
 حدیثی روایت کردہ کہ ہر کہ یکبار یثرب گوید باید کہ از برای تلافی و تدارک آن وہ بار مدینہ گوید و امام
 احمد ابو یعلی روایت کردہ کہ ہر کہ مدینہ را یثرب گوید باید کہ استغفار کند نام او طابہ است و امثال این روایات
 دیگر نیز آمدہ و وجہ کراہت مشتقاق اوست از یثرب تحریک کہ بعضی فساد است یا یثرب یعنی مواخذہ و عقاب
 آمدہ است یا آنکہ وی در اصل چون نام کا زیت شمیم این مکان شریف کہ ساحت غرقش از غبار شرکہ
 و کفر منزہ شبر است مناسب نبود آنکہ در قرآن مجید واقع شدہ یا اهل یثرب لا مقام لکم از زبان
 بعضی منافقان است کہ و قسمیہ ادب این اسم وادلفاق میدادند و در بعضی احادیث نیز قسمیہ مدینہ یثرب
 واقع است گویند و نوع آن پیش از ورود نبی است و احد اعلم اور روح البیان من ہو فی الحدیث
 من مہمی المدینۃ یثرب فلیست غفرانہ فلیست غفرانہ ہی طیبہ ہی طیبہ و قوله علیہ السلام
 حین انشأ المدینۃ لاجل ہجرۃ لا اربھا الا یثرب و نحو ذلک من کل ما وقع فی کلامہ من قبل النہی

وقد اُفتی الامام مالك رحمه الله تعالى فيمن قال تربة المدينة روية بضره ثلاثين درة وخب
وقال ما اوجب الى ضرب عنقه تربة دفن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وزعم اهلنا غير
طيبة انتهى مواهب قسطاني کی شرح زرقانی جلد ۲۵۹ صفحہ ۲۸۸ میں ہر دین رحمہ اللہ ابا العباس
احمد بن محمد العربی حدیث قال فی قصیدۃ النبی اولها - اذا ما حثا لحادی باحمال یثریب
فلیت اللطایا فوق حدی تعبق - الاولى باحمال طيبة للنهی عن تسمیة ہا یثریب -
وانما سمیت فی القلآن حکایة عن النافقین - انتهى - پس اگر حکیم جی بھی - ماہ طیبہ کے
اشارے سے ہوا شق القمر - زمانے تو کیا قبادت ہی لیکن قاضی جی آپ کے سند حکیم جی
بھی ہیں تو بڑے بڑے جبکی افضل العبادات میں تو صیف سید الکائنات بھی ایسی طرہ سے اوپر تھی کہ
جس میں بکرات استغفار کی ضرورت پڑے نہ معلوم ان کے معاصی و سیئات کیسے کہہ رہے ہونگے مسائل
اللہ العظیم ان تبارکنا بفضلہ العظیم سچے ہو جب قلم اختیار سے گزر جائے اور زبان قابو سے نکلے
تو لفظ لفظ اور حرف حرف کا طور ہی کہہ اور ہو جائیگا اسی گلہ تہ بزم شادی میں مرزا علی صاحب
کے کلام بلاغت نظام میں ہو۔

گاہ ہوتی ہے پیر گاہ سنان آدمی	منہ میں کیا کیا کرتی ہے زبان آدمی
ایک نقطہ صدے بڑھ جانے میں کل نقصان ہو	یہ زبان آدمی ہے پھر زبان آدمی
اور اسے بھی جانے دو تو وہیں حکیم علام کار شادی تو بہت سابق حسین بہ شعر بھی ہو۔	
رشتہ لکھ کر کی ہو گھر کو پیونک ہی دیتی ہو گاہ	شمع ہے ایک فانہ تن میں زبان آدمی
ملوات گنتار کو اختصار کیا ہوں اور قاضی کے خطاب میں اس شعر کو تکرار کہ۔	
اندکی داز ہو کفتم و بس تر سہم	کہ دل آزدہ شوی ورنہ سخن بسیار بہت
با کچھ قاضی صاحب کو میرے مذکورہ بالا چند سوال کے جوابی زیر ہا ہی سے حکیم جی	

کے ایک ہی شعر جس مائل ہو سوتے جس یہ نکتہ ہر ایک کو چاہئے ہو قدر دان آدمی
 نے سبکہ پیش کر دیا یا نہیں جو صلہ تنگ اور حواس و نگ ہو جاتا غلام محمد اور اس کو خیر خواہوں
 جب سید عبدالقادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجاوز کر کے عمود سورتی کو بھی صفت
 بھرتی میں لے لیا اور انھیں کی تصحیح اور کلام سے استناد کیا تو ہنسنے بھی یہاں کے بھانڈ
 اور موچپوں سے تو مشورہ نہ لیا مگر مجبوراً سر جان ملک کی تاریخ سے الزام دیا انھیں تو ایسے
 لوگوں کے ذکر سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اتنا ہی نہیں کتاب بھی غیر
 سیمون اور بے برکت ہو جاتی ہے *

حاصل کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ جب زمرہ مخالفین نے نبیوں سے یہ کہہ کر محمد دین
 مانتو والو قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور غجوائے قول صائب ۔

رسد بر اہل ایمان بیشتر آزار و رنج
 گزندی نیست از دندان جز انگشت شہادت

بزرگ خود اہل حق کو الزام دیا کہ ہیں معمول النسب نے منصب بیاد پر قدم مارنا عنایت نہانا
 پھر مولویت میں دم مارا مگر موتا کیا تھا *

سعات ازلی را کسب نتوان یافت
 کہ زانغ از خورش استخوان ہانشود

کاسا مضمون تہا رفتہ رفتہ فوت باین رسید کہ چارون کی گردن میں جبین فنا و صحن تنگ
 کا تمیز نہیں جو قطن و عین کے فرق سے ہی یہی تھا مولویت کا تناد الہ یا اب وہ ہیں کہ
 وحشی رومی کے طور پھولے معمولی سایہ جبین ساتے نہیں اور اہل حق کو ستانے سے
 باز آتے نہیں سچی ہے ۔

کینہ قدر چون یا بد ز راستی گذرد
 پیادہ پیشہ کند کج روی چون ز زمین شد

ان مختلف اوضاع اور طریقہ کے اسباب مضلالت و اصحاب خیالات کو دیکھو اچانک حافظ کا

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

وطار العقل از غنی بمعنی الورق غریبان
عسی الایام ان یحین قوما کالذی کانوا
کے انگشت پر دندان گئے سر سر زانو

تنبہی الصبر خلعت باوی الالاسد سرعان
بیای طائر فرخ بیاور خروہ دولت
درین خلعت سرتا کی بوی دوست نیم

ناچار اپنے ضروری مقاصد و مہمات پر طرف چھوڑ کر اوپر اوپر سے یہ چار ورق سیم بھینچا اور
جوڑ کر مدیہ ناظرین پاک آئین اور تحفہ اولی الالباب کرتا ہوں اور تقاضا دل سعادت کی
نیت سے کلام سعدی پر خاتمہ کتاب لکھتا ہوں۔

روز گاری درین بسر بروم
بر سولان بلاغ باشد و بس

انصیت بجائے خود کرویم
گر نیاید بگوش رغبت کس

خاتمہ کتاب مناظرہ بڑودہ کی مختصر کیفیت روداد کے بیان میں

ناظرین باکمال اس کیفیت کے ضمن میں اون خیانات کو بھی ملاحظہ فرماؤ گے جو
ابنار زمان نے خود کی تحریرات میں درج کیں یا اخبارات میں شہر کر آئین جتے اور کی دیات
اور ثقاہت کا پورا پتا لگے گا اور جاچکے بھی دشوار زرہنگی پر ظاہر ہو کہ رائدیر اور سورت کے ممبری
نورین جنہیں تسمہ ربط کہنا بھی بجایا ہے جب رونق افزہ بڑودہ ہو کر اپنے ایک ایکٹ کے
یہاں محلہ یا قوت پور سے مین آؤ گے اور ایکٹ کے طوطا بھمی کی کامل روداد ویکر مولوی
زین الحق عرف چیمٹو میان پر حوالہ کیا بالا خیر جب یہ درودت پر بار بار ہوئے اور عرض
حالات کی تب ان بجمع صفات کمال سر صرف اور کروٹ عالم پر چھٹے ایسے خاندان کے
مشہور و معروف صاحب باحق پر ایک بڑا بوجہ و اجیر ملی حکم صادر کیا جو کہ بڑوچ و ذیل ہے

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیر الدین خاں صاحب زوالو العظام

مغلزارڑہ پڑودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و صلیاً و سلماً

مولینا بالفصل اولینا السلام علیکم وعلیٰ علیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب زاندیری یہاں تشریف لائے ہیں اور بہت ہی قلیل الوقت
میں لہذا جناب مدد و کافشار قلبی ہی ہو کہ دربارہٴ مبعوثہ معلومہ بالمشافہ تشفی جابہین ہو جائے
تو انسب و اولیٰ ہو تا کہ آئندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب الاطمان
سے امن حاصل ہو۔ لہذا متصدع خدمت ہوں کہ حتیٰ الوسع آج شام تک یا در صورت
عدم اسکان کل صبح کو ضرور مع ضروریات ہمت کے غریب خانہ پر رونق افروز ہو کر ممنون
و مشکور فرما سکا۔ لیکن اشارت تقریر علمی میں کسی طرف سے وہ الفاظ جنکا برتاؤ یہاں تک
جہلا میں ہوتا ہے کام میں نہ لائے جاویں۔ والسلام۔ جواب جلد عنایت فرمایا گیا۔

المکلف

محمد زین الحق عفی عنہ عرف چھٹو مسیان

بتاریخ ۱۰ ماہ ذی الحجہ ۱۲۱۳ھ

جب پر رقمہ فیض شمیمہ موصول ہوا تو جواب بابت طور گزیرش کیا۔

باسمہ تعالیٰ

بخدمت شریف تسلیم

نوازش نامہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ مفہوم پہلی کل صبح سے آپ کے فرمودہ موجب آپ کے
دور تھا نہ پر بحث ہو گا اس میں کوئی اندیشہ نہیں فقط گنجائش سامعین کا خیال ضرور ملحوظ رہے
وہیں۔ شکایت قلیل الفرصتی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر رہے۔ یہ بحث بیعت مالہ و مالہ
علیہ طریقیوں نے ملک اون حضرات کو ضرور رکنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ واری فرمادیں تو نوازش
نامہ کا مطلب باجمیع مقدمات مندرجہ مقبول ہو رہی جواب کے ممتاز فرمایا گیا۔ ۱۲ ماہ ۱۳۱۱ھ

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب سب پائین ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کی طرف سے جناب مولوی محمد بشیر
صاحب کو جناب کا نوازش نامہ پہرقت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان وصول ہوا مافیہ کو
واقف ہوا مناظرہ کے اختتام تک فقیر بیان ٹھہر گیا آپ بغیر رہیں اور جناب نے کل صبح روز
شعبہ تاریخ ۱۳ ذی الحج ۱۳۱۱ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو رہا فقیر تو ابھی تیار

ہو میں ہی عرض ہو۔ حررہ الراجی عنہ عبد الغلام محمد۔
اسپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کہ

اس شرط پر بنا گفتگو ہون قرار پائی کہ اولاً غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الريب اور استقامت کی عبارت
مستقل عنہ کے مطابق کر دکھائے پھر اپنے دعوے سے اسکو موافق کر جائے اسکے تصفیہ کے
واسطے اسی جہز کے روز دو حکم تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور عائدہ کے کے منکر نامہ
اور اسار گرامی قریب میں ذکر ہونے پہلے روز کا بحث استقامت کے مسئلے پر مولوی محبت علی
تائید میں غلام محمد کی پیش کردہ دلیل تزوج بشہادۃ اللہ و رسول پر شروع ہوتا ہے

اولاً توبہ عبارت فتاویٰ قاضی خان میں کہان ہے یہ نکاح بنا غلام محمد کے اعضاء کو

کرنے میں ناکافی نہ تھا پھر اس عبارت میں کے لفظ قالوا کا برتاؤ فقہاء کے یہاں کس بات کا شعر ہو
اسکا جواب دینا سکرات موت سے شاید کچھ ہی کم تھا۔ پرا بتدا رتا ید میں آپ کا فرمودہ درمولوی
نخف علی صاحب کا قول بہت صحیح ہے اس میں اصح اور صحیح کا تقابل ہو جس میں اصطلاحات فقہیہ
جس سے اکثر ایسے ہوا ہوس کم نصیب ہوا کرتے ہیں اسکی چھڑ میں جب حضور کا ہوش ذنگ
اور قانیہ جو اس تنگ ہوا تو قاضی نے یقین جواب پر حکمین کو راضی کر لیا اور قبلی کا ٹیکا دینا
شروع کیا مگر بقول گجراتیان سیٹھ کی سیکھا من چھانپے ملک ہوتا کیا تھا دعویٰ ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا تھا اور سپر دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بیچارہ کرتا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی پیش میں مسجد کے استنجان خانے کو مین پاٹ سے دو مدد مانگی کہ عیاذ اللہ
العظیم اس حالت نازک میں انکی صفاست بطنی سے اگر ہلا امتلا ت کہا جاتا تو شک نہیں کہ بل
من مزید کی صدا آتی آخر کار اندازہ اڑھائی کلاک میں چھ سات بار دو دو اڑھائی اڑھائی سیرانی
پیکر اوکٹا گئے پیٹ میں کچھ ایسے بھڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہو کر معطر ہو جایا کرتا تھا باقیہ
عزیزی بھی دلیل سے دعویٰ اوتسا ہی دور تھا جتنا دہلی سے کانپور اس روز کا وقت پورا
ہونے ملک یقین تو ہو گیا یہ کھیر تو ٹیر می ہو۔

اسی شام کو مولوی محمود نے توڑاک گاڑی میں سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ
میں صورت نہ دکھلائی غلام محمد نے آج کے احد الحکین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنج تن کا واسطہ دیا
نمانی الحکین عرب صاحب تو تھے عمامہ نجد شریف سے پھر مولوی محمود کی تقلید کرنے سے مانع
کون تھا اتوار کے روز بروقت گجراتی ترجمہ تحفۃ البند پر کچے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہ
عبارت پائین بتلائی

اسن حاصل ہونے کے برخلاف حکم سے درخواست کی آپ دلائل طرفین لیکر حرمین کے علماء سے استصواب کیجئے جیسا وہ ارشاد فرمادین وہ ہی بجای ہے چونکہ حکمین کو اول سے ہی ساد رکھا تھا اب تو وہ وہاں سبحان اللہ کی ٹھہرتے ہی مناظرہ اسٹاپ اور حکم کا حکم صادر کہ فریقین اپنے دعوے کی تائید میں دلائل پیش کریں تا حرمین کو عرب صاحب روانہ کر دین غلام محمد پارٹی نے کچھ سفید اوراق اپنے نامہ اعمال کی طور پر سپاہ کر کے حکم کو حوالہ کرتے ہی خود سوار ی ریل بیابانی دو گوش مع انجیر و العافیہ اپنے احباب سے ہم قافیہ ہو گئے :-
تاریخ ۱۶ ماہ ۱۲ شوال ۱۳۲۷ ہجری کے روز حکمین کو احقر نے مندرجہ ذیل عریضہ اطلاع دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرات بابرکات حکم صاحبان مسئلہ تنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین پس از ابدائے تمائف سلام مستنون ابراز مرام و مضمون اینکہ حضرات - بداعیہ چندہ عایات و کائنات کہ تفصیل آن لاریب موجب ملال است - شروط و زوائد بحث را بلا ضرورت بر طرف نہادہ طرفین را بنا بر درخواست احدی بجانبین مامور و ملتزم را با انخصوص مجبور فرمودند کہ دعوی خود را تحریر کردہ بدلائل از اسود نمودہ پیش سازند تا بحرمین فرستادہ تصحیح کنانیدہ آید عقیدہ ہر کہ امی از جانبین کہ پسندیدہ علماء را مذاکرہ فیض انارافتہ بغیرای ان کار بندہ بایستد :-

الحمد لله الذی کہ تصحیحات معافی اسلام و علماء بیت الحرام موافق ادعایا حقرا لانا م بحول الله التمام موجود اند احوال بہانہ ارسال محض بیکار است این محتاج بیان نیست بنا علیہ معروض کہ وقت بمکان معین فرمودہ کترین را ارشاد فرمایند تا فتوای مسیوۃ الذکر حاضر نماید بلا حلقہ سامی

گذرانید و فیصلہ عنایت فرمایند :

اسمائی گرامی علماء و نامہ آراء میں یوں دیا برای ملاحظہ و رج ذیل اند

مفتی انصاری محمد صالح کمال مکہ مفتی الشافعیہ محمد سعید بابصیل مکہ

مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین مکہ مفتی ابن ماجہ خلف بن ابراہیم مکہ

مفتی انصاری عثمان بن عبد السلام عثمانی مدینہ سعید علی بن محمد طاہر مدینہ

مولانا مولوی عبد الحق صاحب السبازی

مولوی عبد اللہ سندھی صاحب مولوی امام الدین احمد صاحب

پاپو حرمین الشریعین مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب

درمیں مدرسہ صوفیہ

مولوی عبد الجبار صاحب

مولوی حضرت نور صاحب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی

مفتی محمد و مستند بلکہ مرشد غلام محمد زبیری

بہو امیر دستخط فتلائی معتمدین فتوای مطبوعہ سب مدعا و کمترین مزین بہت بلا حفظ گرامی آورده

فیصلہ رحمت نمایند و مفتی برای تصدیق این معنی کہ گذارش بہ انظار قدس گذشتہ بہت دستخط سامی ثبت

فرمایند۔ تحریر فی تاریخ ۱۹ ماہ ۱۳۸۵

اس اطلاع کو روز اول کے دو نو حکم نے دیکھا اور ملاحظہ کیا اما ایک فاروار لکام نے

جو اون کے موضع میں تھی جنگونی سے خاموش رکھا :

ایک دور روز گذرے بھی نہ تھے جو چو طرف سے نہیری بھاگے کی ولسوز صاحب

کسی کو تاہ اندیش بدظن اور بدکیش بیدین کو شکیک نہ معلوم ہوئی تو دامن تنگ کو داغ مغرور

بسم الله وبر اعظم ما يصم واقول ان المولوي بشير الدين الاظم حالة المعاورة مع
المولوي المحترم غلام محمد لم ينطق بالاول ولا خرج عما يليق فمن نقل عنه غير ما ذكر فقد اذاد
شق عصي المسلمين ومن يضل الله فماله من هاد حرة فقير رب ابراهيم محمد الراضوان
پھر ایک گزارش باقی دو حکمین سے کی ہو جسکی نقل مجھ سے ہو۔

باسمہ تعالیٰ

استشہاد حضرت حکم سہلہ قنارہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین سہیہ ہو کہ کیا آپ صاحب فرما
ہیں کہ محمد بشیر الدین نے دعویٰ علم رسالت پناہی مثل علم حضرت الہی کیا ہو۔ ایک دویم یہ کہ کیا آپکا
فرمودہ ہو کہ محمد بشیر الدین نے غلام محمد سے کوئی سوال خارج از بحث بلانائدہ کیا ہو جسکو ازاتہ الیہ
یا استفار سے پورا تعلق نہ تھا۔ اگر آپکا فرمودہ یہ ہو کہ نہ دعویٰ شہادت کیا ہو اور نہ کوئی سوال خارج
از بحث تو ذیل میں صحیح فرماؤں بتاریخ ۱۰ ماہ ۱۲ شمسہ۔ گزارش محمد بشیر الدین عفی عنہ

اسپر دوسرے دن کے تیسرے حکم صاحب تحریر فرماتے ہیں

بندہ بروز یکشنبہ موجود تھا پہلے روز کیا گفتگو ہوئی اسکا مجھے علم نہیں ہو میں موجود تھا
اسوقت نہ دعویٰ مماثل تھا اور نہ کوئی سوال خارج از بحث۔ مکتبہ العبد الداعی السید نور الدین
الرفاعی عفی عنہ۔

اب باقی رہے زکی النفس پاکیزہ شیم روز اول کے دوسرے حکم عالیجناب علی القنا
منفی حلت شراباً نہ خراب مولوی پیارے صاحب ارادہ اللہ سبیل الرشید الی السنی المطاب الی
خدمتہ والامین مذکورہ بالا گزارش مجھ سے پیش کی تو حضور نے ذیل کی عبارت مسطور کی :-

مولوی محمد بشیر الدین نے کوئی سوال خارج از بحث نہیں کیا اور بھی علم جناب سید المرسلین
اکو مثل علم نبی الہی کے نہیں گردانا۔ العبد الائم پیارے صاحب عفی عنہ

اما از آنجا کہ آپ کے مزاج کا رنگ ہی ہو قلموں اور طبیعت کا ڈھنگ ہو گر ناگون مبادا ثمانی
الحال میں کیا قیامت ڈھانیکو آما وہ ہو جاوین باین خیال حاضرین الوقت سے دو شخصوں
کی گواہین بھی لکھالین وہ یہ ہیں۔

العبد الفقیر حقیر سید علی قادری دستخط جناب مولانا مولوی
پیارو صاحب بندے کے رد و رد کو میں قلم خود
کیون حضرات انصاف پسند دشمنان دین کی کارروائی کا اندازہ تو ہو گیا ہو گا اخبار سیاحی و جو
کیا تحریر کرتے ہیں اور حضرات باوجودیکہ اور نہیں بعض کے صفات ذاتیہ کی طرف اشارہ بھی کیا ہو
کیا تقریر کرتے ہیں اسکو تو آپ دریافت کر لیں گے مگر بالفعل مجھے ایک گذارش اور بھی درپیش
ہو اور اسکا جواب باصواب غلام محمد صاحب سے سننے کا انتظار فرمائیے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یاد تو ہو گا کہ مناظرہ کے اختتام تک فقیر
سیان رہیگا آپ بی فکر رہیں مجھے آپ نے بڑا دھوکا دیا کہ بیگیری کی صلاح دی اور مناظرہ کا
اختتام یہ معنی ابتدا بھی تو پوری ہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو
آپ کے صلاح کار اور ساتھیوں نے بیذبح صلاح دی صہین آپ کی دوامی تذلیل کی آپ کے
مجموعی اشکال تسعہ میں کے صاحب بحث مسعود مولوی محمود نے جنہیں قطن و عین مٹی
تھا وہ صہین ملک کا تمیز نہیں ایسے نے اگر آپ کے پیاس کا قیامت کا سا ناخہ جانسو ہشاہ
ار کے مولانا شہمی کی توایا پروا تھی یوم یفر اللہ منا خیر الا یہ بھی تو کلام پاک ہو آپ چندے اور بکا
قیام فرماتے تو کیا تباحث ہی حوض مسجد میں پانی جسکا ذائقہ آپ کی سکرات میں آبجیات کا تھا ڈوڑ
مرنے کو کافی تھا پھر یہ کہ کو تو باریب وانی اب جواب بجواب میں ضرور ہوا دہے کہ کیا دھرتی جو

فقر و کی ٹھہرائی اور ایک اوجہ ہی ون میں نادیر کی صورت یاد آئی فرض کیجئے کہ خارج از بحث
 کسی قدر سوالات تھے تو پھر اس سے آپ کو نفرت کیون نادیر کے کس مسجد میں کئے آپ کی مرمت
 کی اور آپ نے کتنی لہدی پشکری پھانکی کس کے زیر علاج رہے یہ سوالات اصلاً نہ تھے آپ کے
 عوارض ذاتی سے بالکل بحث نہ تھا اور نہ کسی کی نسبت نا مال والی امانت گینوں کی کوئی تحقیق
 چلائی تھی جسے بھلتا بیٹے خارج از بحث سوال کہا جاوے آپ کے خیر خواہ سچے کہ خارج از
 بحث سوال تھے پھر آپ تو بقول آپ کے بھاٹ کے سرورس علوم کل اور حاوی کل فنون
 میں تھے اندیشہ ہی کیا تھا سوال ہوتا جاتا آپ جواب دیتے چلے جاتے حکم خود اپنی مشقت
 سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ تجویز کر ہی لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نبونے پائی
 خیر ہر چند کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہا جاتا ہر مگر آپ بفضل خدا اب بھی تشریف لا کر اگر کچھ
 بہت عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کسی قدر بھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ
 نہیں ہے یہ تصور نفاذ میں یہاں آپ کے مومنین لال کرنے میں کوئی دقیقہ اوٹھا رکھنے والے
 نہیں ہیں آپ کے چلے جانے کمال کے تعالیٰ لئے استقبال کو کمر بستہ ہیں اور اشتیاق
 لقائے جگر خستہ چشم براہ انتظار ہیں۔

تاریخ ۵ ماہ صفر ۱۳۸۱ عیسوی پنج پہاڑ صاحب اسپتار چہ اخبار جلد ۵ نمبر ۲۳ میں
 ایک جائے پر اعلان و ناسے ہیں۔

بڑو وہ کا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ و مولوی غلام محمد صاحب نادیری کے مباحثہ کے
 بابت ایک بڑے زور شور کا طعنا و فتنہ عالیہ میں موصول ہوا ہے۔ مولوی محمد بشیر کا
 یہ عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلیم کو علم غیب خدا کے برابر تھا۔ معاذ اللہ! حافظ صاحب کا

یہ دعویٰ ہو کہ جسدِ خدای تعالیٰ نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تھا وہی تہا یہ مراسلہ آئندہ ہفتہ
میں شایع کرونگا۔

بعد و ہفتجات رو ہا نقضای لایحکے کہ اس مراسلہ کے شیوع کا انتظار ہوتا کوئی خاص
وجہ ہوگی جسکی جہت سے موقوف رکھا گیا کاش یہ بھی شایع ہو جاتا تو اس مراسلہ کے مسل
کی دینداری کا اندازہ حضراتِ مسلم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا امام اہل اسلام پر بھی
پوشیدہ نہ رہتا۔

مولوی غلام محمد صاحب یاد رکھئے نیاز مندوں سے بچوں کا روانی کی کچھ شکایت ترقی
مولوی عبدالحی صاحب امام آن عبدولین کی نشرۃ النعیم مطالعہ سے گزری یہ حضرت
اصطلاح سورت میں من حیث العلم اپنے قوم کے ریشائیل صاحبوں میں زبر کل مانے جانے
ہیں اور ایک دودینداروں کی دیانت شماری تو دیکھی مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد بران
ازدو کو کیا خوب ثابت کیا ہر وہ ملاحظہ کے قابل ہو۔

ہر چند رسالہ ازالۃ الارب میں غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہر مولوی بشیر
بڑودی نے اپنے وعظ میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم تمام بیانات
ماکان وما یكون کا عنایت کیا تھا اور کوئی جہنمی اور کوئی ذرہ آفتاب کے علم سے باہر و خارج
نہیں ہو اسی مطلب کی اگر عربی یہ ہے جو نشرۃ النعیم میں بعد حمد و صلوة کے فرماتے
ہیں قد فرع ممعی غیر مہر و طوق اذنی دون کوة صابترای من النزاع بین الناس
والشقاق ان طائفة منهم زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث
لتمام مکامرم الاخلاق قد احاط علمہ بجمیع الغیب کلیاتہ و جزئیاتہ من دون
اعلام اللہ و اظہارہ علیہ و افاضتہ بکما ترجمہ فیض المہم سے بقہ ضرورت یہ ہر ایک ترقی

کا معنی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تہم سکارم اخلاق کیلئے مبعوث ہوئے تھے جمیع کلیات اور جزئیات پر آپ کا علم حادی تھا بدون اسباب کے کہ اللہ سبحانہ آپ کو اس پر مطلع کرے اور آپ پر اس کا فیضان فرماوے اور آپ کی عربی عبارت میں علم ادب کا خون ناحق جو بہا یا ہوا اس کا تدارک تو طفلان کا فیه خوان کر لینگے۔ بہین ایسی نقیر و قطمیر دار و گیر کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اتنا تو ضرور فرمادین کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہے یا کہ بین اس کا وجود خارج میں بھی قابل نمود ہو اگر ہو تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہیں ہے تو آپ کے کمال و بابت کی پوری نشانی ثابت ہے بہین بہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول کہنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا ہو نہ

پھر بھی اتنی گزارش کرے دیتے ہیں عبدالحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پر دازی نہ کرتے تو ابن تیمیہ حرامی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تھا یا عبد الوہاب نجدی کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ مردانہ کام کر لیا تو اسماعیل و طہوی یا صدیق قنوجی کو خوش رلیا یا خرم طہوری کے عزیز ہو گئے حیف صد حیف جو تمکو تہاری پاکیزہ صورت نے بھی ایسی بلی سیرت سے نرو کا یہ عادت آپ کے کلام کی وقت کو نسبت دنا بود کرنے میں سیرج الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضایع کرنے میں پر خطر ہے

مقام سورت میں کہین غلام محمد نے عام جلسہ میں کہا تھا کہ بشیر الدین درسی کتب میں سے بتلاؤں اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھ دین تو سورہ بقرہ انعام دون اس کا جواب دینا چندان ضروری نہیں ہے پھر بھی درگزر کیا جاوے تو صاحب موصوف کے ذہن کند ہونے کا خیال ہو لہذا معروض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک خاص کتاب کہین لیجئے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اس کے پہلے باب

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث میں جو جواب کے دریافت کیا جائے اور اس کا جواب خواہ قاضی
 سے پوچھ کر ہی کیوں نہ ہو اگر آپ ویدین توفی جواب دس روپیہ انعام ملے گا پھر جسے
 سوالات کا جواب دواتے ہی عشرہ ہشر اور قاضی خان کی عبارت جو مستفتار
 پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کر دو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی
 ترجمہ تہذیب الہند میں قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اس کی اصل
 عبارت قاضی خان میں دکھا دو تو چالیس روپیہ انعام استفتاد کے مثلاً پر عزیز الرحمن
 والی تائید میں قال اللہ تعالیٰ احکایۃ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے
 اس کا مقولہ اور محکم کہاں ہے اس کا جوڑ لگا دو تو ساٹھ روپیہ انعام۔ استفتاد کے مثلاً پر
 تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ۔ ما قالہ الحبیب اللیب ہونہ صیب۔ در شریعت محمد
 ثابت نہ کر دید کہ انحضرت بر تمامی علوم جمیع استیار مانعہ مستقبل جزیرہ و کلیہ اطلاع و استند
 الاماشارہ اللہ تعالیٰ کذا حرر و مولانا عبدالحی رحمہ اللہ منقہ العبد محمد اسماعیل عفی عنہ
 فی مجموعۃ الفتاویٰ۔ اس میں الیب کے کیا منے میں پھر مولانا اصل میں مولودنا ہے یا کیا
 اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاویٰ دنیا کے کوٹنے اقلیم کے کس مطبع میں کس کے اہتمام
 سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلا دو تو اسی روپیہ انعام۔ مگر یہ انعام حاصل کرتے تو آپ کے
 ناخن ہی سے نہیں دانت میں سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہیں سینے کے گھونڈ
 کینہ کو ڈوبا دیکھا بنا علیہ آپ کی آسائش کی خاطر کہتے ہیں کہ کرم پنجپہا در نے آپ کے
 لئے دو خطاب مستطاب تجویز کئے ہیں دیکھو ان کے ملفوظات میں حافظ و مولوی
 غلام محمد مولویت کو خیر باد کا آخری سلام کہہ دو پانس ساب (حافظ صاحب) نے ہو
 پھر اجازت ہے کہ آپ کے حافظ میں خلل ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرط یہ کہ صادق

ہو ایسے سے دریافت بھی کرو اور جلد ہی سے کہ ہذا لو کہ عزیز الرحمن والے اسی تائید میں اسی
 جملہ کے بعد قال تعالیٰ قل لا یعلم الغیب الا اللہ یہ آیت تمام کلام مجید میں کس پارہ اور
 کو فسی سورت میں واقع ہو تم تو نہیں مگر تمہارے باپ جانک صادق بھی بتلا میں تو
 تو بھیہ لبیا و سورہ یہ انعام صاحب نصرۃ النعیم سے بھی کہہ واپ کی کتاب کے ص ۱ پر
 زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا تھا اور غلط نامہ میں سکوت کیا ہو لہذا اسکا
 کو فی قاعدہ متفق علیہ با کتب پر میں دکھلا دو تو آپ کو بھی سورہ یہ تو نہیں مگر ترکیب والی
 ساری عامل کا ایک نسخہ انعام فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فان تقوال النار التي وقورها الناس
 والنجارہ اعدت للکافرین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد خاتم
 الانبیاء و سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین



فتوای فاضل اجل صانق صانف کثیر باہر مواتیفات شہر زاہرہ

مجدد مائتہ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صابر ملوی

دام بالفیض القوی سیدی بنام تاریخی

انساب
المصطفیٰ بحال
سیدی و احقر
۱۲۱۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ انمولی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علماء نے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول
شریف ۱۲۷۸ حضرات علماء کرام اہل سنت اس مسئلہ میں کیا فرمائی ہیں کہ یہ دعویٰ کرتا ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا جو دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہو گا حتیٰ کہ بداد
انخلق سو لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہوا تمک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل حاضر
میں اور جمیع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرمائی ہیں جس طرح آپ کو غدت سہبارک کو اور اس دعویٰ
کو ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علماء پیش کرتا ہو بلکہ اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہو اور کہہ مال
و رشتی دعویٰ کرتا ہو کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ نہیں جانتی تھی کہ آپ کو اپنی ذات کا حال
بھی معلوم نہ تھا اور اپنی اس دعویٰ کو اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارت میں پیش کرتا ہو اور کہتا ہو
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے علم عطا فرمایا تھا
و دونوں طرح شرک ہو جناب میں التماس ہو کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق

نہایت اچھا
۱۲۷۸
۲۱ ربیع الاول
۱۲۷۸
محمد بن عبد
الحق بن عبد
الحق بن عبد
الحق بن عبد
الحق بن عبد

عقیده سلف صالح در کون بد مذہب چینی و نیز عمر و کاه عوی بر که شیطان کا علم سازد شد مشهور در عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علامہ سوزیادہ ہوا و سکا گنگواری مرشد اپنی کتاب بامین کا علمہ کو معفوہ ۴۴ پر اوسکا
بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نفس ہو ثابت ہوئی تو عالم کی وسعت علم کی کوششی نفس قطعی ہو
اس شخص کی نسبت کیا حکم ہو بدینا توحیداً

الحوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لاک الحمد سرمد اصال وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب قرعہ من کل عیب
وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ہزات الشیطنین واعوذ بک ربنا من خضرنا
زید کا قول حق و صحیح اور بکر کا زعم و دو قبیح ہر جہاں حضرت غزت غزت غلطیہ زانیہ حبیب اکرم صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم کو تمامی اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرض تا فرش سب زمین و کھایا عدت السنو
وہا رض کا شاہد بنایا سزا اول سوزنک کاس کاٹ یا بکون زمین بتایا ستیادہ کورہ و توفی درہ حضور
کو علم سواہر زما علیہ السلام حبیب کویم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم اون سب کو مہا ہوا حق جمال بکے چغیر و کبر ہر
طلب دیا بس جو پتا کر دے زمین کی اندہ ہر یونین جو دانہ کہیں پتا ہو سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا و انکس شد
حد اکثر ابکہ بچہ کو بیان ہوا ہرگز مرزا محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ
اللہ علم حضور کو ایک چوٹا حصہ ہو بہو احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار ہزار جہ و انکس ہر ہر میں منک
حقیقت و وہا نہیں یا اونچے عطا کرنا انا و خاتمک و رسولی حل و علما و انکس ہر علی الاملی کتب حدیث و تصانیف
علما و قدیم و حدیث میں اس کے باطل کا بسط شافی و بیان وافی ہوا و اگر کو ہو تو بکے اللہ قرآن عظیم خود شاہ
عدل و حکیم رسول قال اللہ تعالیٰ و قلنا علیک الکتاب تبیاناً لکلتی و ہدی و رحمت و بشری
للمسلمین اے کتابی نبی و پیر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہوا و رسول تو کر لکھو ہایت و رحمت و بشارت و قال اللہ تعالیٰ
ما کان حدیثاً یفتری و لکن تصدیق الذی بہن یادہ و تفصیل کل شیء قرآن و روایات نبی
و بیہائی جاوید اہم کتاب کی تصدیق ہوا و ہر شے کا صاف جدا جدا بیان و قال اللہ تعالیٰ ما فرطنا فی
الکتاب من شیء ہمہ کتاب میں کوئی چیز ایسا نہ کہی اقول یہاں بعد از توفیق جب فرقان میرے ہر شے کا بیان ہو
یہ بیان ہی کیسا روشن اور روشن ہی کسہ جو کا مفصل ایسا نہ کہی میں ہر شے کو جو موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کو احاطہ میں داخل ہو تو اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ
ہی ہو تو بالضرورت یہ بیانات محیطہ او سکر مکتوبات کو ہی بالتفصیل شامل ہو تو اب یہ ہی قرآن عظیم ہی ہے جو چھوڑ دیکھو
کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہو قال اللہ تعالیٰ نکل عنہ کبیر مستطردہ ہر چوٹی بڑی چیز سب کو لکھی ہوئی
ہو قال اللہ تعالیٰ ذلک شیء لحصینہ فی اسم صبین و ہر شے ہر ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی و قال
اللہ تعالیٰ ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب صینہ کوئی دانہ نہیں بڑے
کی اندھیر نہیں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ سب روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصول میں مہربان
ہو چکا کہ کفرہ حیرت غنی میں مفید علوم ہو اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کسی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام
افرادہ تغراق میں قطعی ہے اور انصوص ہمیشہ ظاہر یہ محمول ہے بلکہ دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں
ورنہ شریعت و ایمان اور حد جائزہ حدیث احاد اگرچہ کسی بھی وجہ کی صحیح ہو موم قرآن کی تخصیص کر سکر بلکہ او سکر
حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہو اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو تطبیق سے
نازل نہیں کرتی نہ او سکر اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکر تو محمد اللہ تعالیٰ کیسے نفس صریح قطعی سے روشن ہوا کہ
ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات
جلا ماکان و مایکون الی یوم القيمة جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش
میں کوئی ذرہ حضور کو علم سے باہر نہ رہا و لہذا الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کہ بتسا نا لکل شئی ہے
خود یا اور یہ ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہونہ ہرأت یا سوت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء
علیہم الصلاۃ و السلام کی نسبت ارشاد ہوا کہ نقص علیک یا منافقین کو باب میں فرمایا جاوے لا تعلمہم
مگر ان آیات کو سنائی اور احاطہ علم مصطفوی کائناتی نہیں احمد شہید طاغی تائفہ و ماہرہ بقصد قصص و روایا
و اخبار و حکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گستاخیو آیات قطعیہ قرآنہ کے مقابل پیش کرنا ہو سکا
جواب دہن دور و فتن سوز انھیں دو فقرہ نہیں ہو گیا و حال سو خالی نہیں یا تو ان قصص کی تاریخ معلوم
ہو گی یا نہیں اگر نہیں تو انہو ہمتا و جبل بسین کہ جب تاریخ مجہول تو او کا نامی نزول قرآن سے پہلے تھا یا معقول
تو اگر ان تو وہ حال سو خالی نہیں یا وہ تاریخ نامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی بر تقدیر ازل مقام سے بعض
بیچانہ اور مستعمل نہ صرف جاہل بلکہ وہ بوانہ بر تقدیر ثانی اگر وہ عامی مخالفین نص صریح ہو تو استناد و محض غلط
التی و مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اتسام کی ہیں ان آیات کو خلاف یا حاصل الکت و دلیل صحیح صریح

فیه توصیف بیان فرمود با که حضور کو سائے کیا رخسار بپوشید که بهار عرس سائے کیا رخسار است او تری لیدخل
 المومنین (الی قولہ تعالیٰ) فوذا لعظمتی تاکہ داخل کروند ایمان والو مردون اور ایمان والی عورتون کو
 باغونہیں جنگونے بہرین بہترین ہمیشہ رہیں اور شادان و شواد کو گناہ اور ریا اندہ کریں بڑی ہر او پاناہر
 آیات اور روایات مثالی غنیمت اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسو کو بیون سو حجابی و تین ان سب سو قطع نظروں
 چھپنے والی اور تو یہ ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کر رہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملا جی کو ہنوز روایت حکایت
 میں تین تین اس سے دراصل حکایت سوتنا اور شیخ محقق قاری اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کی طرف اشارہ کسی حرأت و
 وقاحت سے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ از مدارج شریف میں یوں فرمایا ہوا یہاں اشکال می آئے کہ در بعض روایات
 آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام غنیمہ انم انچہ در پس این دیوار است جو ایشانت
 کہ این سخن اصل نداد و روایت بدان صحیح شدہ است کیون ملا جی کہ انحصین کلین ایسا ہی لا تقربوا
 الصلوٰۃ پر عمل کرو گو تو خوب چین سو ہو گریح اس آنکہ سو ڈر جو خدا سو نہ ڈری آنکہ ۔ امام ابن حجر عسقلانی
 فرماتے ہیں الا اصل لہ یہ حکایت محض دراصل ہوا امام ابن حجر مکی و افضل القری میں فرمایا لہ یعرف لہ
 سند اسکو کوئی سند نہ پہچانی گئی ۔ افسوس اوی مومنہ سو مقام مقام اعتقادات بتانا احادیث صحاح ہی
 نامقبول ثمران اوی مومنہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غنیم گناہیکو ایسی دراصل حکایت سو سند لانا
 اور قطع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھہ جانا جو صراحت فرماتے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آب اسکو کیا ہو
 کہ ایسوں کی داد نہ فرمادہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سابق عظیمہ قرباب فضائل سو نکلو اگر اس تنگنا
 میں داخل کر میں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں ہی مرد و بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں
 فراخی دکھائیں کہ دراصل مقولہ و اسند مقولہ سب سما جائیں سخ حال ایمان کا معلوم ہو پس جانید و ۔ باپکل
 بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعویٰ آیات قلمیہ قرآنیہ و ایسو جلیل و جلیل طور پر ثبات حسین اصل و
 دم بدن نہیں اگر بیان کوئی دلیل غنی تخصیص عام پر تائیم ہی ہوتی تو عموم قطع قرآن عظیم کو حضور مضمحل
 ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما صحاح و سنن و مسانید و معاجیم کو احادیث صحیحہ کثیرہ شہیرہ
 اس عموم و اطلاق کی اور تا کہید و تائید فرمائی میں صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سو مقام فیما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامات ترک استیلا کون فی مقام مذک
 الی قیام الساعة الاحد بہ حفظہ من حفظہ و نسید من نسید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی

ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تھا سب بیان فرما دیا کوئی چیز چھوڑ نہ دی جس پر یاد رہا یا اور یا
 جو ہو گیا ہو گیا ہی مضمون احمد ذی سند بخاری ذی تاریخ طبری ذی کبیرین حضرت غیرہ بن شعبہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ روایت کیا صحیح بخاری شریف بن حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ہر مقام فیما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة
 منازلہم اهل النار منازلہم حفظ ذلك من حفظہ ونسبہ من نسبہ اکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم ذیہم میں کھڑے ہو کر ابتدائی افیش سولیکر فقیر کرمیت روز خیوگر و روز غبار تک کا حال سب بیان فرما دیا
 یاد کیا جس پر یاد کیا اور جو ہو گیا جو ہو گیا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا پھر پھر
 وعصر کو نماز کو سوا کو کلام نہ کیا فاخبرنا بما هو کائن الی یوم القيمة فاعلمنا الحفظہ او سمینا سب کچھ
 ہر بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا ہم میں زیادہ علم اور جو جو زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
 وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ و طرق متنوعہ و تواتر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت
 یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ ائینہ
 عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بعدا ناملہ بین ثدی فقل لی کل شیء و عرفت میں نے
 اپنے رب عز وجل کو دیکھا اور سزا پناہ دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میری سینہ میں اس کی ٹھنڈی محسوس ہوئی
 اور عیون ہر چیز میری روشن ہو گئی اور میں اس پر پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن
 صحیح سالت محمد بن اسماعیل عن هذا الحديث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہر میں نے
 امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہر اوسمیں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 معراج منافی کو بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا فعلت ما فی السموات والارض
 جو کہ آسمانوں اور زمین میں سب میری علم میں آگیا شیخ متقی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث
 کو نیز فرماتے ہیں میں نے سب کچھ دیکھا اور سب کچھ دیکھا ہر چیز میں ہر چیز میں ہر چیز میں ہر چیز میں ہر چیز میں
 و اعطانی امام احمد سند اور ابن سعد طبقات اور طبری میں ہم میں ہر چیز میں ہر چیز میں ہر چیز میں ہر چیز میں
 اتعلیٰ عنہ اور البریلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گذشتہ کتب و رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس سے ان کے پاس سے ان کے پاس سے ان کے پاس سے ان کے پاس سے ان کے پاس سے

علیہ وسلم و ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہر امین نوبی پرندہ پر مارنوالا ایسا نہیں جبکہ علم حضور فرما رہا ہے
 بیان فرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفا فی قاضی عیاض و شرح زرقاتی لکھنؤ میں ہر ہذا
 تمثیل بیان کل تثنیٰ تفصیلاً قارۃ واجمالاً آخری یہ ایک مثال دی ہر اس کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم و ہر چیز بیان فرمادی کسی تفصیلاً کسی اجمالاً مواہب مام احمد قسطلانی میں تو بلا شک ان اللہ
 تعالیٰ قد اطلعه علی اذین من ذلك والقی علیہ علم الاولین والآخرین کہ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ
 و حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اکلوت پھیلو نکاح علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ طبرانی
 معجم کبیر اور غفر میں حاد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبا بن عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوادہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قال رفع لی الدینا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن
 فیہا الی یوم القیمۃ کائنات نظر الی کفی ہذا جلیلاً من اللہ جلہ لنبیہ کما جلالہ للنبیین
 من قبلہ بیشک بیشک اللہ عزوجل فرماتے ہیں دنیا اور شمالی ہر تو میں اسود جو کہ اوہمیں قیامت تک
 ہر نیوالا ہو سبک الیسا دیکھ رہا ہوں جیسو اپنی اس تسخیل کو دیکھتا ہوں اس شہنی کو سب جو اللہ نے اپنی کیلئے
 روشن فرمائی جیسو جیسو اپنی کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
 ارض اور جو کہ زمین و اوہ جو کہ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء و کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ہی عطا ہوا
 اور حضرت غر جلالہ فرماتے ہیں تمام ماکان و مایکون کو انہوں نے پہلے نظر فرمادیا مثلاً شرق و غربت کماک
 سو تک ارض و فلک تک اس وقت جو کہ ہوتا ہو سیدنا ہریم خلیل خلیل علیہ الصلاۃ و التسلیم ہزار بار
 پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے ہوتے کہ گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں انسانی بنیاد میں نہ یہ قدرت الہی پر شوار عزت و
 وجاہت انبیاء کو مقابل بسیار مکر و مانی بجایہ جو کربان خدائی کی حقیقت تھی ہو کہ ایک بڑے کو تو گن دے وہ آپ
 ہی ان حدیث کو شرک الہر کہا چاہیں اور جو نہ کرام و علما و اعلام السنہ میں لائے انھیں قبول و تسلیم رکھو
 آخر جیسو امام خاتم الخلفاء جلال اللہ والہ الدین سیوطی مصنف خصائص کہی ہر امام شہاب احمد محمد خلیل
 قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن جرکی مثنیٰ شایع ہمزہ و علامہ شہاب احمد محمد مصری
 عناجی صاحب نسیم الریاض شرح شفا فی قاضی عیاض و علامہ عبد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب و غیر ہم
 رحمہم اللہ تعالیٰ انھیں شرک نہ کہیں تو اپنی ہر توحید کیونکر نہ بیانیں و العیاذ باللہ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 امام احمد و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

عرضت علی امتی باعمالها حسنہا و قبیحہا سیری ساری است از خوب اعمال نیک و بد کو ساری میر و حضور
 پیش کیگنی طبرانی اور ضیاء نثاره من خلیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم فرماتوین عرضت علی امتی الباریۃ لیدی هذه الحجرة حتی لا انا اعرف بالوجل منهم
 من احد کمر صاحبہ رات میری سب است اس مجر و کو پاس مجیر پیش کیگنی بیانک کہ بیشک میں اؤنگر
 ہر شخص کو اس سوز بار و پیچا تا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنی ساتی کو پیچا تو دیکھو کہ رب العالمین امام اجل
 سیدی محمد یوسفی قدس سرہ اسم القری میں فرماتوین ومع العلمین علما و حلا رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کا علم و علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوکل شرح افضل القری میں فرماتوین
 لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وماکان وما یكون و اسلمو
 کہ بیشک اللہ عزوجل فرماتوین قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب کھلون کھلن
 اور ماکان و ما یكون کا علم حضور کو حاصل ہو گیا امام جلیل قدوة المحدثین سیدی زین الدین عراقی
 استاذ امام حاکم الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں
 انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلاق من لدن آدم علیہ الصلاۃ والسلام
 الی قیام الساعة ففرغہم کلہم کما علم آدم الائمة آدم علیہ الصلاۃ والسلام و لیکر قیام قیامت
 تک کہ تمام مخلوقات الہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کرگو کہ حضور فرجیہ مخلوقات گذشتہ
 و آیندہ سب کو پہچان لیا مبطوح آدم علیہ الصلاۃ والسلام کہ تمام نام سکھلاؤ گوتو کہ علامہ علیہ السلام
 مناوی میسر میں فرماتوین النفوس العنسیۃ اذا اخترت عن العلائق البدنیۃ انصلت
 بالملء الاعلیٰ و لم یبق لہا حجاب فتری و تسمع کل کاشاہد پاکیزہ بانین جب میں کے
 علاقوں کو صبر ہو کر عالم بالا میں آتے ہیں اور انکو کوئی پردہ نہیں رہتا ہر جہ کو ایسا دیکھتے ہیں جیسے
 پاس حاضر میں امام ابن الحاج مکی مدظلہ و امام قسطلانی مواہب میں فرماتوین قدس
 قال علی بن النعمان انہ تعلق لانسق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدہ
 لامتہ و معرفتہ باحوالہم و نیاتہم و عزائمہم و خواطرہم و ذلک جلی عنہ لا خفاء بہ
 بیشک ہمارے علمائو کرام جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات
 و نبوی اور سوائے کی حالت میں کہ فرق نہیں ہو سکتا میں کہ حضور اپنی حالت کو دیکھ رہے ہیں انکو ہر

حال انکی ہر نیت انکی ہر راہی اوکر دلوکر ہر خطر کو پہنچا پتہ میں اور یہ سب چیزیں حضور پر ایسی روشن
 میں جنہیں اصلاً کسی طرکی پوشیدگی نہیں مان مان جل جاؤ اپنی غیظ کی آگ میں جلنے والو یہ عقیدہ میں
 علماء ربانین کو محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کر دیا اور
 اشراک کو سو دیا تو کس کس کو شرک بناؤ گے تو اب غیظ کم ان اللہ علیم بذات الصدور سرہ شیخ
 شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف میں فرماتا میں ذکر کرن اور
 دور و بفرست بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و با ش در حال ذکر گویا حاضرست پیش تو در حالت
 حیات وی ہی تو اور اسلوب با جلال تعظیم و میت و حیا و بدنگہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند وی شنود
 کلام تراز برالہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفت بہ صفت از صفات الہی ہست کہ انما جلیس من ذکر الی اللہ
 ہمیشہ رحمتیں شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمیں دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اور سو گویا کہ بخیر داخل نہ ہو غرض بانی
 نگاہوں کو سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبدوا اللہ کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک
 اللہ کی عبادت کر گویا تو سو دیکھ رہا ہو اور اگر تو اسو نہ دیکھو تو وہ تو یقیناً تجھ دیکھتا ہو جل جلالہ و صلی اللہ
 تعالیٰ علی نبیہ وآلہ و آلہ وسلم نیز فرماتا میں ہر چہ درو یاست از زبان اوم تا فقرہ اولی بروی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم منشف ساقند تا ہمہ احوال اور از اول تا آخر معلوم کر دید یاران خود را نیز از بعضی از ان احوال
 خبر و ادنیہ فرماتا میں وہو بکل شیء علیم و وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیوات و احکام
 الہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و اما یہ کجس معلوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نموده و مصداق فوق
 کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا و من التیمات اتہا و اکملہا شاہ ولی اللہ و ملو فی موضع
 اکرم میں من لکبتہ من فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیت ترقی العبد من جہ
 حیز المقدس فی تجلی لہ کل شیء کما اخبہ عن ہذا المشہد فی قصۃ للعلاج المتناہی حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی با نگاہ قدس ہو ہمہ اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنی مقام قدس تک کیونکر
 ترقی کرے کہ ہر چیز اور ہر روشن ہر جاتی ہر طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتا میں مقام ہو
 مدارج خواب کو قصہ میں خبر وی قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث پس اس مطلب پر دلائل ہمارے ہیں اور
 خدا انصاف و کوتاہی قل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار میں غرض شمس و اس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید

که معاذ الله کفر و شرک که بنا خود قرآن عظیم بر حق که بنا اورا حادیت صحیح و کثیره کور و کرنا اور بکثرت ازین
 و اکابر علمای عظامین و اعظم اولیا و کاملین یعنی الله تعالی بنیم جمیعین بیانت که شاه ولی الله و شاه عبد العزیز
 صاحب کرسی عیاد با الله کافر و شرک بنا اور بکلمه خواهر احادیث صحیح و روایات مستندة نقیصه خود کافر و شرک بنا
 اسکو متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمه و رجیحات و تصحیحات نقیصه کرساله النصی الاکید عن الصلاة
 و راء عدی التقليد و رساله الکوکبة الشهابیه علی کفریات ابی الیهابیه و غیره مابین ملاحظه
 کیجور افسوس ان شرک فروش اند چونکه اتنا بنیم سوچتا که عالم الہی ذاتی جو در علم خلق مطالی و ده واجب میکن
 و ده قدیم یہ حادث و ده نامخلوق بہ مخلوق و ده نامقدور بہ مقدور و ده نمدی البقاء مجاز القاد و تمنع التفرقة
 ممکن التبدل - ان عظیم تفرق و بعد احتمال شرک بنو کا مگر کسی مجنون کو بصیرت کاندہ حواس علم امکان و مایکون
 معنی مذکور ثابت جانتو که معاذ الله الہی سوسادات مان اینا سمجھتو من حالانکہ عظمتہ نہ علم الہی تو علم الہی
 حسین غیر متناہی علوم تفصیل فردانی بالفعل کو غیر متناہی سلسلہ غیر متناہی با حیرت گویا من مطلق حساب کو مگر پر
 غیر متناہی کا کتب کہو بالفعل بالعدم و الام لا ہے موجود بین یہ شرق و مغرب و سموات و ارض و غرض تا فرش و
 مکان و مایکون من اول یوم الی آخر الام سب کوز و زو کا حال تفصیل جانتا و با بکلمہ کتبوبات یوم و مکتوبات
 قلم کو تفصیل محیط ہونا علوم محمد رسول الله صلی الله تعالی علیہ و آلہ و سلم سوا یک چیز ناگزیر ہے تو انکو تفصیل و اولو سبب
 حضرات رسولین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوة و اکمل السلام علیہ و آلہ و سلم با انکو علم ہون بعد از علم اعظم
 اولیا و عظام قدس سراسر ہم کو ملا اور ملتا جو بنویز علوم محمدیہ من و دو بجارز فارنا پیدائنا بین جن پر
 ہونکی فضیلت کلمہ و انفضلیت مطلقہ کی بنا ہوا نہ غز و بل کی بیشمار جہتین امام اجل محمد یوحیہ کی شرف الحق
 والدین رحمۃ الله تعالی علیہ کہ قصیدہ بروہ شریف من زمانی بین سے فان من جودک اللہ
 و ضرتہا و من علومک علی اللوح و الفلح - منہ رسول الله دنیا و آخرت و دون ہضرت
 کو خون جو و کرم سوا یک مگر امین اور یوم و قلم کو تمام علم جنین مکان و مایکون نہ رچ جو حضور کو علوم سوا
 ایک حصہ علی الله تعالی علیک و سلم علی الکل و جمیع ببارک و امیر مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ
 زیدہ شرح بروہ من زمانی بین تو ضیحہ ان الہام بعلم اللوح من فیہ من النقوش اللدنیہ
 و الصور الغیبیہ و بعلم القلم ما ثبت فیہ کما شاء و الاضافۃ لادنی سلابیہ و کون علم ہما من
 علومہ صلی الله تعالی علیہ وسلم ان علومہ متنوع الی الکلیات و الجوزیات و حقائق و رقائ

و عوارف و معارف متعلق بالذات والصفات و علمها انما يكون سطر من سطوح علمه انما
 من وجود علمه ثمر مع هذا هو من بركة وجوده صلى الله تعالى عليه وسلم يعني توضيح اسکی یہ ہو کہ
 لوح کو علوم سے مراد نقش قدس و صورت غیب میں جو او سمین منقوش ہوئی اور قلم کو علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل
 نے بسطرح چاہا او سمین و دیت کہ ہر ان دونوں کی طرف علم کی انصاف اور فی علاؤ یعنی محلیت نقش و اثبات کو بابت
 اور ان دونوں میں جہد علم ثابت ہیں اور کما علم محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک پارہ ہونا اسلئے کہ حضور
 قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ و علوم جزئیہ و علوم حقائق اشیا و علوم اسرار
 خفیہ اور وہ علوم اور معرفتین کے ذات و صفات حضرت عزت عزوجل سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کو جملہ علوم علوم
 محمدیہ کو سطر وین سے ایک سطر اور او کو دریا و نسو ایک نہر میں پیر یا نیر و حضور ہی کی برکت و جود سے تو ہیں کہ
 حضور نبی کریم نے لوح و قلم ہرگز نہ او کو علم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی و صحبہ و بابک و سلم منکران مریض القلب
 عریض الشکب اسی پر اپنا بیٹ بچاڑ و مر و جا آئے کہ ہاں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی روز
 اول سے قیامت تک کو تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیلی مانا جا تا ہے یا نصیب نگو سر یہ بات و ضرر کر دین کہ محمد
 تعالیٰ و جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظیم سمندر و نسو ایک نہر ملک و کرمیابان
 موجود ہے ایک لہر قرار پاتا ہے واللہ اعلم بالصواب و خیر ہذا لک المبتلون دینی قلوب ہم صف
 فساد ہم اللہ مضائقہ بعد للفقوم الظلمین مخصوص حصہ یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد
 ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہی مولیٰ عزوجل کو سو کوئی نہیں جانتا قطعا حق اور محمد اللہ تعالیٰ مسلمان کہ ایمان
 میں مگر منکر مستکبر کا اپنی و عوی باطلہ پر او نسو استلال اور اسکی بنا پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کہیں علم ماکان و مایکون یعنی مذکور مائے اول پر حکم کفر و ضلال محض جنون و خام خیال بلکہ خود مستکبر کفر و ضلال
 ہو علم باعتبار مشار و قسم ہر ذاتی کہ اپنی ذات کو اعطا و غیر سوا و عطالی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار
 متعلق اسے و قسم ہر علم مطلق نیز محیط حقیقی تفصیلی فعلی و زوالی کہ جمیع معلومات الہیہ عزوجل کو و جنین غیر تنائی
 معلومات کو سلاسل وہی غیر مناسبہ ہی غیر تنائی بار و اصل اور خود کہہ ذات الہی و احاطہ تمام صفات الہیہ
 نامتناہی سبک شامل ہر ذرا تفصیل بالفعل مستغرق ہوا و مطلق علم یعنی جاتا اگر محیط باحاطہ حقیقیہ
 نہر انقیسات میں علم ذاتی و علم مطلق یعنی مذکور یا شبہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہر کسی غیر خدا کیلئے او کو
 حصول کا کوئی قائل نہیں ہم ہی بیان کرتے کہ علم ماکان و مایکون بعضی مسطور اگرچہ کیسی ہی تفصیلی ہو جائے

واکمل ہو علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا پر علوم الہیہ تو علوم الہیہ میں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عز و علا کو خاص نہیں بلکہ قسم عطا کی تو مخلوق ہی کو ساتھ خاص رسول عز وجل
 کا علم عطا کی ہر قسم و پاک ہو تو ان خصوص حصہ میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں زنیہ مانعہ و بدیہ اثباتیہ
 کہ علم تفصیلی حملہ ذرات ماکان و مایکین بعضی مزیور بلکہ اوس کو ہزار و ہزار زنیہ و اقرون علیہ سی کہ بظاہر الہی
 مانا جاوے اسی قسم اخیر کو ہوگا تو ان خصوص حصہ کو مدعا و مخالف کو اصل اس نہیں بلکہ وہ اس کی تیسری حیثیات پر
 محض میں و شد احمدیہ معنی با آنکہ خود بدیہ و واضح میں اسے دینا انکی تصریح ہی فرمانی امام اجل ابو زکریا نووی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی فتاویٰ پر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ حدیثیہ میں فرمانا میں معناھا
 لا یعلم ذلک استقلالاً لا د علم احاطۃ بکل المعلومات لا اللہ تعالیٰ و اما المعجزات و الکوامات
 فبا اعلام اللہ تعالیٰ لم علت و کذا ما علم باجواء العادة یعزات من غیرہ اسو نفی علم غیب کو یہ منور
 میں کہ غیب انہی ذات سر و کسلر بتا و جانتا و ایسا علم از جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہو جائے کہ اللہ کو اسکی غور و
 سے انبیاء کو معجز و اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عز و جل کو بتا و سوا انہیں علم ہوا ہر یوم میں وہ باتیں کہ حادث
 کی مطابقت ہو چکا علم ہوتا ہو تمام فیض کیا اللہ الہ منہ باطل و خیال محال ہوتا تو ہمیں و ظاہر ہو گیا اگر
 فقیر زائر رسائل میں ثابت کیا ہو کہ پاسد لال ان ضلال کو خود قرائی کفر و ضلال کا تمنا ہو تو نہیں من رہن
 کیا کہ خلق کیلئے ہر علم غیب پر فقہا کا حکم کفر ہی و رد اولاً و حق حقیقت میں اسی صورت علم ذاتی اور نہ جبراً
 طرز تقبالی میں علم مطلق معجز و مرقوم کو ساتھ مخصوص ہو گیا کہ متعین کہ کلام میں مخصوص ہو گیا کہ وہ علم
 مرد و حسین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کہ نہیں جانتا) کا لفظ ناپاک ہو رہی بلکہ کفر و ضلال
 میا کہ ہو گیا جس مقبہ کو شرک و کفر کہا اور اسکو رو میں یہ کلام بد و جہاں بجا خود اوسمین تصریح ہی کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل و علا نے اپنے علم عطا فرمایا ہوا جرم ہو گیا کہ نفی مطلق شامل علم عطا ہی ہو
 اور خود بعض شیاطین کائنات کو قول ہو استناد ہی اس قسم پر دلیل جلی ہو کہ اوس قول مثل بول میں خواہ
 یوں اور خواہ یوں و دین صورت پر حکم شرک و یا جواب اسی لفظ قبیح کے کہ کفر صریح ہو نہیں کیا نامل ہو
 سکتا ہو قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب برسات ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا کفار بلکہ نہرت تمام انبیاء کا انکار سب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقییس مکان بلکہ رب العزت عز وجل کی
 قرین شان ایک و کفر نہ ہو کو گنوہا میں و الیاذ باللہ رب العالمین ہر یوم میں اسکا قول برتر از بول کہ اسنے

خاتم کما ہی حال معلوم تہا صریح کفر و خسار اور بیشمار آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ کا انکار ہوا ہے کہ یہ لیغض
 لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ محمد اللہ ان مردود و نکر خاص صغیرا شکنی ہی کیلئے اور تری اور بری
 بدون ہونے اور پگندی بعض اور منکر قال اللہ تعالیٰ واللہ خیرہ خیرک من الاولیٰ امونی بیشک آخرت
 تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہو وقال اللہ تعالیٰ ولسون یعطیک ربک فترضی بیشک نزدیک ہو کہ تمہارا رب
 تمہیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے وقال تعالیٰ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
 نور ہم یسعی بین ایدہم و بایمانہم جس دن اللہ سوائے کہ یگانہ ہی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور
 دہن و جولان کرے گا وقال اللہ تعالیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہو کہ تمہیں تمہارا رب
 تعریف کرے گا نین بھی گاہاں اولین و آخرین سب تمہاری حمد کریں گے وقال اللہ تعالیٰ تبارک الذی ی
 ان شاء جعل لک خیام من ذلک جنت تجری من تحتہا الانہار و یجعل لک قصورا
 علی قراءة الوقع قراءة ابن کثیر و ابن عامر و دایۃ ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہو وہ کہ
 اپنی مشیت سے تمہاری لئے اس قرآن و جامع سورہ جلی طلب یہ کا ذکر کر رہے ہیں بہتر چیزیں کر دیں جنتیں جو کچھ نیرین
 روان اور وہ تمہیں بہشت برین کو اونچے اونچے محل عیشیہ کا الی غیر ذلک من الآیات اور احادیث کریمہ میں
 تو جس تفصیل حلیل سے منور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضائل و خصائص وقت وفات مبارک و
 بزرگ مطہر و شہر منور و شفاعت و کوثر و خلافت عظمیٰ و سیادت کبریٰ و ولایت و دخول جنان و رویت رحمن عظیم
 وار و بین اولین جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہو تا ہی یہاں صرف ایک حدیث تبرکات میں جو جامع ترمذی میں
 میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
 اذا بعثوا و انا قاتلہم اذا وفدوا و انا خطیبہم اذا انصتوا و انا مستشفعہم اذا حسبوا و انا
 مبشرہم اذا ابوا الکرامۃ و المفاتیح یومئذ بیدی و لواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم
 ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کا نام بیض مکنون اولو لو منثور و جب لو گونا خضر ہو گا
 تو سب سے پہلے میں ہزارا طہر سے باہر تشریف لائے گا اور جب وہ سب دم بخور ہو کر تو ان کا خطبہ خوان میں ہو گا اور
 جب وہ رو کر جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہو گا اور جب وہ ناسید ہو جائیں گے تو ان میں بشارت دین والا
 میں ہو گا عزت و بنا اور تمام کعبیان اس دن میری بات ہو گی اور احمد اس دن میری ماتہ میں ہو گا بارگاہ عزت
 میں میری عزت تمام اولاد آدم سے نام نہاں ہزار خد شکار میری اور دیگر طوائف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ نہ ہو

میں محفوظ رکھو سو یا جگہ نماز سوتی میں کعبہ کی ہوئی: لہذا کعبہ پر مگر کو گمراہ بدین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں اور اگر
 کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقت تقویۃ الایمان ہے اور سکا ایمان ہی ہے اور سکا ایمان
 سلامت رکھو گو بس تباجبیا کہ فقیر کو رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہ کو مطالعہ سے غافل رہے از کان
 الغراب دلیل قوم نہ سید ہم طریق المالکینا۔ والیماز باشد تھائی را وہ ویرت شیطان کا پڑ
 اوس بزرگ معین کے علم طعن کو علم اقدس حضور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوزند کہ ہوسکا
 جواب اس کفرستان بندہ میں کیا ہو سکتا ہوں خدا تعالیٰ القہار سقہ جزا وہ ناپاک ناہنجار پر کفر کفری
 گفتار کو پیچھا وسیع علم الذین ظلموا آئی منقلب ینقلبون یہ بیان اسبقہ کافی ہو کہ یہ ناپاک کلمہ
 صراحتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہو اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر ہے و اتوا در کیا کلمہ
 کفر ہے گا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اور انکو دیکھ
 کی مار ہوں الذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
 مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اسکو رسول کو اللہ اور نہ ہمت فرمائی ہو دنیا و آخرت میں اور انکو لہو
 عذاب کر کہی ہر ذات والی مار شفا ہی امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب
 خفاجی سہمی نسیم الریاض میں ہر جمیع من سہل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستمہ
 و اوغابہم ہوا عمو من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
 عابہ و نقصہ و لم یسہد فہو ساب و الحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما الا فتشی
 منہ (فضلاً) ای صونہ (ولا یفتی) فیہ (تصریحاً کان او تلویناً و ہذا کلمہ اجماع من
 العلما و ذائقۃ الفتوی من لدنہ العصابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی ما ہذا) اہ مختصلاً یعنی
 جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا حضور کو عیب لگایا وہ کلمہ کفری و عاصیہ ہے جسکو کیسی نسبت
 کہ باکہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عاصیہ زیادہ ہو اور نہ حضور کو عیب لگایا یا حضور کی ترمیم کی
 اگرچہ گالی نہ دی سب گالی دیوہ کو حکم میں ہیں اور جو گالی دیوہ ایک حکم میں کہنی فرق نہیں نہ ہم اس سے
 کسی صورت کا استغنا کریں: اس میں شک و تردد کو راہ دین خواہ صاف نہ مانے کہ ہا ہوا کلمہ کفریہ و ان سب
 حکام پر تمام علما و ائمہ فتویٰ کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جب تک برابر چلایا ہو نہ سال
 اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ و تعوذ بہ من الحور بعد الکور و لا حول و لا

قوۃ الابدانہ العلیٰ العظیمہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
 والحمد لله رب العالمین وانشہ سبحانہ تعالیٰ اعلم فقیر غفرلہ المولیٰ القدیرو اس سوال کو درود پر ایک
 مسودہ کتاب بحر غیاث منقسم بہ چار باب سہمی بنام تائیدی مالی الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالے بابت
 فصوص یعنی نوادہ جلیلہ و نفائس جزیلہ کہ تریف و لائیل اہست کہ مقدمات ہوں اور تزییف اوامام نجدیت کو
 مہمات باب دوم فصوص یعنی نوادہ عیار و لال جلال قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث باب سوم
 علوم و خصوص کہ احاطہ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرو اور مقام و مقام سو فرخات نبویہ کی محض بیگانی کا ثبوت
 دو باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ میں تمام مہمات نجدیہ نوادہ کہیں کی سرطانی و کبر شکنی مگر فصوص فصوص
 ہجوم و نور و ظاہر کردیا کہ اطالہ تا حد طالت متوقع بہذا بذن اللہ تعالیٰ نفع کیلئے اور سب جزا سے ایک گور
 شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار و درختار سہمی بنام تائیدی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
 و ما یكون چن بیا جسو جمع و تملیق کا عوض نفع و تحقیق کی طرف بحمد اللہ تعالیٰ زبان رخ کیا او سکو ایک ایک
 نور و نور السموات والارض جل جلالہ کہ عون و دہ تابشیں و کھامین کہ ظلمات نجدیت باطلہ و دہایت باطلہ
 و دوسان کا نور ہوئی نظر آئیں یہ چند حرفی فتویٰ کہ او سکو لغات و ایک مختصر شمشادہ لفظی تا یہ سب نام
 انباء المصطفیٰ بحال ستر و اخفی سہمی ہو سکو تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل آدھی پر محمول ذی علم ہا
 تو انہیں چند حروف سے اشارت اللہ تعالیٰ سب خرافات و جزافات مخالفین کو کفر چٹائی کر سکا ہو مگر جو صاحب
 تفصیل کو دست نگاہ ہوں بعد از تعالیٰ رسالہ مذکور کا لالی ستالی سی ہرہ و رہون حضرات مخالفین سے
 ہی گذارش کہ اگر توفیق الہی مسامتہ کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ازین چہ پیر و قدہ اگر ہو کہ کوتاہی
 فہم و غلبہ و ہم و قلت تدب و شدت تعصب اپنی تمام جہالات فاشہ کی پردہ دری ان مختصر سطوریں
 نہ دیکھ سکین تو اسی مہر و بیانات کا انتظار کہمین جو بیانات الہی و اعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم اور سب تمام ظلمتوں کی صبح کر دیا اوزکا ہر کاسہ سوال باب زلال رعد و ابطل سی بھر دیکھا الا ان
 موعدهم الصبح الیس الصبح بقرب و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکل و الیہ انیبہ
 کیا فائدہ کہ اسوقت ایک خواب غفلت کو بیانات کا رنگ دکھاؤ اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
 ظاہر ہو تو کھلائے کس عذاب بجا کہ کہ یہ بجا ہر کاسہ تھا۔ معہذا طائفہ ارباب و ثعالب کو یہی
 مناسب کہ جب شیر زبان کو جہل قدمی کرنا کہمین سامنے رہے کہ انہیں سوراخ زمین جان چھپائیں

نیکو ارسوت موسکو خرام نرم پر غزو ہو کر غزائین آو کی آتش غضب بھر کا کرانی موت اپنی سوخت بلانین
 سے نصیحت گوش کن جانتان کہ از جهان در ستر فواہندہ شغالان ہر میت منذ خشم شیر سیاہ
 اقول قولي هذا واستغفر الله لي ولسائر المؤمنين والمؤمنات والصلوات الزاكيات
 والتحيات الناميات على سيدنا محمد بنی المعنیات مظهر الخفيات على اله
 وصحبه الاكارم السادات والله سبحانه وتعالى
 اعلم وعلمه جل مجدته اقر واحكم

محمد بن عبدہ الذہب احمد رضا البریلوی
 عنی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ النبی الامی
 صل الله تعالیٰ علیہ وسلم

محمد بن سنی حنفی قادیانی
 محمد بن محمد احمد رضا خان

محمد رضا خان قادیانی
 محمد عبدالرحمن بن عمر



نصیر الدین خان



فتویٰ فاضل اجل عالم اچیل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب
تصانیف شہیرہ جناب لانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم و مغفور
متوطن رامپور مدفن احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتمیات

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال

ما قولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالیٰ فی هذه المسئلة نہ یہ کہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع ذریعات و کلیات ماکان و مایکون کا غایت فرمایا ہو اور کوئی شے آپ کو
احاطہ علم و باہر نہیں ہو عمر و زکیا کہ اس قول کو نہید کا فرد و مشرک ہو گیا یا تو قول عمر و کا کہ زید مشرک و
کا زید گویا حق ہو یا باطل ہدایت ہو یا ضلالت بینوا تو جودا

الجواب هو تعالیٰ الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کا زید مشرک نہیں ہوا اور قول عمر و کا باطل و ضلالت ہو علم جمیع کلیات و ذریعات
ماکان و مایکون اور اس پر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالیٰ نہ شرک ہو نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ و احادیث
نبویہ و علماء اہلسنت معتبرین متفقین ثبوت اسکا کر آئین تفسیر القرآن مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۳۱ میں بعد
نقل قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الكتاب من شیء و قولہ تعالیٰ و نزلنا علیک القرآن تبیاناً
لکل شیء کو چند سطور کو بعد ہر عن ابی بکر بن مجاہد انقال یوما ما من شیء فی العالم الا
وہو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح ہو کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہو اس سے چند سطور بعد
میں دوسرے عالم محقق کا قول ہو و وضع لی عقل بعبیر لو جہد تہ فی کتاب اللہ اور ص ۱۳۲ اسی
جلد ثانی میں ہر وہیہ من ایہاء الآلات و ضہ و بلما کولات و المشتربات و المنکوحات و
جمیع ما وقع و یقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الكتاب من شیء تفسیر

ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالیٰ فی هذه المسئلة نہ یہ کہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم جمیع ذریعات و کلیات ماکان و مایکون کا غایت فرمایا ہو اور کوئی شے آپ کو احاطہ علم و باہر نہیں ہو عمر و زکیا کہ اس قول کو نہید کا فرد و مشرک ہو گیا یا تو قول عمر و کا کہ زید مشرک و کا زید گویا حق ہو یا باطل ہدایت ہو یا ضلالت بینوا تو جودا

عرائس البیان مطبوع کشری کو صفحہ ۲۰۰ میں یہ قال بعضہم فی قوله تعالیٰ ما فطنا فی الکتاب
 من شیء ای ما اخبرنا فی الکتاب کہ احد من المخلوق لکن لایصحہ بکرمہ فی الکتاب الا المؤیدون
 بانوار المعرفة اس ہی عرائس کو ۲۰۵ میں تحت آیت کریمہ و نزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء کو
 و هو کتاب لکون خطابہ للمصنوعین بخبر عما کان وما یكون من کل حد فکل علم اس سے منہ سطر
 بعد یہ قال ابو عثمان المغربي فی الکتاب تبیان کل شیء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هو البیان لتبیان
 الکتاب اس سے تمام و جمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور موجود بنیا میں ہونگی اور میں ان کا قرآن میں بیان
 موجود ہونا اور آپ کا مبین و عالم ہونا اس بیان و تبیان کا واضح و بصری ہر قسم کی سمجھ میں سکھ میں لیکن اس سے لازم
 نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سمجھ میں سکھ تو ہوا اور آپ کو ہم کو موافق ہی جمیع ماکان و مایکون کا بیان
 و تبیان قرآن میں ہوا و ردات کا کہ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق غفیر میں جو لوگ ان طرق غفیرہ سے واقف ہیں
 وہی مدلولات غفیرہ کلام کو پہچان سکتے ہیں بندہ ذکر کلام میں ہی ایسے مدلولات غفیرہ سے واقف ہوں کہ ان کو ہر ایک نہیں پہچان
 سکتا ہوں بلکہ وہی جان سکتا ہوں کہ جو مدلولات غفیرہ طرق سے واقف ہو چکا ہے ایک بیت فارسی سے ہزار نام کلمہ میں
 کشف الظنون ۱۰۸ میں وہ بیت لکھی ہے۔ انشد و ابرہہ بیدیان ماہ چہرہ سوج آب دیدہ ام بالای مہر
 ما واقفون ہم جیسوں کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقفین
 کاملین متوقدین کو ہی جو طرق و دلالات غفیرہ سے واقف ہیں معلوم نہیں میں ایسی ہی کلام الہی جو عجائبات سے
 مملو ہے اور سکا ایک ایک لفظ لکھو کہ اس سے مدلولات کر تا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے واقف
 ہوں تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیا رحمان کی قرآن سے سمجھ میں تو یہ لازم نہیں آتا کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم ہی سمجھ میں اور یہ ضرور لازم ہونا مسلم نہیں کہ ہر کسی کو آپ بیان ہی فرما دیں پس ہمارے فہم کو موافق
 اگر ہم قرآن میں بیان ہر چیز کا نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فہم کو موافق ہی قیام ہونا مسلم نہیں
 میں اپنے فہم پر قیاس کر کے تبیان لکل شیء ہر ایک کا کرنا اور اس کی تفصیل کو لازم جاننا ہرگز قابل انتفات کو نہیں
 ہوا کہ کسی چیز کو عدم علم کو نسبت قرآن و حدیث سے ایک حقیقت ثابت ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی وجہ سے ہی
 آپ نہیں جانتے بلکہ سن وجہ علم کو نفی فرما دینا اور جو آخر اس کا علم آپ کو واسطو ثابت ہونا کیون جائز نہیں اور
 قیام لکل شیء سے مراد ہر وجہ دیگر اس کا ہونا اس چیز کو علم کا ثبوت کیون ممکن نہیں ہو شیخ عبد الحق محدث دہلوی
 مدارج النبوة کو دیباچہ میں آیت و هو بکل شیء علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہونا فرماوا

میں عبارت یہ ہو جو بکل شی علیہ وسلم وادی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی است بہرہ چیز از شیونات ذات الہی و ہما
 صفات حق و اسماء افعال و انما یؤتیہم کلہم ظہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہو کہ جمیع علوم و شایہ
 کا انکو احاطہ حاصل ہے بلیل آیت قرآنہ و ہو بکل شی علیہ السلام اور یہ ایک حتمین ہی مستقیم و اور حدیث بخاری
 میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامات اخبرنا
 عن بدل الخلق حی دخل اهل الجنة منازلہم و اهل النار منازلہم الحدیث اسکو حاشیہ بخاری
 مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۴ میں والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعاً قال الطیبی
 دل ذلک انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی و خیر جاری لکھا ہے تو طبیی و کرمانی و خیر جاری
 رحمہم اللہ تعالیٰ اس حدیث کی دلالت اسپرسانی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات
 کی خبر دی اور خبر وینافذ علم کی ہے تو انکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہر ثابت ہو اس حدیث سے سادہ بیان علماء
 مذکورین اہل سنت و جماعت کو اور عینی شرح بخاری ج ۱ صفحہ ۱۰۰ و فتح الباری شرح بخاری ج ۱
 صفحہ ۲۴ و قسطلانی شرح بخاری ج ۵ صفحہ ۵۰ و مرقاة شرح مشکوٰۃ ج ۵ صفحہ ۳۲ میں ہر واللفظ
 للعینی دلیلہ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتداءہا الی
 انتہا ہما و فی ایاد ذلک کلہ فی مجلس واحد مرعظیم من خوارق العادۃ و کیف وقد اعطی جامع
 الکلم مع ذلک پس عینی کرمانی خیر جاری و علی قاری و قسطلانی و قسطلانی ان تمام کو ترک کرکے حدیث صحیحہ
 ثابت ہو کہ انکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تھا یہ علم جمیع جزئیات کلیات ماکان و مایکون نہیں تو اور کیا ہو جب علم و
 زید کو کا فر تھا تاہو تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اور ان علماء اہل سنت و جماعت سے صرفین کو یہی کیا
 کا فر مشرک کہیں گے نہ تو مذہبی ج ۱ صفحہ ۱۰۰ میں ہی حدیث ہے اور سمین یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 ہے فتح الباری ج ۱ صفحہ ۱۰۰ میں جس سے ہر شے کا ظاہر ہو جائے گا انکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارت معانی ظاہرہ ایسی
 آیات و احادیث کی سی موجود نہیں فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کو معانی ظاہرہ سے آیات
 و احادیث کا بغیر تاخلاف اہل سنت و جماعت کو یہ بلکہ بغیر ایسی دلیل کو معانی ظاہرہ ہی لینا چاہئے چنانچہ
 شرح عقائد شافعی میں ہے ہر توکل شے کا ہی علم انکو حاصل ہونا ایسی آیات و احادیث سے بلکہ مراد لینا
 ضرور ہے اور یہی انکو جلالت منصب کو مناسب ہے اس سے اسکو بخاری و علماء اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال
 مخلوقات کا علم مراد لیتے ہیں نسائی میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ذات فی

مقامی هذا كل شیء وعدته فسالی مطبوع نظامی صفر ۴۴۲ حاشیہ جلال الدین سید علی رزمی ملا
اکمل الدین خفنی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سورہ منقول بقولہ فی مقامی بیوزان
یکون المراد بالمقام المحیی هو المنبر و بیوزان یکون المراد بالمقام المعنوی وهو مقام الکمال^{شفا}
والقبلی بالحضرات الخمسة لقی ہی عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب لا
والغیب الحقیقی فانه البرزخ الذي له التوجه الى لكل كنقطة الدائرة بالخصیة الى الدائرة
صلوة الله علیه وسلامه یہ علامہ خفنی جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب انسانی و حقیقی تمام ہوا پر
سامنے جانہ ہونا اور تمام کی طرف آپ کو توجہ ہونا اور آپ کا ماتہ نقطہ دائرہ کو نسبت دائرہ کو ہونا فرما رہا ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ راوی تو ہیں تو یہ ہی آپ کو جمیع ماکان و مایکون کا علم حاصل ہونا عبادت میں اور تمام پر آپ کا
احاطہ ماتم میں تو کیا علم و ادب کو ہی نماز و شرک ضال کہیگا اور علم ہی سر بخاری جلد ۱۰ ص ۱۰۰ اور
قسط ۱۱ فی مطبوع مسر جلد ۱۰ ص ۱۰۰ میں ایک مقامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو الہ الملک الغیبۃ بیقی
انتم فی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رو برو اشعار پر صفا منقول ہوا ان اشعار میں یہ ہے جی ہر شاہد از اللہ
لارب غیہ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سن کر آپ کا ضمک فرما نا لکھا ہے جس کو واضح ہو
کہ آپ کو نزدیک ہی یا غائب ہو کہ کل غائب شریک مامون ہوتا ہے اب لکھو یہ علم و کافر شرک و ضال بناؤ گا
منقول ہوا کہ من ذلک اور آیات مافی للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز سنائی نہیں ہو کہ نہ ان میں خفنی
علم استقلال و بذاتہ من ذاتہ و بلا واسطہ و احسانہ کی راوی و بنیاد پر شرح شفا خفاجی میں ہر حال
بیانی آیات الہیہ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالیٰ فان المنفی علم من غیر سطر و اما
اطارہ علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فام متحقق بقولہ تعالیٰ فلا یظهر علی غیبہ احد الا اور
شرح جامع صغیر امام مناوی میں ہوا ما قولہ لا یعلم ففسر لہ لا یعلم ہا احد بذاتہ
من ذاتہ لا ہوا و فشاوی امام نووی میں ہوا مسئلہ مامعنی قول اللہ تعالیٰ لا یعلم
من فی السموت والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی محضات
النبی علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ و فی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم الجواب معناه
لا یعلم ذلک ستم لا اللہ و ما معجزات و کرامات فخصت بامام اللہ لا استقلالاً لہ
محضاً و شرح مقاصد حق میں ہر بات کو یہ دلا علم الغیب کو راوی بیان میں و المعنی

انی لست بملك حتى يكون الى القوة والقدرة على ازال العذاب باذن الله كما كان لجبرئيل
عليه السلام ان يكون الى العلم بذلك باخبار من الله بلا واسطة اور مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۱۲
مطبوع في لکھنؤ میں ہر روز جملہ معجزات باہر ہدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر دن اوست مطلع بر غیوب و خبر و اذن
بآنچه حادث خواهد شد از کائنات علم غیب اصوات مخصوص است پروردگار تعالی و تقدیر کہ علام الغیوب است
و بر چه بر زبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و بعضی از مابیان وی ظاہر شدہ است بوحی یا باہام
اور نیزہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حتمین علم غیب استقلال کا قائل نہیں ہوا و جن علماء نے غیب دانی
کے اعتقاد کو کفر کہا ہو تو انکی یہی مراد یہی ہر چنانچہ شامی نے تصحیح کی ہو کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کار ہو تو کفر ہو
بنفسہ کی قید ہو واضح ہو کہ باعلام تعلیم الہی ہوا و مستند الی سبب من سباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہوا و معارض
کوہی یہی دعوی غیب دانی بذاتہ ہونہ باعلام تعلیم الہی اور تفسیر خازن میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر
محمول کیا ہو چنانچہ تفسیر خازن جلد ۱ ص ۱۰۸ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ
ولا اعلم الغیب۔ الآیۃ کو ہوا و مانفی عن نفسہ الشریفیۃ ہذا الاشیاء تواضعاً لہ تعالیٰ و اعترافاً
بالعبودیتہ وان لا یقتروا علیہ الآیات اسی جملہ کو مشہور آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من
الخبیر کی تحت میں ہر فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المغیبات و قد جاء تہ
احادیث فی الصحیح بذلك و هو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف الجمع
بینہ و بین قوله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخبیر قلت یحتمل ان یكون قالہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ
و یقدرہ لی و یحتمل ان یكون قال ذلك قبل ان یطلعه اللہ عزوجل علی الغیب لہ اطلعه اللہ
عزوجل خیرہ کما قال فلا یتظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول او یكون خرج هذا
الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلك اظهر اللہ سبحانه و تعالیٰ علی شیانہ من البغیبات
فان خبرہا لیکون ذلك معجزة و دلالة علی صحة نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واضح ہو کہ یہ آیات
عدم علم غیب مانحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دل نہیں ہیں اس پر اسو استلال بغایت باغوار و غفلت
اسم خالی نہیں ہو اگر قطعاً آیات اس پر دلائل کریمین تو اہست متقین کیوں انکو خلاف اہل کمال علم کو قائل ہونے
سوانا جامی فقہ المصنوع من زمانہ میں لان الحقیقة المحمدیۃ فی صدورہ الاسم الجامع الالہی ہی

ترب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها فلا بد لها من الانتساب بالصفات الالهية كلها من العلم
الشامل والقدرة وغيرهما يتصرف في اعيان العالم على حسب استعداده واقفا ولكن ذلك انما هو
من جهة حقيقتها لا من جهة بشرتها ان الغرض محققين كتر وبيك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
كما حاطه علم وشمول علم باعطاء النبي ثابت هو كود بارة علم روح ووقت قيام ساعة مثلا اختلاف ورميان بل
سنت هو چنانچه شرح المصدر ورملا رملال الدين سيوطي من هو لقد قبض النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم وما يعلم الروح وقال طائفة بل علمها وهو نظير الخلاف في علم الساعة واوليات
امام ابو منصور ما تریدی من پی ایسی اختلاف لکھا ہوا یہ پی کہ او کچھ پائیا آپ کو علم تھا اور
عینی شرح بخاری ج ۱ ص ۱۳۳ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت
قل الروح من امر ربي۔ الآية میں عدم ولات عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور حلیہ ص ۲۱۳ میں پی
تفسیر روح کرکے آیت کریمہ قل الروح الایہ سو غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی احیاء العلوم میں معلق بتایا
روح کو فراترین ولا تظن ان ذلك امر یکن مکشوقا الرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اور اس پر
رسالہ مختصون صغیر میں فراترین ہذا سوال عن الروح الذي لم یؤذن لرسول الله صلى الله
تعالیٰ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اهلہ اور شرح مقاصد ج ۱ ص ۳۵۲ میں کہ اگر تک فلا ینظر
على غیب احد الاية۔ کہ جواب میں ہر ان الغیب ہنا لیس علی العموم بل مطلق اور معین ہو وقت
وقوع القيامة بقرينة السياق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملائكة والبشر النضر
اس میں اختلاف اہل سنت ہے لیکن سلسلہ مختلف نبیا میں اہل سنت و جماعت کو شرک و کفر یا ضلالت بتانے والے کی
ضلالت کو ظاہر نہیں ہے بعض نادان یہ خیال کر لیں کہ جمیع ماکان و مایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے یہی خدا تعالیٰ کو سارے علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اس لئے
کہ اگر وہ مستند اس کو کہ خدا تعالیٰ کو فقط استیقامت ہے و جمیع ماکان و مایکون کا ہی علم ہے و مایکون و لم یکن و من
یکون ابدان المکانات مصروفہ من المکانات استہد بالغیر من الاستیالات الذمیہ و ما یرتب علیہا بغرض موجود کا علم اللہ تعالیٰ کو
نہیں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کو علم کی تقیص کر کے اپنی ایمان کو برباد کر دینا اور اس کو مستند نہیں کر سکتے مساوات بتانا
فقط جمیع ماکان و مایکون کو علم حاصل ہو و اس لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر کوئی جماعت یا غدار کو کہان
حق ویدہ دہشتہ ہوا و ایسی ہی کہ جس کرنا کہ آیت تعجبا لکل شیء و حدیث تجلی لکل شیء سے ظاہر ہوتی مراد

ہوئی تو خدا تعالیٰ کو علم و مساوات لازم آئیگی اسلام کل شئی جمیع معلومات الہیہ پر صادق ہو اور یہ شرک ہو تو یہ کیا
 ہی ادنیٰ باطل ہو اولاً اسلام کو اہل حق کو نزدیک شو کا اطلاق حقیقتہ موجودات پر ہی ہوتا ہو خواہ وہ موجودات فی المنا
 ہوں یا فی الحال یا فی المال ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہو نہ ہین نہ ہونگو اور نہ مستحیلات و مایترت علیہا پس
 مساوات بتنا و دلیل اجملیت یا عماد و کتمان حق دیدہ و نہشت کی ہو اور ثانیاً اسلام کو تعلیم الہی جمیع مغنیات و
 کمونات پر مطلع ہو نہیں سہی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی استقلال الہی ہو اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلال حادث ہو اور اللہ تعالیٰ کا عنایت کیا ہو پس دعویٰ مساوات کا محض جہالت
 ہو اور یہ اور سیر طرہ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت ہو ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو نور علم میں تنقیص و تخفیف ایسے جلیون حوالوں سے کرتے ہیں اور اپنی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی
 تنقیص و نسبت جہالت کرنے والا کا حکم شفاء و شرفہ للہ علی القاری کی ج ۲ ص ۳۹ اور اسی جلد کو ص ۳۹ کو دیکھ
 معلوم فرماوین اور جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں بکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھ گئے ہیں اس
 فتوہ میں گنجائش اس کی نہیں ہو اس واسطے متروک کر دیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ الموفق للحق والصواب
 والیہ المرجع والمآب و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

المجیب المقتدر الی اللہ القدیر محمد بن محمد بن ندیر

المردف بنذیر احمد خان

عفی عنہ

المجیب مصیب رفیع
 عبد اللہ عفی عنہ

محمد بنذیر
 پی سندان

الجواب صحیح کتبہ
 عبد الرحیم عفی عنہ

مواہب علی شامیر بزیون شریف مع ہر اطرہ علی حضرت عظیم البرکت افضل الفضل
 اکمل الکمل علم العلامۃ الاولیاء عمدة الاصفیاء مرجع الاکابر والاصحاب بجزائر
 سحاب باطرامام الباطن النظامی مولانا مولوی شاہ محمد عبد الرحمن قادیانی عفی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

صحة وفضل

عمر وکما قول وبارک مکتفیر زید کو سبب ثبات کرد علم جمیع ماکان ویکون کرد تعلیم البنی واسطی حضور سید المرسلین
افضل الخلائق جمیعین صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم کو باطل ہو اگرچہ بعض علماء کو کلام و تفصیل و استنباط و استنباط
مانند علم روح و علم ساعت کا ظاہر ہوتا ہو مگر حضرات متقین کو نزدیک راجع اور حق تعلیم تعلیم علم وسیع و عمیق ہی پس
علم مکتفیر ہر طرح باطل و تقسیم ہو ورنہ آیات و حصہ علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کو واسطی مفہوم ہوتا ہو اور اس کو علم ذاتی
و استقلال کو پس اس کو اثبات معجزہ غیب ذاتی و غیب گوئی پر حکم کفر کا ویا محض ہو البہوسی اور زری خام خیالی
ہو پیر او پیر طرہ لگانا کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع کمزرات و منیبات کی تعلیم و عاجز ہو محض و سوسہ
شیطانی ہو اور مخالف تحقیق تفسیر و تاویل قرآنی تفسیر فیشا پوری میں متعلق تفسیر آیت الکرمی کو فرمایا
ہو یلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیرہ منصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الابارہ کونہ علما بالکل و
کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ المخلص اور متعلق تاویل کو فرمایا ہو من ذا الذی یشفع عنده
الابا فہذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع
عندہ یوم القیامۃ الاعیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ما ذون فی الشفاعۃ موعود لها
یعلم محمد صابین ایدیہم من اولیات الامور قبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری
و اول ما خلق العقل ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام و ما خلفہم من احوال
القیامۃ و فزع الخلق و طلب الشفاعۃ من الانبیاء و قولہم نفی نفی و رجوعہم الیہ ^{اعظم}
و لا یحیطون بشئی من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم و انما ہو شاہد علی احوالہم و سیرہم حالہم
و قصصہم الا با بطل قدت ربانی و تعلیمہ تعالیٰ کشف جمیع ہیات و کمزرات غیبیہ کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
واسطی شامل ہو اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ و التسلیم واسطی استفادہ جمیع فیوض ربانیہ کو قابل ہو تفصیل اسکی
جامع البرکات و غیرہ میں ہو اور تحقیق کامل اسکی جس کو شکرین اعجاز و کرامت کو تمام شہادت زائل ہو با توہین
تخیر پرتیز متغیر و متغیر جناب الامام الکرم نذیر احمد خاں صاحب راست برکاتہم میں موجود ہو فجزی اللہ

نعالی مولانا حیدر الخیر و آمین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

حورہ الجہیل الظلو عبد القیوم القادر الدایم عفو عنہ

ما اجاب به المجيب المصيب فهو حق وصواب حرره الفقير عبد القادر
عفى عنه

المجيب مصيب حرره الفقير عبد المقتدر عفا الله عنه

مواهب المي بس

جو كرمه بسبب لکها یو عین حق اور صواب ہو شکر اور سکا بلا شک مستحق ثواب ہو کما لا یخفى علی اولى الالباب
والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب نمرة الراجی الی رحمة ربہ الشکر عبد القصور صاۃ الله عن الآفات الشرور
الجواب صحیح مطابق للسوال والمجيب مصيب كتبه خادم الشرع قاضي
شیخ محمد رگی عفى عنه وعن والیه وعن سائر السالین

امین

۹۵ شیخ محمد رگی
قاضي
خادم الشرع قاضي

الامکان ذکر کتبہ خادم الشرع القاضي

الشیخ الحطائی الشافعی عفا الله عنه وعن والیه

وعن استاذیه وعن جمیع المومنین آمین

یارب العالمین

محمد بن الحلیل خادم
الشرع قاضي امین

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبة

القاضي منعمیل المهری

عفا الله عنه

بقاضی غلام احمد
قاضي محمد امین

لله دره وانا المجيب العاوم دام فیضه العام حيث حقق الكلام واشتت الموام بالتحقيق التام

فجزاه الله تعالى عنى وعن سائر اهل الاسلام بحمودة النبي عليه الصلوة والسلام والله الكرام

وصحبه العظام الی یوم القیام حرره العبد المستهام محمد عمر الدین السنی الحنفی

القادر الهادي وحفظه الله تعالى عن شر الیام

الحبيب مصيب وله لجر جليل حرره **حسن** بن نور محمد
عفي عنهما

ما قاله الحبيب في هذا الجواب فهو صحيح وموافق لما صرح به المحققون من اولى الالباب
ما قاله العلامة البغوي في تفسيره معال التنزيل الفهامة على بن محمد بن ابراهيم البغدادي
المعروف بالخازن في تفسيره لباب التاويل فمعاني التنزيل انه قال السدي قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عرضت على امتي في صورها في الطين كما عرضت على آدم واعلمت من
يوم من بي ومن يكفر فبلغ فلان المناقين فقالوا استمروا زعم محمد صلى الله عليه وسلم
انه يعلم من يوم من به ومن يكفر من لم يخلق بعد نحن معه وما يعرفنا فبلغ فلان رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقام على المنبر فحمد الله واشفي عليه ثم قال ما بل اقوام طعنوني على اني
عن شعثي فيما بينكم وبين الساعة الا انبأتكم به فقام عبد الله بن حذافة السهمي فقال من ابى بارسلو
الله قال حذافة فقام عمر فقال يا رسول الله رضىنا بالله بما وبالا سلام رينا وبالقرآن اماما و
بك نبيا فاعف عنا عفا الله عنك فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر
ومنه ما قاله ابن الجوزي المكي الميثقي في منحة الكية لشرح الحمزة انه روى الطبراني قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله تعالى قد نزل في الدنيا فانا انظر اليها الى ما هو كان فيها الى يوم القيامة كما اننا انظر الى كنهها
ومنه ما قاله العلامة شيخ الاسلام الشيخ ابراهيم البيهقي في قطرة المريد على جوهرة التوحيد انه لم
يجزج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اطلع الله على جميع ما اعمه عنه من الروح وغيرها مما
يمكن علم البشيرة الا يقال يلزم حينئذ المماثلة والساداة بين علم الله تعالى وعلم الرسول عليه الصلاة
والسلام وهو محذور لان علم الله تعالى قديم وبالذات والاصالة وبمحيط لجميع ما سوى الله حتى علم
الرسول وعلم الرسول عليه السلام حادث وبالوحي الالهام ومحاط علم الله تعالى فلا مماثلة للساواة
هنا لانه قد صرح في شرح العقائد بان المماثلة عننا انما تثبت بالاشتراك في جميع الارضاء
حتى لو اختلفنا في وصف واحد انتفت المماثلة واكتفينا بهذا المقدار وان كان الباب قابلا
للاطلب تبع الحبيب الله اختار الاختصار في الجواب الله المقادير الى طريق الحق
والصولب منة الراجي صمد ربه الصامد **رامحمد**

تصنیف ہو چکا میں جنہیں محققان اہل اسلام ازیدہ کو قول کو ترجیح دی ہو اور ایک رسالہ ہر دو میں اور ایک عرب
 شریف میں مرتب ہو چکا ہو اور احقر ہی اس امر میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جس میں مخالفین کو کیدانہ خیانت اور اصول
 عقیدہ اہل اسلام و انکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالیٰ مفصل بیان ہوگی پس براور ان اہل اسلام کو چاہیے کہ عقیدہ
 اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں اور مفسدہ و کفر و خرافات و بچین و ما تو فیقی الا باللہ و لا حول و لا قوۃ الا
 باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبدالقادر با عکظہ عفی عنہ و جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ

محمد عبدالقادر
 با عکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بھمت و نستعینہ و نصلی و نسلم

علی حسینا و شفیعینا و مولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الامجد قول تمزک خلاف عقیدہ اہل اسلام اور باطل اور
 مردود و خواہ مخواہ مسلمانوں کو کفر کی طرف نسبت کرنا ہے اور اللہ کا رسول کو ہرگز پسند نہیں قال اللہ تعالیٰ و لا نقولہ للہ
 الحق الیکم السلام لست مؤمننا و مشکوۃ شریف میں صحیح حدیث موجود ہے و الکفر عن من قال لا الہ الا اللہ
 لا تکفر بذنب و لا تخرجہ من الاسلام بعلیٰ ثم رواہ ابو داؤد و ابی یوسف و ابی حنیفہ و ابی یوسف و ابی حنیفہ و ابی یوسف و ابی حنیفہ
 میں و معاون کہنہ و انوکھ طرف رجوع کرتا ہو فیکفرتن بذلک اس میں کہ شک نہیں کہ تشرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کل شو کا علم و باگیا ہو اور فتح الباسی وغیرہ میں بالشیعہ مذکور ہو اور میں پانچ شیعہ کا اشتقاق کیا گیا ہے اور پانچ شیعہ
 کا علم ہی بحسب قول علما محققین و باگیا ہو یا شک کہ صبیحہ بنت من ازیمہ میں و اعلیٰ بن ریانک کا کل علم
 ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہو ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم
 محمد بن ان باتون کو فہرست عقیل چاہتا ہو اور میں ابی حنیفہ و فاسد ہو و یوسف و فاسد ہو و یوسف و فاسد ہو و یوسف و فاسد ہو
 تاویل کر دین قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زبغ فیتبعون ما نزلنا منہ ابتغاء الفتنة و ابتغاء
 تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراستخون فی العلم الیٰ خرابہ حروہ **احمد علی عفی عنہ**
 قول تمزک کا غیر صحیح اور مخالف عقیدہ ابی حنیفہ و ابی حنیفہ و ابی حنیفہ و ابی حنیفہ و ابی حنیفہ و ابی حنیفہ
 فیضاف علیہ اندیکہ لاندہ کفر صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت سرکانات سفر موجودات ہو و مستطیع ہر محبتی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ باعلام اللہ تعالیٰ کلیات و جزئیات و ماکان و مایکون و دین و آخرین کا علم تھا یہی قول اہل حق و موافق عقیدہ
 اہل اسلام ہے کتبہ حکیم محمد الدین عفی عنہ

مواہیر علمای دہلی

الجواب صحیح محمد عبدالرشید دہلوی

مہتمم و مدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمای حیدرآباد وکن

جواب محبوب کا تجا پر اور حق پر ہو۔ کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہو کہنا بیشک کفر کو
کہہ کر پہنچ سکتا ہو اور اگر بواسطہ الہی یا بعلم اللہ یا بمعزۃ اللہ ہو تو اس میں کسی شک نہیں ہو جیسا کہ صاحب المآثر
فرماتے ہیں یکفہ بار علو علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص كالانبياء والاولياء بالوحي والالهام
فهو باعلام من الله تعالى فليس مما نحن فيه اور اوسمین فرماتے ہیں ان دعوی علم الغیب معارضة
لنص القرآن فیکفہہا الا اذا اسندت ذلك صریحا ودلالة الى سبب من الله تعالى کو حی و
الهام۔ کذا فی رد المحتار۔ اور امام قمر الدین رازی تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں عالم الغیب
فلا یتظهر علی غیب احد الا من ارتضى من رسول تفسیر میں لاند لا یطلع علی الغائب الا لمن ارتضى
الذي یكون رسولا اور اس آیت کی تفسیر میں صاحب کشاف فرماتے ہیں تبیین لمن ارتضى یعنی انه
لا یطلع علی الغیب الا المرتضى الذي هو مصطفی للنبوة الحاصل حضرت کو بواسطہ اللہ کو علم غیب کا ہرناظر
سورہ کل کتب سوانت ہو۔ اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی مولانا محمد رفیع الدین
مفتی مولانا محمد رفیع الدین
مفتی مولانا محمد رفیع الدین

بسم الله الرحمن الرحيم وعنده وفضل علی سوله الکرم

انما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب ازجہ فترتی لکھا نہایت صحیح اور درست ہو واقعی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ماکان و مایکون کا علم باعطاء اللہ تبارک تعالیٰ پہل جو کہ ہر اور قیامت تک جو کہ ہر گاہ ہر خواہش خالق
انس و جان و سرور و وہ جان نبی آنہ الزمان کو معلوم کرادیا پس خداوند تعالیٰ عالم بالغیب و متصف باندات اور
انخصوت متصف بالفضل بواسطہ ہر ثبوت و عری مذکورہ کا اسطرح ہو کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہو وکان

لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء وظاهر اس سطر است که غیب پرانشه تعالی مطلع نہیں کرتا
 مگر اسے رسولوں میں سے جس کو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرماوے اس کو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے والو الغیب
 فلا یظهر علی غیب احد الا من ارضی من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے علم غیب پر کسی کو آگاہ
 نہیں کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہو جائے۔ دوسری آیت وعلک ما لعلک تعلم وکان فضل الله علیک
 عظیما یعنی جو چیزیں کہ آپ جانتے ہو وہ تمام اللہ کے لئے معلوم کر لیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے جس کا آپ کو
 علم نہ تھا یعنی جو اشیا کہ آپ کو عدم علم کی اوزار میں عام اس بات سے کہ کسی زمانہ میں ہونے والا ماضی کی قید ہونے والا
 حال و آئندہ کی قید ہے ہر حال میں مسیح ازمنہ میں جبکہ ریشہ کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کل علم حق تعالیٰ کا ہے مگر رحمت
 فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم و حدیث شریف میں ہے قال المسد ی قال رسول الله صلی الله علیہ
 عرضت علی امتی فی صورتها فی الطین کما عرضت علی آدم و اعطيت من یوم من بی ومن یکفر فبلغ
 ذلک المنافقین قالوا استہزاء و زعم محمد صلعم انه یعلم من یومن بہ و من یکفر من یخلق بعد
 و نحن معہ و ما یرفنا فبلغ ذلک رسول الله صلعم فقام علی المنبر فحمد الله و انثنی علیہ
 ثم قال ما بال اتوا مرطعون فی علوی لا یسئلونی عن شیء فیناہنکم و بین الساعة الا اننا نکم بہ
 فقام عبد الله بن حنظلہ السہمی فقال من اہی یا رسول الله فقال حدثہ فقام عمر فقال یا
 رسول الله رضینا با الله ربنا و بالاسلام دیننا و بالقرآن اما ما و ملک نبیا فاعف عنا عافا
 عنک فقال لنبی صلعم فهل انتم صفتون ثم نزل عن المنبر کما جاد فی التفسیر البغوی البیضا
 تفسیر بغوی اور تفسیر مضیادی میں یہ روایت ہے جس کا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ایسی چیزیں
 ہو جو مجھے آئندہ پیدا ہونے والوں میں اور میں سے کوئی نہیں پتا کہ کون کون کچھ کہے گا علم سے کہو دیا گیا اور میری امت
 میرے پیش کی گئی جس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تھی اس پر منافقوں نے استہزاء و مذاق کیا کہ بھوہم پر کس سار
 سار جو میں آدم میں سے ہوں میں سے میرے جولوگ ایسی چیزیں ہوں جو انہیں کیا جانے گی انحضرت اس خبر کے سختی سے منبر پر
 چڑھ کر خدا کی حمد و ثنائی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہیں میرے علم میں جو سوال کریں اور سوچتے ہیں کہ
 تاک کی اشیا سے ان کو آگاہ کر دوں گا عبد اللہ بن مسعود نے کہا بتلاؤ میری باپ کا نام کیا ہے اپنے فرمایا صلاۃ ہے حضرت عمر نے کھڑے
 ہو کر اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہو کر اور ہماری خطا معاف کیے ہو اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
 آپ کو علم ہولین و آخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپ کا علم محیط ہے ساتون آسمان و ساتون زمین میں جس قدر چیزیں ہیں

سب کی اطلاع آپ کو ہوا ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا آپ نے علم الاولین والآخرین اور یہی آپ پر شاد کیا قد دفع الی
 الدنيا فانا انظر اليها والی ملہو کائن الی یوم القیامت کا غما نظر الی کفی ہذا یعنی دنیا و مافیہا پیش کی گئیں میں
 کوکل مشاہدہ کر لیا اور چیز و نگو جو قیامت تک ہونیوالی میں اب آپ کو علم غیب میں کیا کلام رہا ان دنوں لاندہ ہو کر
 چونکہ آنحضرت صلعم سے عدوت قلبی ہو اکثر کسر شان اجتماع کر رہے تھے اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
 کیا کرتے تھے اور بوجہ ایمانی یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم فرمایا لا ادری عا در هذا الجدار یعنی میں
 دیوار سے یہ کی خبر نہیں جانتا ہوں حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہو اسکی کوئی اصل نہیں چنانچہ شیخ عبدالحق محدث
 و طبری نے مدارج النبوة میں تصریح فرمادیا ہے اور انسوزج اللیب میں ہر اندہ صلی اللہ علیہ وسلم ادقی علم کل شی
 الا الخمس اللقی فی آیت ان اللہ عنہ علم الساعة وقیل انہ ادقی ایضا یعنی سوائے اور چیز ذکر جسکا استقار
 اس آیت میں ہوکل شی کا علم آپ کو دیا گیا اور بعض لوگوں نے فرمایا کہ ان پانچوں کا ہی علم آپ کو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر بزرگ
 و تفسیر بنوی و تفسیر بیضادی و کشاف و تفسیر حلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سوائے آپ کا علم غیب سے مطلع ہونا ناممکن
 ہر من شاء فلیرجع الیہا اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و مظاہدی وغیرہ سوائے ان کے کتب ثابت ہو اور یہی
 اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہے خداوند تعالیٰ ان لوگوں کی صحبت و مکر و زور سے اہست
 و جماعت کو بچا ہے اور مسئلہ مذکورہ میں مزید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے مزید کہ کافر و مشرک کہنا عین
 کفر و ضلالت ہے اور عمر و جو کہ شکر علم غیب آنحضرت صلعم علیہ وسلم ہر ادسی رہا بیت میں کسی قسم کا شک نہیں اور ایسے عقاد
 رکھنے والے کو جو شخص اچھا سمجھو وہ ہی رہا بل اور سبند سبب اللہم احفظنا من الضالین آمین یا رب العالمین
 حررہ الراجی الی عفوریہ القوی عبدالنبی الامی السید حمید شاہ القادر قادری ^{رحمۃ اللہ علیہ}
 عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ ہر وجہ المعرف بہ یہی ہے واللہ
 نزیل حید آباد دکن صافہ اللہ عن الفتن



الجواب صحیح کتب العبد المعاصی

الجواب صحیح کتب العبد المعاصی

محمد عبد الغنی مدنی مدد سہ ابو العلاء آغا فی

محمد عبد الواحد بہتم مدد ابو العلاء آغا فی

والقلم اعظم
محمد عبد الحی

۱۴۰۵ھ
محمد عبد الواحد

الجواب صحیح والقول نجیح حرره العبد المذنب الغفل الہی بخش عفی عنہ

صدر المدرسين في المدرسة ابو العلا في الواقعة في بلاد حيدرآباد

وكن اعاذها الله تعالى عن الشر والفساد والفتن

جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکات ہے
من اکر المحکات فقتل وصل واصول
حرره السيد ناو الدين مدرس اول مدرسہ

علم غیب بواسطہ تعالیٰ کو انبیاء کو حاصل ہوتا ہے
اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کو حرمین
ابواب صحیح کتبہ محمد فلیل الرحمن عفی عنہ

سحر کا راعی

دارالعلوم

ناو الدین

محمد الرحمن
خلیل

بنہ وکرہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرسکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ماکین
عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار و ثبوت بیان کئے مشکل الوجود نسبت
وجود علم ماکان و ماکین ہیں۔ غزوہ کا کافر و مشرک بنانا منکرات محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی
نسبت یہی کہے کہ فلان شخص کو اللہ تعالیٰ و علم ماکان و ماکین عنایت کیا تھا تو اس قائل کو کاذب
مفسر ہی نہ کہ مفسل کہیں کہ کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب ہر دانی خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت کہنوز الالباب ائمہ ثبوت و اثبات محدثین و مفسرین کا زور مشرک کہا جائے و منوف باللہ
من شر و الفتن اللہ اعلم ابوالحسنات محمد مجیب الرحمن سہارنپور

محمد الرحمن
مجیب

قال الله تعالى وما كان الله ليطالعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ میں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہر اور مسلم کا قائل موم ہے
نہن نقد سید عبدالحی و سید علامہ محی الدین

جواب مجیب درست ہے

سید مصطفیٰ قاورسے

۱ جواب صحیح ہے۔ مگر اسکا رد مابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دارالعلوم

الجواب صواب حرمہ سید

ممتاز عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب

کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

طالب علم مدرسہ ابوالعلائیہ قاسمی

المجیب مصیب من انکر نقدر ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی

عفی عنہ بطیفیل النبی الهاشمی طالب علم

مدرسہ ابوالعلائیہ قاسمی

لا ریب ان الله تعالى عالم الغيب بالذات ولا يعلم الغيب احد سوى الله تعالى بهذه
الحديث لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم عالم الغيب بواسطة الله تعالى لان الله
تعالى علمه دليل قوله وعلمك ما لم تعلم وقوله وما كان ليطلعكم على الغيب ولكن الله
يجتبي من رسله من يشاء فثبت بالآيتين المذكورتين انه رسول الله صلى الله
عليه وسلم متصف بجميع علم الغيب بالعرض الي بواسطة الله تعالى لا بالذات
فظهر الفرق بين علم الله وبين علم رسوله وهذه طريقة الحق والصواب وموافقة
الكتاب من خالف فقد ضل ضلالا مبينا وغلب عن الحق والصواب كتب العبد

ولي محمد خان طالب علم مدرسہ ابوالعلائیہ

عفی عنہ بنوہ بطیفیل النبی الهاشمی

اسمین کو شک نہیں کہ انبیاء و عظام عالم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالیٰ بذاتہ عالم الغیب
ہے تفسیر کبیر کو مطالعہ سورۃ شمع ہوتا ہے کہ انبیاء و عظام و زما و زیدی الاصرام نفوس قدسیہ عالم غیب
سے متصف ہیں اور تفسیر فیض کبریہ و روض الہیان سبھی دعویٰ مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء
فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہ مسلک ہے کہ کتب تصوف اہل سنت و الجماعت سبھی یہیاد۔
یہ تو رہنورد و کیونکہ ظہری مجاہد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کثرت اولیاء کا طین
ایسر میں جگہ خداوند تعالیٰ نے اس علم لدنی سے باریب اور پورا راہ سے ہار یا ب کیا ہے چنانچہ سرور اولیاء

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی کا ایک شرف نقل کیے اپنا مدعا ثابت کہو تو میں
 دھو ہذا۔ نظرت الی بلاد اللہ جمعا کھود لہ علی حکم اتصال۔ آپ فرماؤ میں کہ میں جسے بلاد اللہ کو سطر
 مشاہدہ کیا جس طرح کوئی رملی کو دانہ کو بھرنی دیکھ لیتا ہے وہ آپ پر علم غیب میں کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم غیب
 بالذات میں تاکہ اعتراض وارد ہو۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جسے وہ رب الغزت یعنی ہوا و سکوت علیہ من لدن سوا کا
 کرتا ہے وہ حسیلیہ و شافیہ و حنفیہ و مالکیہ کو علماء و نقیبا علی اس امر میں متفق ہیں ہاں البتہ فرق وہاں یہ نجد یہ اسلامک و
 کیونکہ اونچا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کس شان نبوی کریم اور اپنا زمانہ اعمال کو سبھا کر فرمیں اللہ ہم غفلت سے بھرے
 اور باریہ الضالہ آمین یا رب العالمین محمد عبد العالی الراجی الی عفوہ بالامد عبد الصمد یعنی عبد الملک

مدرسہ ابو العالیہ امتیازی

میشاک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ پر علم غیب صریح ماکان و مایہ کا عنایت کر دیا اسکو منکر
 صرف وہاں یہ نجد یہ خدایم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرة میں خداوند تعالیٰ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچاؤ و حرس
 الفقیہ عبدالرسول محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ و من والدہ ابی بھلوری

فتویٰ علمای بنگلور

حادثہ و مسئلہ و مسئلہ علی رسولہ و آلہ قول یہ کیا حق ہو یہی ہر عقیدہ اہلسنت و اجماعت کا اور یہ ثابت ہو قرآن اور
 احادیث اور اقوال علماء و مسوئین اسکا بطور اجمال یہ کہ کہہا اللہ تعالیٰ سورہ نسا میں و علیک ما لم تکن تعلم
 بکان فضل اللہ علیک عظیم ایسے اللہ تعالیٰ فر معلوم کرادیا کہ آپ نہیں جانتے تو اور آپ پر اللہ کا فضل کہ
 تفسیر مدارک میں ہوا لہ تکن تعلم من امور الدین و الشریعہ و من خصیات الامور و ضلالت القلوب
 ایسے اللہ معلوم کرادیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کو اور سب امور پوشیدگی کا اور عبیدان و یون کر۔
 ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیہادری و جلالین و تفسیر و ابوالسمر و کبیر و ابن خازن وغیرہ تفاسیر میں۔ اور تفسیر
 حسینی میں جو دور امور انیدہ است زمانہ مگر علم انچہ نبوی کہ بخود جانی از خصیات امور و منکرات و ہمار
 و جبہ گرفتہ اند ان علم بہت پر ہوتی حق و جلال اور متاخرین عبودیت نفس و قصہ حال اور وہ ہر اکھتایق میفرماید
 کہ ان علم ماکان و مایون بہت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ در شب سہری جہن حضرت عطا فرمودہ پناہی در احادیث و مراجعہ
 آمدہ بہت کہ دہد پرورش ہر دم نظر مدد خلق من یختصہ فطرت یا ماکان و مایکون میں کہ ختم انچہ ہو و انچہ خواہد

علامہ مدد البغی شرح الرعدین میں لکن امر بکتمہا لکن بوجہ پوشیدہ رکھنی کا حکم تھا ایسا ہی لکھا ہوا امام
 جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شیبہ محاسن الاخیار میں اور علامہ اسحاق بن علی شرج
 قصیدہ بروہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علماء اپنی کتب میں اور مدارج النبوة میں ہر جہہ و دنیا
 ہست از زبان آدم تا اوان لغز اولی بروی مشکف سائنند یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت کو آدم علیہ السلام کو زمانے
 سقیاست تک کہ حالات مشکف کروا دیتا اور نور الانوار میں ہر وہذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نکان معلوماً یغیبین جاتو کا حکم است کہ حقیقتیں ہر لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کروا دیتا تھا اور
 قلبہ نکان امام شرف الدین ابو صیری نے قصیدہ بروہ متبرکہ میں فرماؤں میں ومن علومک علم اللوح
 والقلم و یغیب بعض علوم سرتبار و او رسول مقبول علم لوح و قلم کا ہر تشریح اسکی ہوتی ہو کہ خدا تعالیٰ تمام علوم
 اور حالات ابتدا و دنیا سقیاست تک لوح محفوظ پر اپنی قلم قدرت سے لکھا ہوا ہر لوح محفوظ کا علم بعض ہر آنحضرت کو معلوم
 کلیہ و سب احوال علیہ سب ہی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق امتداد اہل اسلام و اہلبیت و جماعت ہو۔
 اور قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات و جزئیات امکان و یامکون کا نہیں تھا باطل ہو ہی ہوا اعتد و فرقہ و ما یہ علیہ
 خدا ہمیشہ تعالیٰ بہر قول کفار و منافقین کا ہر جو آنحضرت کو علم کلیات و جزئیات و سب رانی پر مبنی و انکار کر لیا ہر
 بیساکہ تفسیر لغوی جزوین تا کر زین رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وما کلام اللہ لیطلعکم علی
 الغیب ولکن اللہ یحبی من یرسلہ من یشاء کے ہر و قال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی ام راعلت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
 ذلک المناقین قالوا استہزلوہ و غم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ و من یکفر من لہ
 یخلق بعد و غن معہ و ما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ
 و اتثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علی لا تشالونی عن شئ فیما بینکم و بین الساعة الا انباکم
 بہ فقام عبداللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال هذا من مقام عمر فقال یا رسول
 اللہ رضینا باللہ و بالاسلام و بیا و بالقلان اماما و بیک نبیا ناعف عنا اللہ عنک فقال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقل مفتون ثم تلا عن النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤں میری تمام
 است کہ جو میری جیساکہ آدم علیہ السلام جیسا کہ گویا جو جو معلوم کیا ہوتا کہ جو میرے پر ایمان لائے اور جو نہ لائے
 یہ بات کفار و منافقین کو معلوم ہوتی تو تمہیں کبھی نہ لگوں کہ جو میرے پیروں میں ہیں انہیں کون مومن اور کون کافر

ہوگا کہ محمد زعم کرتی ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں ہر کون مومن اور کون کافر ہو سو خبر دیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا کر کر فرمایا کیا لوگ میری علم پر یمن کرتی ہیں واللہ قیامت
 تک جو چیزیں ہوں ہمارے منہ سے پوچھیں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن خداوند السہمی کھڑی ہو کر پوچھو یا رسول اللہ
 میرا آپ کون ہے آپ فرمایا تو تیرا باپ خدا ہے میرا رفق رضی اللہ عنہ کھڑی ہو کر عرض کرو یا رسول اللہ رضینا باللہ باد
 وبالاسلام دینا و بالقرآن اماما و بکتابنا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کرو اسکو اور
 منبر سے اتر کر نصیر بھاری میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے جس میں معلوم ہوا کہ آنحضرت کو علم غیب و احاطہ علمی میں
 کلام کرنا منافقین کی عادت تھی اسی طریق کو فرقہ واریہ گویا یہ کہو ظیفے میں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید
 و الشریک میں لکھا ہوا نہ کان لا یعلم امر خاتمہ فی حال حیوانہ فکیف یعلم حال تلك الشریکین بعد مماتہ
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوئی
 لغوی باللہ من ہذہ العقائد الکفریۃ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں جس کفر کو اعتقاد ہے جس اسکی تردید میں علماء عرب کا رسالہ
 جو مصباح الانام و جبار الظلام فی روشہ البدعی النجدی الذی ضل بہ العوام ہے
 اس نجدی کو اقوال کفریہ کے بعد از وفات میں فلذلک قالوا من لہ یکنز الوہابی البضدی فہو کانہ یعنی اسی سبب علماء
 عرب زمانہ میں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہتا پس وہ کافر ہے اور فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب
 میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہوا یا عجبا ما ہذا الخرافات البجیۃ والتحیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنی اس نجدی
 کو عجیب کفریات میں پس عمر و ابو جریس یہ اعتقاد ہی کہ بزرگوار کافر و شرک کہتا خود کافر و شرک ہو گیا واللہ اعلم بالصواب
 والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف اللہ علیہ رحمۃ الباری المسکین الضعیف السید محمد
 عبدالغفار شاہ حنفی القادر بنجلور علی المذہب فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعہ فی

سید محمد
 عبدالغفار شاہ حنفی
 القادر بنجلور

بنجلور صانہ اللہ عن الفتن والشرو

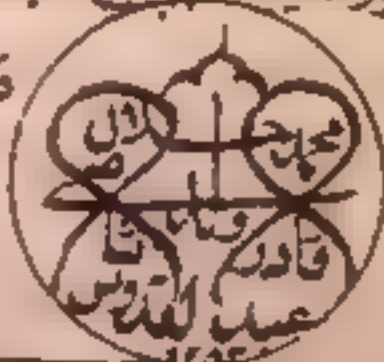
ہذا الجواب صحیح کتبہ القاضی السید شامہ عبدالقدوس
 القادر الحنفی البکلو و خطیب امام جامع مسجد معمر بنجلور

قدوس

ماظم مدرسہ

العلوم

وجامع



ہذا الجواب صحیح کتبہ السید
 حسن صانہ اللہ عن الفتن

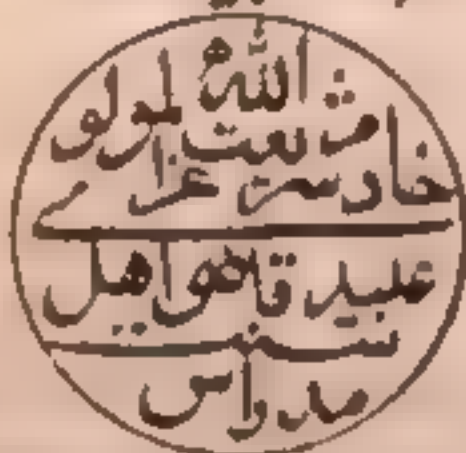
هذا الجواب صحيح كنه حكيم سيد محي الدين الخنفي مذهباً والبنكولور اقامته -
 اين جواب صحيح است و موافق عقائد اهل سنت و جماعت است كنه حكيم سيد عبد الباسط عني عن سيد رسيد طبع النور
 هذا الجواب صحيح محمد عظيم الدين -
 هذا الجواب صحيح السيد محمود الخنفي مذهباً والقائد طريقتاً والجن ميين اقامته -

فتوى علمائى مدراس

حامداً لله ومصلياً على رسوله وآله انحضرت صلى الله عليه وسلم كبر الله تعالى كل شئ وكما علم عطاؤنا اننا
 صيرون ثابت هو اور فقها و محدثين اسير تصحيح كرايين پورا سكو كفر و شرك كنه باطل هو در علم انبياء الله تعالى هو مختص به
 بسكو غير من ثابت كرا كفر موده علم غيب بالذات هو جو الله تعالى كى صفت قد عيه از ليه هو اور منزله هو تغير و حدوث سے
 بخلاف علم غيب بواسطة الامام الهى كرا انحضرت صلى الله عليه وسلم بلکہ بعض اويا را بعد من جرات ثابت موده صفت قد عيه
 از ليه بنين اور اسكو ثابت كرا كفر بنين كاصوح به الامام الياغنى فى نشر الحاسن والعلامة ابن حجر المكي فى فتاوى
 وقال العلامة النفايحى فى حاشية تفسير البضا و نحو الذى يختص الله تعالى به من علم الغيب هو
 علم تفصيلا زمانا و زمانا من غير واسطة اصلا فلا ينافيه علم بعض الاولياء و الانبياء عليهم الصلا
 والسلام له بواسطة ذلك و الامام من الله انتمنى بالله اعلم كنه محمود بن صبغة الله كان الله

۱۲۸۶
محمود

الجواب صحيح ه عبيد الله كان الله له



مع الجواب محمد قدس حلیم

فتویٰ علمای علیگڑھ

صورت مذکورہ سوال میں عمر و کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہو سوا سطر کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے یہ برگزشتہ کہ نہیں۔ ان جہت مختص بذات باری تعالیٰ ہو وہ کسی دوسری کو واسطو ثابت کرنا بیشک شرک ہے جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بالواسطہ عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہیں کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا صحیح اور باطل ہے واللہ اعلم بحرہ محمدی لطف اللہ

مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطۃ الاصفیہ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ - مقام علیگڑھ

تسلیم ہے چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتویٰ دستخطی ہے اس پر ہم نہیں اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنی خط میں مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ وسیع ذیل کیا جاتا ہے۔ وہ ہر مذہب جناب میں۔ آپ کا فتویٰ حیدر آباد و علیگڑھ ہو کر دہلی میں میرزا یاسین بیچا میں دہلی میں اپنی بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڑھ چلا آیا ہوں آج آپ کا فتویٰ دستخط کر کے روانہ کیا ہے مہر حیدر آباد و علیگڑھ مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتویٰ میں توقف ہو گیا دار السلام۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ محمد لطف اللہ از علیگڑھ

فتویٰ علمای کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بسم اللہ

زید قول و اعتقاد مذکور کو کافر و مشرک نہیں ہے اس سطر کہ کفر انکار و جہود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور سوال مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہیں اور قطعیہ قطعی ثبوت و قطعی الدلالت ثبوت نہیں ہے غایت مافی الباب بعض آیات کریمہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صدقات سونی علم غیب کی بطور ظاہر کتابت ہوتی ہے اور بعض دیگر ثبوت علم غیب ہر پس علمای متعین و اذنین تطبیق باینظور دی ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز و جہ نہ تھا اور بلا واسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب بڑی اور نہ ہی ہوا باعتبار حجتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظاہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ

مستحق عبودیت بجز حق سبحانه و تعالیٰ که در دهر کونی نبینیم هر او بر بی مضاف و کلمه توحید الا اله الا الله که با هر پس اشراک ثبات
 و اعتقاد و در سر و معبود و کلام هر او بعضی صوفیه صافی که نزدیک توحید ثبات و اعتقاد و ایک سبب و حقیقی کلام هر پس
 اشراک ثبات و اعتقاد و در سر و حقیقی کلام هر او هر که صلی الله علیه و سلم که اثبات علم غیب و در معنی اشراک که نبینیم
 هر او پس زید که در شرک و غیر او اگر چه تسلیم کیا جاد و که اثبات و اعتقاد صفات منقذه باری عز اسمه که غیر باری عز اسمه
 من کلام هر او چنانکه در عموم عوام و بعضی علمای ظواهری هر او پس زید اعتقاد که در شرک نبینیم بیا اسلوه که خاصه باری
 عز اسمه و در باره علم غیب هر او که علم بالذات اسرار غیبیه که خواه در موجودی احوال منی المالک و فی الماضی بودن خواه
 معدوم از لا و ابد خواه امور کونی و برون خواه غیر کونی و برون طور که گاه جو غفلت و نسیان بیست نوع او هر طامی بنو
 خاصه حق سبحانه و تعالیٰ هر او که فی شخص حضرت نبی کریم علیه الصلوٰة و التسلیم کی ثوابیسا علم ثابت نبینیم که با بلکه زید
 یکتا هر که حق تعالیٰ و حضرت نبی کریم علیه الصلوٰة و التسلیم که علم امور کونی و احوال او نکاحیات کرد با هر چه که
 حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم که علم و اعتقاد جمیع اسرار که خواه کونی و برون خواه غیر کونی اهل باطن کشف
 هر حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم کی شان مبارک من لک و بک و بین اگر چه در سنیا که خدا جانی که هر گاه بین
 که عبارات ابریزه مطبوعه مصر کی نقل کرنا برون تا که معلوم هر که اهل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیه الصلوٰة
 و التسلیم کی شان مبارک من کیا اعتقاد که بر من ثم الارواح مختلفه فی هذا التمین علی قان الاطلاع
 فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعیف و اقوی الارواح فی ذلك و وجه
 صلی الله علیه و سلم قانها لم یحب عنها شی من العالم منی مطلعته علی عرشه و علوه و سفله و
 دنياه و اخرته و ناله و جته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه و سلم فتمیزه علیه السلام
 خارق بهذه العوالم و ما ففند تمیز فیما احرام السموات منین خلقت و متقی خلقت و لم خلقت
 و الی این تصحیح فی جرم کل سماء هر الی ان قال و کما ما بقی من العوالم و لیس فی هذا مزاحمه
 للعلم القديم الاتی الذی لانه لایتم له علوماته و فذلك لان ما فی القديم لم یخصر فی هذا العالم فان
 اسرار العوالم و اوصاف الالهیه القی لانفایه لایست من هذا العالم فی تنقی ثم الروح
 اذا احبت الذات امدتها بهذا القیة فلذلك كانت قان الصاهره صلی الله علیه و سلم تمیزه ذلك
 التمیز السابق و تفرق به العوالم کلها فنجحان من شرقها و کومها و اذن ها علی ذلك انتهى
 صفحه ۳ کتاب الابریز الذی تلقاه غم العرفان المعانی سیدی احمد بن المبارک عن تطلک اصی

سیدی عبدالعزیز الدباغ اور صاحب ابریز واپس شیخ عبد الغزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکمت
 عجیب و غریب کہ لفظائے دلیا بلغ مقام اعظیما و هو انه يشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش
 والحشرات والسموات ونجومها والارضين وما فيها وكرة العالم بأسرها تستمد منه ويستمع أصواتها
 وكلامها في لحظة واحدة ويد كل واحد بما يحتاجه ويعطيه ويصلح من غير ان يشغله هذا
 عن هذا بل على العالم واسفله بمنزلة من هو في حيز واحد عنده ثم يسمع هذا الولی فی نظر
 فیری مددہ من غیرہ وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مددہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من الحق سبحانه فیری الكل منه تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۰۱ واعظم الارواح علما واقواها نظروا
 روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما
 سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینہا وبين ذاة الطائفة
 صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم
 مع عدم طوق الغفلة لها فی ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة
 واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنى انها ما من شئ تتوجه
 الیہ فی العالم الا وقلة لكن علم لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شئ اخر علمت وهكذا
 حتی تاتی علی ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولكن بتوجه بعد توجه
 ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا یختلفان فی
 عدم الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی
 توجهها بمعنى انها اذا توجهت الی شئ لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیہ سہو ولا غفلة
 ولا نسیان واما اذا توجهت الیہ فانه قد تغفل عنه ویقع لها نسیان السہو والنسیان لهذا
 قال صلی اللہ علیہ وسلم کافی صحیح البخاری انما انا بشر انسى كما تنسون فاناسیت
 تذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع له السہو ولم یفہمہ ابریز صفحہ ۲۰۱
 کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

دام فضلی
 جان محمد

سید عبدالعزیز الدباغ اور صاحب ابریز واپس شیخ عبد الغزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکمت
 عجیب و غریب کہ لفظائے دلیا بلغ مقام اعظیما و هو انه يشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش
 والحشرات والسموات ونجومها والارضين وما فيها وكرة العالم بأسرها تستمد منه ويستمع أصواتها
 وكلامها في لحظة واحدة ويد كل واحد بما يحتاجه ويعطيه ويصلح من غير ان يشغله هذا
 عن هذا بل على العالم واسفله بمنزلة من هو في حيز واحد عنده ثم يسمع هذا الولی فی نظر
 فیری مددہ من غیرہ وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویری مددہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من الحق سبحانه فیری الكل منه تعالیٰ ابریز صفحہ ۲۰۱ واعظم الارواح علما واقواها نظروا
 روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما
 سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینہا وبين ذاة الطائفة
 صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلة حتى صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم
 مع عدم طوق الغفلة لها فی ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة
 واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب بمعنى انها ما من شئ تتوجه
 الیہ فی العالم الا وقلة لكن علم لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شئ اخر علمت وهكذا
 حتی تاتی علی ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولكن بتوجه بعد توجه
 ولا تطیق الذات ما تطیق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا یختلفان فی
 عدم الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی
 توجهها بمعنى انها اذا توجهت الی شئ لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیہ سہو ولا غفلة
 ولا نسیان واما اذا توجهت الیہ فانه قد تغفل عنه ویقع لها نسیان السہو والنسیان لهذا
 قال صلی اللہ علیہ وسلم کافی صحیح البخاری انما انا بشر انسى كما تنسون فاناسیت
 تذکرونی قال ذلک صلی اللہ علیہ وسلم حین وقع له السہو ولم یفہمہ ابریز صفحہ ۲۰۱
 کتبہ احمد حسن عفی عنہ مقیم کانپور

مواہر و تصدیقات علمای حرمین شریفین معنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور ہما اللہ تعالیٰ شرفاً و عظمتاً

برصغیر و ہندوستان

اہل سنت و جماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ منہاج عقائد برائے قاطعہ ہندوستان خلیل احمد انبلیشیوی و مقبول
رشید احمد گنگوہی میں بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجد کے مطابق درج ہیں از انجملہ وہ ہیں
کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہو اور از انجملہ وہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الہی علم
غیب ماکان و ماسکون نہیں ہوا اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد کہنا شرک و کفر و شیطان لعین کا علم
آپ کے علم سے زائد ہو اور آپ کا علم اوس سے کہ ہوا از انجملہ وہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو سورہ شریف کی مجلس کنہسا کے جہنم سے مشابہت الی غیر ذلک من العقائد الفاسدہ و المسائل
الکاسدہ جب اس فرقہ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہندوستان و ہندوستان کے علماء کرام اہل سنت
اور اہل توحید پر اٹھ کھڑے ہوئے و ہندوستان کے ایک مولانا خاں صاحب و شکیہ صاحب مرحوم و منقرض تھے مولانا
مرحوم نے تودہ کام کیا کہ باید و شاید میان خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہان خلیل
مدرس اہل تہاکن مسائل میں مناظرہ کر کے اور انکی ولایت پائے ثبوت کو پہنچا کر انکو وہاں سے خارج کر دیا اسی پر اہل حرم
و منقرض تھے کفایت نہیں کی بلکہ ان تمام تحریرات مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کر کے ایک کتاب مسمیٰ نقد میں الرکب من تہاکن
الرشید و الخلیل علمای حرمین شریفین کی غایت مت میں پیش کیا تمام علماء مکہ معظمہ مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم
کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میان رشید و خلیل و غیرہ دیوبندیوں کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب
مبارک پر مسئلہ متنازعہ بطور اختصار کے نقل کر کے اوسکے اخیر سے وہ تقریبات و تصدیقات بعد نقل کرنا

غالب فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ
علی وصیۃ علی صلی اللہ علیہ وسلم من آیت فادھی العبد ما
ادھی علی ما فی التفسیر المعتبرہ و کتاب التفسیر و ابہام آیۃ
و علی ما لزم من تعلم الایۃ بحجۃ عن کثرۃ الاسلام
قال صاحب التفسیر الجرجینی نا فاذا نحن تفسیر الحق
نختار ان علم ما کن وما کن بہت کہ مقتضائی و شبہہ ہی نہت
صلی اللہ علیہ وسلم مظاہرہ و ہذا چوہر زمرہ و ہذا چوہر زمرہ
وقال الحدیث المعلوم فی مدارج النبوة فی باب الملاح
قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و
اوتیت قما من العلم الذی یخفی علی الخفاء و کما نہ

دلائل قطعیہ دست علم عالم علوم الاولین والآخرین
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اوسکے آیت فادھی العبد
فادھی ہذا اس آیت سے دست علم کا ذکر تفسیر متبرہ اور
کتب سیر میں درج ہوا آیت و علی ما لزم من تعلم
یوہ ہی بنیات کثرت اعلام ہر کس استقامت کے حوالہ سے
تفسیر جرجینی و غیرہ میں ہر کس علم ہر کس چوہر کا جوہر ہی تہی
ہر کس معراج کی رات میں مقتضائی لایک مظاہرہ یا تہا چوہر
معراج کی حدیث میں مذکور ہوا۔ افسوس عبد الحق اہلوی
مدارج النبوة و باب معراج میں کہتے ہیں کہ آیہ مذکورہ علم الاولین
والآخرین کا دیا گیا ایک قسم وہ علم تھا کہ جسکو دنیا کا ہر مہر و ہر مہر

لأنه لا يتعلمه أحد والقسم الثاني اختار في الله تعالى
 بأعلامه لمن يستحقه والقسم الثالث علم بتبليغ الأحكام
 للخواص والعوام انتهى مترجماً قال في وصل مدارج النبوة
 في بيان العقل الكامل والعلم الشامل صلى الله عليه وسلم
 ومكره مطاعه كنه احوال شريفه اور از ابتدا تا انتہا و سفید کرد چهره
 کرده است نور پروردگار و فاضله کرده است بروی علوم و اسرار
 کان وایکون حاصل شود اور اعظم نبوت اولی شریک و شکوک و
 کان فضل الله عليك عظيم اصيل الله عليه حسب علم
 و کماله انتهى بلفظ و الاحاديث الصحيحة المثبتة لوسعة
 علمه صلى الله عليه وسلم منها مل في باب باب الخلق في الصحيح
 البخاري عن عمر رضي الله عنه قال دام فينا النبي صلى الله
 عليه وسلم مقاما فاجزا عن بد الخلق حتى دخل
 الجنة منازلهم واهل المنار منازلهم الحديث كما في صحيح
 من مطبوعة المطبع الاحمدية وكتب على الحاشية بعبارة
 الكرماني والخيزر قوله فاجزا عن بد الخلق حتى
 دخل الزاوية الاخبار عن دخول اهل الجنة والغرض
 ان علي السلام اخبر عن المبدء والمعاد والعاشن جميعا
 قال الطبري فلذلك ان صلى الله عليه وسلم اخبر عن جميع
 احوال المخلوقات انتهى قال المحدث الدهلوي ترجمة
 المشكوة تحت هذا الحديث يعني احوال مبدء ومعاد
 از اول تا آخر همه را بيان کرد و تبيين بلفظ وفي الصحيحين
 عن حذيفة رضي الله عنه قال لقد خطبنا النبي صلى
 عليه وسلم خطبة ما ترك فيها شيئا الى قيام الساعة الا
 ذكره من علمه من علمه من جمل من جمل ان كنت لا رى
 الشئ قد نسبت فاعرف ما يعرف الرجل اذا غاب عنه
 فانه يعرف وكتب على حاشية الصحيح البخاري في صحيحه

که کسی که او را تعلیم کی طاقت نبیند و دو سراسر قسم ده علم هر چه
 میگویند اختیار و یگانگی و یگانگی و یکپون او را تعلیم کردن
 تیسرا قسم علم که هر خاص و عام امت که بتایع احکام که هر
 وصل بیان عقل کامل و علم شامل آید من که هر چه بود که
 احوال شریف که اولی سوا از ابتدا تا انتہا و سفید کرد چهره
 و ایگو کیا تعلیم زمانی و علوم و اسرار کان وایکون بخیر
 تو او را که یکی نبوت بر بد شیعین حاصل بود و خداوند
 او تعلیم کیا بیکه جو هر معلوم نه تا از خدا که فضل تیسرا قسم
 خدا که در و در او را یکی ال پر یافتی آید علم و کمال که هر
 ترجمه عبارت درج کاب سنو احادیث صحیح که شریف بخاری
 کاب در الخلق من بروایت حضرت عمر رضی الله عنه مروی بود که
 اینون را که که آنحضرت صلی الله علیه وسلم بار و در میان ایک
 ایستقامت من کثرت بروی که ابتدا و پیدایش و بشیئ و کثرت
 من داخل بود و در و در و در من داخل بود که هر چه
 کرد و مطبوعه احمدی که سنو ۱۲۵۳ من و یکپون او را که حاشیه
 کرمانی و در بخاری و یکپون که العرض آنحضرت صلی الله علیه وسلم
 و السلام از مبدء و آخرت او و نیاس کی خبر ویدی طبری
 که که اس حدیث من اسر رتله بود که هر چه احوال مخلوقات
 و خبر ویدی تهمی ترجمه عبارت حاشیه بخاری که او شریح
 محدث و طبری اس حدیث که تهمی ترجمه مشکوة من لکبری من
 احوال مبدء و در و اول سوا از ابتدا تا انتہا و سفید کرد چهره
 و در بخاری و سلم و غیر ما من بروایت حضرت عذیر رضی الله
 عنه آیا بود که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که یک خطبه بخان
 قیامت که سب که ذکر کرد و جنس یکبار یکبار جنس یکبار یکبار
 من کسی خبر کرد و یکبار یکبار که بجزول بودی یا و گوی و یکبار
 غایب بودی خبر کرد و یکبار یکبار یکبار اس حدیث که حاشیه تهمی

بعلامة العيف قوله ما ترك فيها شيئا من الامور المقدسة
من الكائنات انتهى وفي كتاب الفتن واشرط الساعة
لصحيح مسلم عن حذيفة رضي الله عنه انه قال اخبرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم باهو كائن الى ان تقوم
الساعة الحديث وايضا في صحيح مسلم عن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه حديث خطبة النبي صلى الله عليه وسلم
بعد الفجر الى الظهر ومنه الى العصر ومنه الى المغرب و
قال فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احتظانا هذه
الايات والاحاديث الصحيحة لخصوص صريحة
في انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال
الموجودات والامور المقدسة من الكائنات
وما كان وما يكون فاخبر عنها فلذلك اقرنا ما
اهل السنة بانهم صلى الله عليه وسلم عالم ما كان
وما يكون وحرروه في الكتب الدينية كالشفاء والشفقة
الدينية وروضة الاحياء ودرج النبوة ومعارج النبوة
وعندها قالوا ان تيا مل مؤلف البراهين ومقرظها في ان
علم صلى الله عليه وسلم بما كان وما يكون قليل علم
صلا الموت والشيطان اللعين ام كثر والله هو الهنا
والوفق وهما اله الساطع واللائل المقاطعة اوسعة
علم عليه السلام والكائنات كائنت وفيها تكن ان يدعيها
لتحقق الحق المحقق قال العلامة القسطلاني في اللغات
الدينية في باب اخبار الغيوب اخرج الطرف عن ابن عمر
رضي الله عنهما قال ندد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله قد رفع البراءة وانظر اليها والى ما هو كائن
فيها الى يوم القيمة كما انظر الى كفى هذا ثم نقل
احاديث الصحيح لمسلم بن ابي داود في اخر الباب

شرح معني سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
اه صحيح مسلم في كتاب الفتن واشرط الساعة من ابي بن خنيس
رضي الله عنه سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
عليه وسلم في خبره كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
مسلم بن عمار عن عمرو بن الخطاب رضي الله عنه سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
اي في خبره كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
بكون خبره كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
والايت علم والايت اب ايات واشارت صان باي
بين كمرقده كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
امور مقدسة كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
خبره كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
صلى الله عليه وسلم ما كان وما يكون كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
ويكي كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
وروضة الاحباب ودرج النبوة ومعارج النبوة وغيره من
كبير ما ب رامين قاطعة كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
هذه هي دلائل قاطعة علم العلوم الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم كمرقده كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
زيارت تحقيق توبه اسلامي كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
شرح صحيح بخاري باب ما بين يدي من طبراني في
حضرت ابن عمر رضي الله عنهما رواية كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
صلى الله عليه وسلم كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
وفى اشياء كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكها هو كمرقده كائنات كويان سوكي خبرها
اه صحيح مسلم بن ابي داود في اخر الباب

قال ولا شك ان الله تعالى قد اطلعك على ازيد
من ذلك والقي عليك علم الاولين والآخرين انتهى
واخرج مؤلف المشكوة في الفصل الثالث من باب
المساجد مواضع الصلوة حديثا فيه زكوة روية
الله تعالى وضع الكف بين الكتفين ووصول اليه
بين المشرعين فقال عليه السلام بعد ذلك فجل
لي كل شيء وعرفت قال المحدث الدهلوي تحت
پس ظاهر روشن شد مراحم جز از علوم و شرافتم همه را انتہی بلفظ
وفي الفصل الثاني من هذا الباب من المشكوة
حديث من الدرمي وجامع الترمذي بهذه
المضمون وفيه فعلت ما في السموات والارض
قال المحدث الدهلوي تحت پس در تمام ہر چہ در آسمان و
ہر چہ در زمین بود عملت از حصول تمام علوم بزرگ
کل را عاظ آن انتہی وقال المشيخ المحدث الدهلوي
في ترجمة المشكوة انه عليه الصلوة والسلام اعلم
الجميع بجمع امور الدنيا والدين انتهى مترجم
قال العلامة القسطلاني في المواهب بالانوار
بين موته وحياته في مشاهدته لامت وصرفته
بأحوالهم ونياتهم وعرائضهم وخواطرهم وذلك عند
جل الخلق به انتہی وقال في تفسير فتح العزيز
ويكون الرسول عليكم شهيدا لانه بطلع بنور نبوة
على مرتبة كل متدين بدنيته بل على مرتبة من
ديني وما هي حقيقة ايمان والحياب الذي حجب
عن الترقى ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف
سئياتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر
واخلاصكم وفسادكم ولهذا شهادته في حق الامة مقبولة

لکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپ کو یا رسول اللہ اس سے
بہی زیادہ پر خیر وار کیا ہو اور آپ کو اولین و آخرین کو علم
عطا فرمایا ہو میں یہ ترجمہ ہو عبارت مواہب کا اور مشکوة
کو باب المساجد کو تیسری فصل میں حدیث ہو حسین وید
ابن اور دو نو شانہ میں گفت کو کہہ کر اور ستیا نون میں
سروی کو سپو نمر کا ذکر ہو تو اس پر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میری نور ہوئی اور میں پہچان لیا۔
حدیث دہلوی اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ مجھ کو ساری علم
رہن ہو کر اور سب کو میں پہچان لیا اہ۔ اور اسی باب
کے دوسرے فصل مشکوة میں حدیث داری اور جامع
ترمذی کی اسی مضمون میں دارم و حسین آپ نے
فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہو
معلوم کر لیا۔

اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوة میں لکھتے ہیں کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سب کو تمام کاموں میں و انوار میں اور
علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات میں کچھ فرق نہیں
کہ آپ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور انکو حالات اور فیتوں اور
امادوں اور فطر و کوسحیا تو ہیں اور بات آپ پر دشمن ہو
اسمین کوئی پوشیدگی نہیں ہو الا انتہی اور تفسیر عزیزی میں
و یوم الرسول علیکم شہید اگرچہ لکھا ہو کہ رسول اللہ صلی
سوا نبوت کو ہر چند انکو دیکھ کر مطلع ہو کہ وہ کس مرتبہ کو پہنچا ہو
اور اسکو ایمان کی حقیقت کیا ہو اور کس حجاب سے مٹی ہو مجرب
ہو میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مستقیم گناہوں کو اور
درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و منافق
سب کو پہچانتا ہو اسلئے اسکی شہادت امت کو حقین مقبول

وواجب العمل بهما انتهى مترجما فاعلم ان انكار
اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم بما كان و
يكون لا يقول به احد من المسلمين سوى
الوهابيين من الكذابين فقطع دابر
القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العالمين
انتهى مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخليل
ثم سكا برة ومجاهلة من غير توب الى رجيل فافق
حضرت حكم المناظرة وغيره من علماء اهل
السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج
من الرياسة بالتدليل فالآن ارجوا من حضرات
اهل نقوى الحرمين الشريفين ان يلاحظوا بحال
عنايتهم هذه الرسالة فان كان ما فيها حقا مطابقا
بالكتاب والسنة واجماع الامة فليزوه بتصحيحهم
الشريف وما كان فيها من خطأ وزلل فاصحوها
بالاصلاح اللطيف وان هذه التعقبات على البراهين
ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة وما حكمهم
افقونا ما جاورين جزاكم الله سبحانه خير الجزاء في الدنيا
والعقبى انتهى

اورى صاحب العمل في الزاوية مترجما - اب معلوم ہوا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ماکان و ما یكون کے اعتقاد
کہ انکار پر سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار
نہیں کر سکتا جو پس ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور خدا
رہا عالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں - انہ
جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہوئے ہوا سپر کابو
اور مجاہد پر کمر باندھیں اور توبہ کی طرے رجوع نہ کیا تو حضرت
صاحب سجادہ نشین چاچرین نے جو اس مناظرہ میں حکم تو
بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کو فتویٰ دیا کہ یہ شخص
دائرہ اہلسنت سے خارج ہو اور ریاست اسلامیہ سے دہلی
سویٹ ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کا نام امداد
حضرات مفتیان حرمین شریفین کو مسدود ہے کہ اس سالہ
کو تائید دین نہیں کروں مگر ملاحظہ فرمادیں اگر یہ حق اور
قرآن و حدیث و اجماع است کو مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے
فرین فرمادیں اور جو اسمین خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح
کریں اور یہ ظاہر کریں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکی
مقرظہ اور مؤیدین پر وارد صحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہو اسے تمام
اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکہ معظمہ

الحمد لله رب العالمين المتزه عما يليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا محمد النبي عما لا ينبغي لكاله
وعلى آله واصحابه وانصاره واحزابا ما بعد فان هذه التعقبات على صاحب البراهين ومقرظه مع
المؤيدين واردة صحيحة كما يظهر ذلك بالبداية لمن طالعها خاليا من التزفات القبيحة وحكم صاحب
البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المتزندان يقيين بيقين كما صرحت بكتب الفقهاء
والحدثين نعمون بالله مما يوجب الحزى والمذامة ويوجب الحيرة وسواد الوجوه في عهصات القيامة
انزه ربي عن مقالة كاذبة كقول باسمي براهين قاطعة وما حكى في ذاتي من ضربة امرى بسيف
له في الحق انوار سلطنة جميعا عندها ما عن مكانه وتبقى لاهل الزيف والجهل قامة جزى الله من

نصدي للرد عليهم خير جرائهم ووقاه شر حساده واعداً ثامنين - امر بوقته خادم الشريعة

الحجرات

راجي اللطف الخفي محمد صالح بن الرحوم صديق كمال الصفي مفتي مكة المكرمة حالاً

كان الله لها حامداً مصلحاً مسلماً - ٣ زيجته - شهادته

تقرظ حضرت مفتي شافعية شيخ علماء مكة معظمه

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين مجتمعهم بعد الله هم هداية للصواب
قد نظرت في جملة من كلام صاحب البراهين وكلام المؤيدين له ونظرت أيضاً في كلام المعارض بالتعقيب على
صاحب البراهين فليت الحق واصوابها لا شك فيه والادبيات مع المعارض بالتعقيبات المنقولة والحقوق
من كتب اهل السنة والجماعة وما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم اشبه بالشياطين اهل
الزور والفرقة ان لم يكونوا كفاراً بيقين وجزى الله عنا وعن ديننا الشيخ المعارض بالتعقيب الجزار
البحيل وحله وتعقيباته المذكورة من القلوب المحل الجليل شكر الله مسعاه وانه في الدارين من خيراتها
ما يمتناه والله سبحانه وتعالى اعلم - رقة المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل
مفتي الشافعية ورئيس العلماء في الحرم المكي غفر الله له ولوالديه ومثله واخوانه ومحبيه جميع المسلمين بابصيل
تقرظ حضرت مفتي مالكية مكة محمية - حماد بن قيس من فضله من يؤيد دينه القوم ينفي
عنه شبه اهل الضلال ويرد برهانهم العقيم بالصلاة والسلام على سيدنا محمد الهادي من الضلال وعلى آله
ومن تبعهم من اهل الفضل الكمال سيما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سماً قاتلاً لاهل البدع والضلالة
امين ما بعد فاني قد تصفحت غالب ما في هذه الورق فوجدت قائله قد اجاب ولزم الحرف لله ورضي من محسن
حيث نصرت للرد على هذا المفتن فجزاه الله احسن الجزاء واكثر من امثاله عدة نزول الغيث من السماء

كتبه راجي العفو من واهب المعطية محمد عابد بن الرحوم الشيخ حسين

محمد عابد بن حسين

مفتي مالكية

مفتي المالكية ببلد الله المحمية مصلحاً مسلماً

تقرظ حضرت مفتي الحنابلة بمكة المعظمة - الحمد لله وحده رب زدني علماً التمس من الله التوفيق
والرشاد لا قوم طريق علميها السائل ان مذهب الحنابلة في مثل هذه المسائل مذهب السلف المأمونين
الزويج والترتيب التاويل مما يوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلية المقدسة الاثبات بالكدن
فقد اخطى وخالف الاجماع واتصف بالكفر ان لم يتب ويرجع عن مقالته وفي الكتاب العزيز قوله سبحانه وتعالى
وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا وَآمَنَ بِفَتْرَى الْكَذِبِ عَلَى اللَّهِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ الْآيَةُ قَالَ الشَّيْخُ السَّافِرِيُّ
الْحَبْلُ بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُّ نَقْصٍ قَدْ تَعَالَى اللَّهُ فَيَا بَشَرُ مَنْ وَالَاهُ مَا أَجَابَ بِهِ صَاحِبَ التَّعْقِيبَاتِ عَلَى حَسْبِ
الْبَرَاهِينِ وَالْمُؤَيِّدِينَ لَهُ فَهُوَ الْحَقُّ لَا شَكَّ لَاحِصٍ عَنْ غُفْرَانِهِ عَنْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَجَزَاءً مَغْفِقًا وَرَدَّ

بن ابراهيم
خلف

واجزاؤه سبحانه وتعالى اعلم باسمه الحقير خلف بن ابراهيم

خادمه افتاء الحنابلة بكتبه الشريفة الاحكاما مصليا مسلما

تقريرا حضرت مفتي الحنفية بدينية المنورة - المهر به تعالى - اسال الله المولى الكريم والطلوع
التوفيق والامانة في الفعل والقول غمرك اللهم يا من جعلت العلماء المتقين من هذه الامة مصابيح
يستضاء بهديهم في ظلمة ليل الشك والداغ وقصمت بامضو صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بمضلات
الفتن من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالايات البينات للهدى بان تكون
بعده منات وهنات حصة الملة البيضاء التقية التي لليل منها كالنهار القائل اتبعوا السور الاعظم فانه
من شذ شذ في النار وعلى المواقف القامعين باسنة الالسن والسن كل مبين وكذب
والفاضحين بشبه ثواب انكارهم كل متهم وكضل عن سن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت
على هذا الروايتين والاعتراض الفارق بين الفت والسين على صاحب الراهبين التي دلت على
سراب بقيقة برهنت على سخافة عقل سلفك كل ماها القطيعة فلم يري انه لم يبق القوا
في الحج الضلال مستحق الخزي من ذي الملكوت والجلال والله مدبر صاحب هذا الرد
فانه قد افاد واجاب بلفظه غاية المراد وجزاه خير الجزاء الا في وقال الداجل مكانة وزلفى صلى الله
على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى المواقف الذين اشادوا بالهدى حكم الدعاء والله سبحانه والى
المهداية وربه العزة والحماية - ثمرة الفقير الى عنونه عثمان بن

عثمان بن
عبد السلام
داغستان

عبد السلام داغستان مفتي المدينة المنورة الحنفية عن

تقرير المدرس المعظم في المدينة المنورة - المهر به الذي شرح صدره بعض عبارته
وهذه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة
والسلام على من شيد اركان الدين وعلى المواقف والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد
الواضح الذي هو لصاحب المبراهيم فافهم فله مدبر مؤلفه وجزاه خيرا عن الامة ولا دخل في شفاة
عنه انبي الرحمة اما ما نقله الشيخ الوارد عن صاحب المبراهيم وعن المؤيديين
له الفسقة فانه كفر صراح زندقته سلك الله سبيل الحق والمهداية وجنبنا طريق الباطل
والغواية وكتبها عبد الاحقر محمد علي ابن السيد الظاهر الوترى الحنفى
المدينى خادمه العالم الحديث السيد الشريف النبوة حامدا مصليا مسلما -

محمد علي
ابن الظاهر
السيد

تمت بالخير

یہ رسالہ مقام بڑودہ مولف کے
 یہاں سے صرف ویرجہ آنڈ ٹپال خراج
 نمک بیچنے سے دستیاب
 ہوگا

اعلان

اس بحث کے متعلق مولانا المرحوم مولوی نذیر احمد خان صاحب کا رسالہ

السيف المسلول علی منکر علم غیب الرسول

نفاذ الارب جبین فقیر قطیر سے بھی وارڈ گئے

چپ چکا ہے ویرجہ آنڈ کے ٹپال خرچہ نمک روانہ

کردین تو غیبی جامی محلہ حاجی محمد صدیقی

جفر صاحب کے مکان پر مولانا

عبدالمدین صاحب کو پس

میا

